بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ و اوقات صلوٰۃ

مرتب

الفقیر اِلی اللہ تعالیٰ

بلقیس اظہر

جماعت عائشہؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ واوقات صلوٰۃ

مرتب:
الفقیر اِلی اللہ تعالیٰ
بلقیس اظہر
جماعت عائشہؓ

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	عبادت کا مقصد	4
2	قرآن پاک کی روشنی میں نماز	6
3	احادیث مبارکہ کی روشنی میں نماز	7
4	نماز کا ظاہر اور باطن	8
5	نماز	9
6	نماز کی اہمیت وفضیلت	13
7	نماز نہ پڑھنے کا عذاب وعتاب کے بارے میں احادیث مبارکہ	16
8	نماز باجماعت	18
9	نماز مومن کی معراج	21
10	اچھی طرح نماز پڑھنے کے معنی	23
11	امام کے پیچھے مقتدی کی نماز	25
12	نماز ہمیں عاجزی کا درس دیتی ہے	28
13	رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کا تعلیمِ نماز	32
14	نماز جمعہ اور نماز جمعہ کی شرائط	34
15	نفلی عبادات	35
16	صلوٰۃ التسبیح	40
17	صلوٰۃ تراویح	41
18	نماز کے چند مسائل	45
	☆ وضو، تحیۃ الوضو، خشک ایڑیوں کا عذاب، جرابوں (موزوں) پر مسح کے احکامات	45
	☆ تیمم (پانی نہ ہونے کی صورت میں)، غسل	46
	☆ صفوں کی ترتیب، صفوں میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم، سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم، آیت الکرسی	47
	☆ عورت کی امامت، بیٹھ کر نماز، کرسی پر نماز	48
	☆ تحیۃ المسجد	49
19	مسافر کی نماز (قصر نماز)	50
20	سجدہ سہو	51

21 قضا نماز کے بعض مسائل 53
☆ قضا نماز ادا کرنے کا طریقہ 53
22 اللہ تعالیٰ کے محبوب نمازی 55

بارہ ماہ کی عبادات

1 محرم الحرام 62
2 صفر المظفر 65
3 ماہ ربیع الاوّل 66
4 ربیع الثانی 67
5 جمادی الاوّل 68
6 جمادی الثانی 68
7 رجب المرجب 69
☆ واقعہ معراج 74
☆ نقشہ واقعہ معراج 78
8 شعبان المبارک 79
☆ ضعیف احادیث کی حقیقت یا حنفی مسلک اور عمل بالحدیث 80
9 رمضان المبارک 83
10 شوال المکرم 88
11 ذیعقد 89
12 ذی الحجہ 90

عبادت کا مقصد

عبادت اظہار عبودیت کا نام ہے، اور عبودیت اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ڈھل جانے کو کہتے ہیں اس لئے دو قدم اٹھانے پڑتے ہیں۔

1) ترک گناہ، کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت اور شیطان کی غلامی ہے۔

2) اللہ تعالیٰ کے ہر حکم اور ہر اشارے کی تعمیل

ان دونوں اقدامات کے بعد انسان سراپا تسلیم بن جاتا ہے اور پھر جب وہ حضورِ خداوندی میں اپنا سر جھکاتا ہے تو اس کی روح اور جسم میں کامل ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے جو عبادت گزار جھوٹ بولتا ظلم توڑتا اور انسانوں کو ستاتا ہے۔ اس کا جسم بے شک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے لیکن اس کی روح شیطان کی غلامی میں جکڑی رہتی ہے۔ جسم فانی ہے اور روح غیر فانی۔ بارہ گاہ رب ذوالجلال میں روح نے پیش ہونا ہے جسم نے نہیں اس لئے اگر کوئی خلوص دل سے عبادت کرتا ہے تو اسے کئی انعامات ملتے ہیں۔

1) وہ غیبی آوازیں سن سکتا ہے

2) وہ حد نظر سے پرے دیکھ سکتا ہے

3) اور بعض آنے والے واقعات کی خبر دے سکتا ہے۔

لیکن یہ مناظر اور یہ مدارج منزل نہیں بلکہ نظارہ ہائے راہ ہیں، سچے عابد کی منزل تو کائنات اور رب کائنات سے ہم آہنگی ہوتی ہے۔

رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرز فکر:

رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز اور ہر بات کو منجانب اللہ یا اللہ تعالیٰ کی نسبت سے جانتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ میں یہ بات داخل ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات کا رخ ارادی اور غیر ارادی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دیتے تھے۔ اگر ہمیں بھی رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ طرز فکر حاصل ہو جائے کہ ہم ہر بات کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دیں تو ہمیں ایک سچے مسلمان اور اللہ تعالیٰ کی دوستی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ سے دوستی ہو جائے گی تو توہمات، تفکرات، پریشانیاں اور وسوسوں سے نجات مل جائے گی کیونکہ صلوٰۃ پوری طرز زندگی کا نام ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی "جب آپ علیہ السلام میرے سامنے کھڑے ہوں تو اسطرح کھڑے ہوں کہ جس طرح ایک ڈرنے والا، عجز وانکساری کرنے والا اور اپنے نفس کو ملامت کرنے والا شخص کھڑا ہوتا ہے اور مجھ سے دعا اس طرح کریں کہ آپ علیہ السلام کے اعضاء لرز رہے ہوں "۔

اسی طرح ایک روایت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھی ایسی ہی وحی کی ایک روایت میں ہے کہ:

1- محمد بن ابن سیرینؒ جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو خوف خدا کی وجہ سے چہرے کا خون اتر جاتا اور زرد پڑ جاتے۔

2- حضرت مسلم بن یسارؒ جب نماز شروع کرتے تو آس پاس کی کوئی آواز انہیں سنائی نہ دیتی تھی یعنی صرف اللہ کی ذات میں متوجہ ہوتے تھے۔

3- حضرت عتبہ غلامؒ سردیوں کے موسم میں نماز پڑھتے تو پسینہ بہنے لگتا۔ لوگوں نے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ حیا کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے"۔

4- حضرت مسلم بن یسارؒ نماز پڑھ رہے تھے گھر میں آگ لگ گئی آپ گھر کے اندر موجود تھے اہل بصرہ خوف زدہ ہو کر باہر نکلے آگ کو بجھایا لیکن حضرت مسلمؒ کو پتہ نہ چلا۔

5- حضرت ربیع بن خثیمؒ کے بارے میں ہے کہ آپ نفل پڑھ رہے تھے اور آپ کے سامنے بیس ہزار کا گھوڑا بندھا ہوا تھا ایک چور آیا اور اسے کھول کر لے گیا صبح کے وقت لوگ افسوس کے لئے آئے انہوں نے کہا" حضرت آپ اس وقت کہاں تھے"؟ کہا" میں اس سے زیادہ محبوب کام میں مشغول تھا"، دوسرے دن گھوڑا خود بخود بھاگ کر ان کے سامنے آ کھڑا ہو گیا۔

عبادات اور نماز میں اس قدر مشغولیت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مشغولیت ہے لیکن عبادت کی اس مشغولیت کی وجہ سے خود پسندی اور تکبر میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گرا دیتی ہے، اس کے قرب سے دور کر دیتی ہے اور انسان اپنی حالت سے اندھا ہو جاتا ہے۔ اس کا نور بصیرت زائل

ہوجاتا ہے۔ پہلے ادا کی گئی عبادت کی حلاوت زائل ہوجاتی ہے۔معرفت میں صفائی باقی نہیں رہتی باقی بعض اوقات روحانیت کا ریزہ ریزہ کردیا جاتا ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے "اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کی کوئی عبادت قبول نہیں کرتا جب تک وہ توبہ نہ کرے"۔

ایک حدیث شریف میں ہے "حضرت ابراہیمؑ نے ایک پوری رات عبادت کی جب صبح ہوئی تو رات کے قیام پر خود پسندی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، بہترین رب ابراہیمؑ کا رب ہے اور بہترین بندہ ابراہیمؑ ہے"۔صبح کھانے کے وقت دیکھا کہ آپ کے ساتھ کوئی کھانے والا نہیں ہے حالانکہ آپ اس وقت کھانا کھاتے تھے جب کوئی نہ کوئی بندہ آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا تھا۔آپ کھانے کو راستہ میں لے گئے تاکہ کوئی نہ کوئی بندہ گزرے اور آپ اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر سکیں، چنانچہ آسمان سے دو فرشتے اترے اور آپ کی طرف متوجہ ہوئے۔آپ نے ان دونوں کو کھانے کے لئے بلایا انہوں نے قبول کیا۔آپ نے ان سے فرمایا "میرے ساتھ اس باغ میں آؤ اس میں پانی کا ایک چشمہ ہے ہم وہاں ناشتہ کریں گے"۔ چنانچہ تینوں باغ کی طرف چل دیئے وہاں جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ چشمہ سے پانی نہیں نکل رہا ہے پانی نیچے اتر گیا ہے۔حضرت ابراہیمؑ کو اس بات پر شرم آئی کہ ان دونوں کو یہاں پانی کے پاس لایا ہوں اور یہاں پانی ہی نہیں ہے؟ فرشتوں نے کہا "اے ابراہیم علیہ السلام آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ چشمہ کا پانی واپس لائے"۔آپ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی لیکن کوئی جواب نہ آیا۔آپ علیہ السلام کو اس بات سے بڑی مایوسی ہوئی اور آپ علیہ السلام نے ان دونوں سے کہا "تم دونوں دعا کرو"۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے دعا کی اور چشمے میں پانی آ گیا۔دوسرے نے دعا کی تو چشمہ میں سے پانی ابل ابل کر باہر آنے لگا۔پھر انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو بہت حیران اور پریشان پایا۔چنانچہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا "ہم دونوں فرشتے ہیں ہم دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں لیکن ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اے رب ہم تیری بندگی کا حق ادا نہیں کرسکتے-ہم تیری عظمت بیان نہیں کرسکتے-ہم تیری تسبیح بیان نہیں کرسکتے، ہم تیری ثناء نہیں کرسکتے تو اپنی ذات میں یکتا ہے اور ہم عاجز و مسکین-اے ابراہیمؑ آپ ایک رات کے قیام کرنے پر اپنے آپ کو بہترین بندہ ہونا سوچ رہے ہیں"-تب حضرت ابراہیمؑ کو اپنی اس غلطی کا احساس ہوگیا اور آپ علیہ السلام نے توبہ کی-

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیلؑ کے ساتھ یہ معاملہ فرمایا تو ہم اور آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوسکتا ہے۔بلکہ انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اس کی تمام عبادات، اس کی تمام ریاضت، اس کا تمام مجاہدہ، اس کی تمام تگ و دو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہے۔اس کے فضل و کرم اس کی رحمت واحسان سے ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نہایت احترام اور عاجزی کی ساتھ کھڑا ہو۔گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

جیسے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نہیں بنتی ہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے''۔(صحیح مسلم)

یہ ہے اسلام کے اہم رکن، نماز کی حقیقی غرض وغایت یعنی نماز کا اصل مفہوم اور نماز کی روح یہ ہے کہ بندے کو نماز کے ذریعے غیب کی دنیا سے واقفیت ہوجائے۔ فرشتوں کی دنیا اس کے سامنے آجائے۔عالم بالا کے دروازے اس کے لئے کھل جائیں۔آسمانوں میں آباد مخلوقات سے آگاہی ہوجائے۔جنت اور دوزخ اس کے لئے کھلی کتاب بن جائیں۔مقام ابراہیم اور سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر نماز کی روح کی پرواز عرش باری تعالیٰ تک ہوجائے۔اور یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جائے۔غیب کی دنیا سے ہی روحانی تعلق رکھنا اللہ نے فرض قرار دیا ہے۔

****

قرآن پاک کی روشنی میں نماز

1۔ نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو۔(سورہ روم، آیت نمبر 31)

2۔ جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں وہ ہی جنت میں جائیں گے۔(سورہ المؤمنون، آیت نمبر 11-9)

3- بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی-(سورہ الاعلی، آیت نمبر 15-14)

4۔ اللہ کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتی۔(سورہ نور، آیت نمبر 37)

5۔ بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔(سورہ العنکبوت، آیت نمبر 45)

6۔ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی ہمیشہ پڑھو۔(سورہ طہ، آیت نمبر 132)

7۔ نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔(سورہ البقرہ، آیت نمبر 43)

8۔ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں یہی ہیں سچے لوگ۔(سورہ البقرہ، آیت نمبر 177)

9۔ جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں یہی ہیں وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔(سورہ الانعام، آیت نمبر 92)

10۔ بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو، نہ کچھ غم۔(سورہ البقرہ، آیت نمبر 277)

11۔ وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں پس تمہارے دینی بھائی ہیں۔(سورہ توبہ، آیت نمبر 11)

12۔ بے شک جو تلاوت کرتے ہیں اللہ کی کتاب کی اور نماز قائم کرتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں اس مال ہی سے جو ہم نے ان کو دیا ہے۔ رازداری سے اور اعلانیہ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز نقصان والی نہیں۔(سورہ فاطر، آیت نمبر 29)

13۔ اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں، ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔(سورہ الاعراف، آیت نمبر 170)

14۔ اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔(سورہ الکوثر، آیت نمبر 2)

15۔ ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز کے پڑھنے سے غافل ہیں۔(سورہ ماعون، آیت نمبر 5-4)

****

احادیث مبارکہ کی روشنی میں نماز

1۔ نماز مومن کی معراج ہے۔(سیوطی،شرح سنن ابن ماجہ،1:313،رقم:4239)

2۔ نماز مومن کا نور ہے۔(بخاری،کنز اعمال،ابن حبان)

3۔ بے شک نماز میں شفاء ہے۔(مسند احمد)

4۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔(جامع ترمذی)

5۔ نماز دین کا ستون ہے۔(جامع ترمذی،سنن ابن ماجہ)

6۔ ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔(مسلم)

7۔ جو نماز نہیں پڑھتا اس کا کوئی دین نہیں۔(طبرانی،مسند الفردوس،صحیح الترغیب)

9۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل نماز کا وقت پر ادا کرنا ہے۔(بخاری ومسلم)

10۔ جس نے نماز ضائع کردی اس کا حشر فرعون،ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مشکوۃ المصابیح)

11۔ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی،اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔۔(صحیح ابن حبان،طبرانی،بیہقی،مسند احمد)

12۔ کوئی فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا پس جس نے ارادۃً نماز چھوڑی اس نے کفر کیا اور اس سے (اللہ) بری الذمہ ہوگیا۔(ابن ماجہ،السنن،کتاب الفتن،باب الصبر علی البلاء،4:417،رقم:4034)

13۔ بے نمازی کی دعا قبول نہیں ہوگی۔(امام ذہبی،المیز ان)

14۔ صالحین کی علامت بے نمازی کے چہرے پر سے ہٹا دی جائے گا۔(فضائل اعمال،مولانا محمد زکریا)

15۔ قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا۔اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا،اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔(ترمذی،ابن ماجہ،نسائی،ابوداود،مسند احمد)

16۔ بے نمازی پر قبر تنگ کردی جائے گی اور آخرت میں سختی سے حساب لیا جائے گا۔(فضائل اعمال،مولانا محمد زکریا)

17۔ اللہ تعالیٰ نے نمازی کے سجدے کی جگہ کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔(متفق علیہ)

18۔ جس شخص کی ایک نماز فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔(مسند احمد)

19۔ جس نے یقین کرلیا کہ نماز حق ہے اور (ہم پر) فرض ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(مستدرک)

20- دین بغیر نماز کے نہیں،نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے۔(کنزالعمال)

****

نماز کا ظاہر اور باطن

نماز کی اصل روح یعنی مشاہدہ ومکاشفہ تک پہنچنے کے لئے انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنے اپنے ادوار میں مختلف طریقے بتائے ہیں، مثلاً ادائیگی نماز کا طریقہ، تسبیح وتہلیل میں کونسے کلمات پڑھے جائیں، رکوع اور سجود اور دعا کرنے کی ترتیب کیا ہو، وغیرہ وغیرہ ہمیں مستند احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے کس کس طرح سے نماز ادا فرمائی۔ مثلاً کبھی آپ خاتم النبیین ﷺ نے رفع یدین کیا ہے اور کبھی نہیں کیا ہے، کبھی آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہاتھ سینے پر باندھے اور کبھی ناف پر اکثر جوتے اتار کر نماز پڑھی لیکن بعض مرتبہ جوتے پہنے ہوئے بھی ادا فرمائی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہمیشہ مساجد ہی میں نماز پڑھا کرتے تھے لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے سواری پر بھی نماز ادا فرمائی ہے۔ اس طرح تسبیح وتہلیل میں بھی مختلف طریقے ملتے ہیں۔

آج ہمارے معاشرے میں اکثریت نماز کی اصل روح سے ناواقف ہے اکثر عوام کی توجہ کا محور نماز کے ظاہری طریقے ہیں۔ ظاہری طریقوں کا جاننا بھی ابتدائی درجے میں بہت ضروری ہے۔ ان طریقوں میں بھی بہت سے لوگوں نے دھڑابندی کر رکھی ہے اور تفرقوں کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ ہمیں نماز کے ظاہری ادائیگی کے طریقوں پر جھگڑ کر اپنی توانائیاں ضائع کرنے کی بجائے نماز کے روحانی پہلو پر غور وفکر کرنا چاہیے۔ کتب احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے کئی طریقے سے نماز ادا فرمائی ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ یہ واضع کردینا چاہتے تھے کہ ادائیگی کا طریقہ چاہے جو بھی ہو اختیار کیا جائے۔ بس نماز کی اصل روح متاثر نہ ہو۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ’’جب تم نماز میں مشغول ہو کر محسوس کرو کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں "۔ اس ارشاد کی تکمیل پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوجاتی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں وظیفہ اعضاء کی حرکت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع رہنے کی عادت ہونی چاہیے۔ جب ایک شخص 12,10 سال کی عمر سے اٹھارہ بیس سال کی عمر تک اسی طرح نماز قائم کرے گا تو اس کا ذہن اللہ تعالیٰ کی طرف رہنے اور جسم قیام ورکوع، قومہ وسجود، قعدہ اور جلسہ ہر قسم کی عادات کا عادی ہوجائے گا۔

ذہن کا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا روح کا وظیفہ ہے اور اعضاء کا حرکت میں رہنا جسم کا وظیفہ ہے۔ یعنی ذہن کا اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو ہونا اور عالم غیب سے لاشعوری رشتہ قائم کرلینا نماز کی روح ہے۔ گویا ہم نماز نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے بتائے ہوئے کسی بھی طریقے سے ادا کریں لیکن ہمارا ذہنی ربط اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے۔

نماز کی صورتیں مختلف انبیاء کرامؑ کے ہاں مختلف رہی ہیں لیکن معنی میں کوئی فرق نہ تھا۔ یعنی نماز ایک ایسی ذہنی مشق کا نام ہے جس میں شعور پر بار بار اللہ تعالیٰ کے احساس کا نقش مرتب کیا جاتا ہے۔ یہ نقش جب پختہ ہوجاتا ہے تو بندے کی پوری زندگی میں اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہستی بن جاتا ہے کہ کسی بھی چیز کے متعلق سوچنے سے پہلے بندے کا ذہن پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ یہی تمام انبیاء کرامؑ کی طرزِ فکر تھی اور انبیاء کرامؑ کی یہی طرزِ فکر وارثین اولیاء اللہ کو بھی منتقل ہوتی ہے یعنی نماز ایک پیغمبرانہ طرزِ فکر اور طرز زندگی کا نام ہے۔

سورۃ البقرہ، آیت نمبر 177 میں فرمان باری تعالیٰ ہے:　　ترجمہ:" مشرق کی طرف منہ کرنا یا مغرب کی طرف منہ کرنا نیکی نہیں ہے "۔

یہاں یہ بات انتہائی غور طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی طرف منہ کرنا یا مغرب کی طرف منہ کرنا تو کہتا ہے لیکن ایک لفظ صلوٰۃ حالانکہ لفظ صلوٰۃ استعمال کرنا تو زیادہ آسان تھا وجہ یہ ہے کہ اس طرز عمل کو اللہ تعالیٰ صلوٰۃ (نماز) قرار ہی نہیں دیتے (یعنی منہ کو مشرق یا مغرب کی طرف کرنے کو)۔ سورۃ آل عمران، آیت نمبر 43 اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ:" سجدہ کرو اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ "۔

وہاں بھی یہ نہیں کہتے کہ صلوٰۃ کرو صلوٰۃ کرنے والوں کے ساتھ یعنی یہ کہنا آسان تھا کہ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ، جس کے واضح معنی یہ ہوئے کہ رکوع اور سجود کو بھی اللہ تعالیٰ صلوٰۃ قرار نہیں دیتے۔

اب یہ سمجھنا لازم ہوگیا کہ بس صبح شام تسبیح کرنا، رکوع کرنا، سجود کرنا یا مشرق ومغرب کی طرف منہ کرنا صلوٰۃ نہیں ہے بلکہ صلوٰۃ تو پوری طرز زندگی کا نام ہے۔ ایسا طرز زندگی جو قرآن پاک کے مطابق ہو کیونکہ صلوٰۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ قائم کرنے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ پڑھ صلوٰۃ یا ادا کرو **صلوٰۃ**۔

تو صلوٰۃ پوری طرز زندگی کا نام ہے اور اس طرز زندگی میں صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا بھی شامل ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تسبیح ورکوع، سجود اور قیام کو تین حالتوں میں تقسیم کردیا ہے۔ یعنی میرے سامنے کھڑے ہوجاؤ، میری عظمت کا اعتراف کرو، پھر جھک جاؤ، پھر میری عظمت کا اعتراف کرو، پھر سر، ماتھا اور پیشانی کو زمین پر لگا کر اپنی ہستی کو صفر کردو اور پھر میری عظمت کا اعتراف کرو لیکن یہ صلوٰۃ کا صرف ایک جزو ہے۔

****

نماز

نماز اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچایا ہے۔قرآن پاک میں سورۃ البقرہ آیت نمبر 43 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 43)

ترجمہ:"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو"۔

سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 78 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:" نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور فجر کے (وقت) قرآن (پڑھا کرو) یقینا تلاوت قرآن کے گواہ فجر کے فرشتے ہوں گے"

نماز کے بارے میں قرآن پاک میں کم وبیش 700 جگہوں پر حکم آیا ہے۔(نجم القرآن)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اِتَّقُو اللہ فِی الصَّلٰوۃُ ترجمہ:"نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو"۔ اللہ تعالیٰ کو نماز کی عبادت سب سے زیادہ پسند ہے۔حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخری نبی ﷺ تک مختلف صورتوں سے نماز ادا ہوتی رہی۔ہجرت کے ڈیڑھ سال کے بعد سن 2ھ میں جب آپ خاتم النبیین ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں عطا فرمائیں۔اس طرح یہ وہ واحد فرض ہے جو عرش پر فرض ہوا۔بقایا عبادات روزہ، زکوٰۃ اور حج زمین پر فرض ہوئے۔(بخاری)

سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 45 میں ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ:"نماز قائم کرو یقینا نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے"۔

نماز کا پڑھنا ثواب اور نہ پڑھنا گناہ ہے۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہیں پڑھتا"۔ایک اور مقام پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن کے لئے سر''۔(کنز العمال، جلد 7، حدیث نمبر 18972)

نماز کا مقصد:- اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:(سورہ الذّٰریٰت، آیت نمبر 56)

ترجمہ:"میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت (بندگی) کے لئے پیدا کیا ہے"۔

نماز درحقیقت دربار الٰہی میں حاضری اور بارہ گاہ خداوندی کی حضوری، پروردگار عالم سے مناجات اور ہم کلامی کا نام ہے۔جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ''جب میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے کلام کروں تو میں نماز پڑھتا ہوں اور جب میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہم کلام ہوں تو میں قرآن پاک پڑھتا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک سورہ المومنون، آیت نمبر 1 اور 2 میں فرماتے ہیں:

ترجمہ:"بے شک (ان) ایمان والوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں"۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''نماز مومن کا نور ہے"۔(ابن ماجہ)

ایک اور مقام پر فرمایا ''نماز جنت کی کنجی ہے''۔(مشکوٰۃ شریف)

نماز جامع العبادات ہے:- روایت ہے کہ جب حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو معراج ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے آسمانوں پر مختلف فرشتوں کے گروہوں کو مختلف عبادات میں مشغول پایا۔کوئی کھڑے ہوئے عبادت کر رہے تھے کوئی قیام کی حالت میں، کوئی رکوع کی حالت میں عبادت کر رہے تھے کوئی سجدے میں پڑے عبادت کر رہے تھے۔آپ خاتم النبیین ﷺ کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا اور ظاہر اور باطن کے جاننے والے اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کی مجموعی عبادات آپ خاتم النبیین ﷺ کو عنایت فرمائی۔

قیام کرنا: کھڑے ہونے والی چیزوں کی عبادت ہے۔　　رکوع: چرنے والے جانداروں کی عبادت ہے۔

سجدہ: زمین سے لگ کر چلنے والے جانداروں کی عبادت ہے۔　　تسبیح وتہلیل اور قرات: تمام پرندوں کی بندگی ہے۔

سبحان اللہ نماز وہ عبادت ہے جس میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع ہیں۔ اس کے علاوہ غسل، وضو اور پاک صاف کپڑے پہننے کے لئے مال خرچ کرنا زکوٰۃ کی طرح مالی عبادت ہے۔ نماز میں اٹھنا بیٹھنا اور تکبیرات کہنا، عبادت حج کا نمونہ ہے۔ نفسانی خواہشات کا روکنا: ایک قسم کا روزہ ہے بلکہ نماز میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔ مختلف اذکار کرنا فرشتوں کی عبادت ہے۔ اس لئے **نماز وہ باعزت عبادت الٰہی ہے جس میں تمام مخلوقات کی عبادات جمع ہے۔**

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''نماز مومن کی معراج ہے"۔ (بخاری و مسلم)

اور فرمایا ''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہے''۔ (نسائی)

نماز کی فرضیت:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ایک بار حضرت جبرائیلؑ نے خانہ کعبہ کے پاس میری امامت کی اور زوال آفتاب کے فوراً بعد مجھے ظہر کی نماز پڑھائی اور سائے کے دو مثل (دوگنا) ہوجانے پر مجھے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر افطار روزہ کے وقت مغرب کی نماز پڑھائی۔ اور پھر جب شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز پڑھائی اور جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے یعنی صبح صادق کے وقت مجھے فجر کی نماز پڑھائی اور ان تمام نمازوں کے پڑھانے کے بعد فرمایا ''محمد خاتم النبیین ﷺ نماز کے یہ وہ اوقات ہیں جن میں آپ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے پیغمبروں نے نمازیں ادا کی ہیں اور دونوں وقت کے درمیان نماز کا وقت ہے"۔ (یعنی سورج طلوع اور غروب سے پہلے)۔ (سنن ابی داؤد، جلد 1، حدیث نمبر 393)

سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 130 میں فرمان الٰہی ہے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ۝

ترجمہ: "اپنے رب کی ثنا اور تسبیح کرو سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اور رات کے کچھ اوقات میں بھی (اس کی تسبیح کرو) اور دن کے کناروں پر بھی تاکہ تم رضائے الٰہی حاصل کر سکو "۔

حضرت قتادہؓ نے فرمایا" قبل طلوع الشمس سے مراد فجر کی نماز ہے اور ''قبل غُرُوبھا'' سے مراد عصر کی نماز ہے اور ''انا الیل'' سے مراد مغرب اور عشا کی نمازیں ہیں اور ''اطراف النھار'' سے مراد ظہر کی نماز ہے"۔

ایک انصاری نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے دریافت کیا" حضور خاتم النبیین ﷺ فجر کی نماز سب سے پہلے کس نے ادا کی"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

1۔ فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے ادا کی۔ 2۔ نماز ظہر کو سب سے پہلے حضرت داؤدؑ نے ادا کیا۔

3۔ نماز عصر سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ادا کی۔ 4۔ نماز مغرب کو سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے ادا کی۔

5۔ نماز عشاء حضرت یونسؑ نے ادا کی جب وہ مچھلی کے پیٹ سے آزاد ہوئے"۔ (الزرقانی فی شرح المواھب- والحلبی فی الحلیۃ)

یہ تھے وہ اوقات جن میں مختلف پیغمبروں نے نمازیں ادا کیں۔ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ پر سب سے پہلے فجر اور مغرب کی نماز واجب ہوئی اور اس بارے میں حکم ہوا: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ۝ (سورۃ مومن، آیت نمبر 55)

ترجمہ:" آپ خاتم النبیین ﷺ صبح شام اپنے رب کی تسبیح کریں"۔

نماز کو تحفہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ نماز رضائے الٰہی کی چابی ہے۔ اس میں تسبیح بھی ہے، تحمید بھی ہے، تقدس بھی ہے، تعظیم بھی ہے۔ قرات بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ اس لئے نماز کی ادائیگی سے انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ فرائض کی ادائیگی سے انسان اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے اور نوافل کی ادائیگی سے اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ لیکن وہ نماز جو صحیح وقت پر حضور قلبی سے ادا کی جائے۔ یعنی آداب کا خیال رکھ کر مقرر وقت پر دل سے پڑھی جائے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''نماز دین کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ بغیر نماز کے دین کو قبول نہیں فرمائے گا''۔ (عجلونی کشف الخفاء 2:40- کنز العمال)

قرآن پاک میں نماز کی حفاظت کے لئے کہا گیا ہے اور حکم ہوا ہے کہ ''حفاظت کرو نماز کی خصوصاً درمیانی نماز کی''۔ اب دیکھتے ہیں کہ ہماری درمیانی نماز کونسی ہے؟ عام طور پر لوگ عصر کی نماز کو درمیانی نماز کہتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ دن چار ہیں:

1۔ عیسائیوں کا دن 2۔ یہودیوں کا دن 3۔ ہندوؤں کا دن 4۔ مسلمانوں کا دن

عیسائیوں کا دن (عیسوی): رات بارہ بجے سے دوسرے دن رات بارہ بجے تک

یہودیوں کا دن: یہودیوں، پارسیوں، مجوسیوں کا دن: دوپہر بارہ بجے سے دوسرے دن دوپہر بارہ بجے تک (اس لئے ٹھیک بارہ بجے سجدہ جائز نہیں)

ہندوؤں کا دن: (بکمری) ساون، بھادوں وغیرہ۔ صبح فجر کے بعد سے دوسرے دن صبح فجر کے بعد تک (اس لئے فجر کے بعد سجدہ مکروہ ہے۔ جب تک سورج نہ نکل آئے)۔

مسلمانوں کا دن (ہجری) مغرب کی نماز سے دوسرے دن مغرب کی نماز تک اس لئے ہماری درمیانی نماز، اول نماز مغرب، دوئم نماز عشاء، سوئم نماز فجر، چہارم نماز ظہر، پنجم نماز عصر۔ اس حساب سے ہماری درمیانی نماز، نماز فجر ہے۔ اس لئے جس نماز کی حفاظت کے لئے کہا گیا ہے وہ فجر کی نماز ہے۔ اس لئے فجر کی نماز کے لئے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اگر گھوڑے بھی تم پر دوڑ رہے ہوں تب بھی فجر کی نماز ضروری ہے" یعنی جنگ کی حالت میں بھی اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔ فجر کی نماز اگر قضا ہو تو ظہر سے پہلے ادا کر دی جائے اور اس کی سنتیں بھی ادا کی جائیں۔ ظہر کی نماز بغیر فجر ادا کئے پڑھنا گستاخی ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "منافق پر فجر اور عشاء بھاری ہوتی ہے اور اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ فجر اور عشاء کی نماز کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور تم چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسیٹ کر آتے"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 657)

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "بندے اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز کا چھوڑنا ہے"۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1078)

فرائض نماز:- نماز میں کل تیرہ فرائض ہیں۔ چھ نماز شروع کرنے سے پہلے اور سات دوران نماز اگر ان میں سے کوئی چھوٹ جائے تو نماز نہ ہوگی

نماز سے پہلے والے فرائض:

1۔ (i) بدن کا پاک ہونا (ii) وضو کا ہونا (iii) اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرنا

2۔ جگہ کا پاک ہونا 3۔ بدن کا چھپانا 4۔ قبلہ رخ ہونا 5۔ نماز کا وقت ہونا 6۔ نیت کرنا

دوسری قسم کے فرائض (دوران نماز):

1۔ قیام 2۔ تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنا 3۔ الحمد شریف پڑھنا (سورۃ فاتحہ پڑھنا) 4۔ قرات

5۔ رکوع 6۔ سجدے 7۔ آخیری قعدہ 8۔ سلام پھیرنا (یعنی اپنے ارادے سے نماز کو ختم کرنا)

نماز کے واجبات:

1۔ سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانا 2۔ فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرات کرنا 3۔ سورہ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا

4۔ رکوع کر کے سیدھا کھڑے ہونا 5۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا 6۔ پہلا قعدہ کرنا

7۔ التحیات پڑھنا 8۔ سلام سے نماز کو ختم کرنا

9۔ امام کے لئے مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر و جمعہ و عیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قرات بلند آواز کے ساتھ کرنا

10۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا 11۔ عیدین میں چھ زائد تکبیرین کہنا۔

واجبات میں سے اگر واجب بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے۔ سجدہ سہو سے بھی کام نہ چلے گا۔

نماز کی سنتیں:

1۔ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا 2۔ مردوں کو ناف کے نیچے عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا

3۔ ثنا سُبحانک اللّٰھُمّہ آخیر تک پڑھنا، بسم اللہ پوری پڑھنا۔ 4۔ ہر رکن سے دوسرے رکن پر منتقل ہونے پر اللہ اکبر کہنا

5۔ رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کہنا 6۔ رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کم از کم کہنا

7۔ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہنا

8۔ دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے مردوں کو داہنا پاؤں کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر دھڑ

کے بائیں حصہ پر بیٹھنا۔

9۔درود شریف پڑھنا　　10۔درود شریف کے بعد دعا پڑھنا　　11۔سلام کے وقت دائیں اور بائیں منہ کا پھیرنا

12۔سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور جنات جو بھی حاضر ہوں ان کی نیت کرنا

نماز کے مستحبات:

1۔جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا　　2۔جمائی آئے تو دانتوں کو دبا کر منہ بند کرنا۔یعنی جمائی کو روکنا

3۔کھڑے ہونے کی حالت میں سجدے کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر، سجدے میں ناک پر، اور بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کندھے پر نظر رکھنا۔

نماز کے دوران مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں۔

1۔امام کی کسی حرکت سے پہلے حرکت نہ کریں　2۔رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہوں　3۔دو سجدوں کے درمیان ٹھیک طرح سے بیٹھیں

4۔سجدے کے دوران پاؤں زمین پر جمے رہیں　　5۔سجدے کے دوران ناک بھی زمین سے لگی ہوئی ہو۔

نماز کے مفسدات: جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

1۔بات کرنا،تھوڑی ہو یا بہت، قصداً یا بھول کر　　2۔سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا　　3۔چھینک کا جواب دینا

4۔رنج کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا　　5۔اچھی خبر سن کر الحمد للہ یا سبحان اللہ کہنا　　6۔آہ یا اف کا منہ سے نکل جانا

7۔قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا　　8۔الحمد شریف یا سورت میں قرأت کی غلطی کرنا

9۔عمل کثیر یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز نہیں پڑھی جارہی۔دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا

10۔قصداً یا بھول کر کچھ کھالینا　　11۔قبلہ سے سینہ کا پھر جانا　　12۔نماز میں ہنسی آنا یا ہنسنا

ارکان نماز:

1۔　تکبیر تحریمہ کیا ہے؟: نیت کر کے اللہ اکبر کہنا،تکبیر تحریمہ کہلاتا ہے یہ پہلی تکبیر، تکبیر اولیٰ کہلاتی ہے۔

2۔　قیام کیا ہے؟: نماز میں کھڑے ہونے کو قیام کہتے ہیں

3۔　قومہ کیا ہے؟: رکوع سے کھڑے ہو کر سیدھا ٹھہر جانے کو قومہ کہتے ہیں

4۔　جلسہ کیا ہے؟: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں

5۔　قعدہ کیا ہے؟: التحیات کے لئے بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔دو رکعت والی نماز میں صرف ایک قعدہ ہوتا ہے اور تین یا چار رکعت والی نماز میں 2 قعدے ہوتے ہیں۔پہلے کو قعدہ اولیٰ اور دوسرے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں

فرض نماز کے بعد ذکر اور دعائیں:

1-　33 مرتبہ سبحان اللہ　33 مرتبہ الحمد للہ　34 مرتبہ اللہ اکبر　3 مرتبہ چوتھا کلمہ

2-ہر نماز کے بعد سنت کے مطابق تین مرتبہ استغفار کریں۔گناہ گار گناہ کر کے استغفار کرتے ہیں اور عابد، زاہد اور مخلص بندے نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ بارگاہ الٰہی کے لائق ہم کوئی عمل نہیں کر سکتے۔تین بار استغفار پڑھ کر "اللھمہ اَنتَ السَّلامُ وَمِنکَ السَّلامُ تَبَارَکتَ یَاذَالجَلاَلِ وَالاِکرَامُ"

ترجمہ: "اے اللہ! تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے، اے بزرگی اور عظمت والے"-

4- آیت الکرسی

5۔"رَبِّ اَعِنّیِ عَلٰی ذِکرِکَ وَشُکرِکَ وَحُسنِ عِبَادَتِکَ"　　ترجمہ: "اے رب! میری مدد فرمائیں، تیرا ذکر اور شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں"۔

****

نماز کی اہمیت وفضلیت

آیات قرآنیہ:

1- ترجمہ:"اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔(سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 153)

2- ترجمہ:"اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوۃ دیتے رہو گے"۔(سورۃ المائدہ، آیت نمبر 12)

3- ترجمہ:"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (نماز کے لئے) جھکو تو نہیں جھکتے (یعنی نماز نہیں پڑھتے) اس دِن جھٹلانے والوں کے لئے تباہی ہے"۔(سورہ المرسلات، آیت 48 اور 49)

4- ترجمہ:"پھر اگر یہ لوگ (شرک وکفر اور عہد شکنی سے) توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں"۔(سورہ التوبہ، آیت نمبر 11)

احادیث مبارکہ:-

1۔ حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ''اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔ سب سے اول لَا اِلٰہَ اِلا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا، اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا''۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اِس پاک حدیث میں بطور مثال کے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے۔ پس کلمہ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح ہے اور بقیہ چاروں ارکان خیمہ کے چار ستون ہیں۔ اگر درمیانی لکڑی نہ ہو تو خیمہ کھڑا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ لکڑی موجود ہے تو چاروں کونوں میں سے اگر کسی کونے کی لکڑی نہیں ہے تو خیمہ قائم تو ہو جائے گا لیکن جس کونے کی لکڑی نہ ہوگی وہ کونا گرا ہوا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔

2۔ حدیث: حضرت ابوذرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درخت پر سے گر رہے تھے آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی تو اُس کے پتے اور بھی تیزی سے گرنے لگے آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''اے ابوذرؓ مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں''۔(مسند احمد)

3۔ حدیث: حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا ''بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرے تو کیا اُس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا''؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ''کچھ بھی باقی نہیں رہے گا''۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ''یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمام گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں''۔(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب 356 حدیث نمبر 500)

4۔ حدیث: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ''ایک قبیلہ کے دو صحابیؓ ایک ساتھ مسلمان ہوئے ان میں سے ایک صاحب جہاد میں شہید ہو گئے اور دوسرے صحابیؓ کا ایک سال کے بعد انتقال ہوا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا انتقال ایک سال کے بعد ہوا تھا وہ ان شہید ساتھی سے پہلے جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ میں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے دریافت کیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جن صاحب کا بعد میں انتقال ہوا اُن کی نیکیاں نہیں دیکھتے کتنی زیادہ ہو گئیں۔ چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نمازوں کی بڑھ گئیں ایک سال کے پورے روزے زیادہ ہوئے''۔(مسند احمد، ابن حبان)

اگر ایک سال کے تمام مہینے 29 دن کے لگائے جائیں اور صرف فرض اور وتر کی کل 20 رکعتیں شمار کی جائیں تو چھ ہزار نو سو ساٹھ رکعتیں ہوتی ہیں اور جتنے مہینے 30 دن کے ہوں ان میں 20، 20 رکعتوں کا اضافہ ہوتا رہے۔ اور اگر سنتیں اور نوافل بھی شمار کئے جائیں تو کیا ہی پوچھنا۔ پھر اگر تہجد، اشراق، چاشت، نماز فی زوال، اوابین، صلاۃ اللیل بھی شمار کئے جائیں تو نیکیاں کتنی بڑھ جائیں گی۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اِس زندگی کو غنیمت جان کر کل کے لیے نفع جمع کرتے رہتے ہیں۔

5۔ حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ ''حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اِس کا میں نے اپنے لیے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا، میں اِس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اِس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے''۔(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 1403)

6۔حدیث: حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ ”مجھے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے دس باتوں کی وصیت کی تھی:

i)۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا گو کہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

ii)۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو وہ تجھے اِس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے۔

iii)۔ فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کے ذمہ سے بری ہو جاتا ہے۔

iv)۔ شراب نہ پینا کہ یہ ہر برائی اور خباشت کی جڑ ہے۔

v)۔ اللہ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔(احکامات الٰہی کی پیروی کرنا)

vi)۔ لڑائی سے نہ بھاگ، گو کہ تمام ساتھی مرجائیں۔

vii)۔ اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے تو موت کے خوف سے وہاں سے نہ بھاگنا۔

viii)۔ اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔

ix)۔ تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ اٹھانا۔

x)۔ اللہ تعالیٰ سے اِن کو ڈراتے رہنا“۔(گھر والوں کو) (مسند احمد، حدیث نمبر 22075)

7۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اُس کے گھر کے تمام لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا“۔(شعب الایمان، حدیث نمبر 2586،2584)

8۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھنے والا گناہ کبیرہ کے دروازوں میں سے ایک پر پہنچ گیا“۔ (مستدرک حاکم، حدیث نمبر 1020)

9۔حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے نقل کیا گیا ہے ”جو شخص اپنی نماز کو قضا کر دے گو بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی (80) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس 360 دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا۔ اِس حساب سے ایک حقب کی مقدار 2 کروڑ اٹھاسی برس کی ہوئی“۔(مجالس الابرار، المجالس الحادی والخمسون فی بیان فریضۃ الصلاۃ ص:22)

10۔حدیث: ایک حدیث ہے کہ شب معراج میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اِس زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ پتھر سے ٹکرا کر دور جا گرتا ہے۔ اِس پتھر کو اٹھایا جاتا ہے تو وہ سر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے تو دوبارہ اِس کو زور سے مارا جاتا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ”یہ کیا معاملہ ہے“؟۔ انہوں نے کہا کہ ”یہ وہ لوگ ہیں جن کی سرگرانی انہیں نماز کے لیے اٹھنے نہیں دیتی تھی۔ یعنی نماز میں سستی کرتے تھے“۔(الترغیب والترہیب:837)

11۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے نماز کے ثواب کا دسواں حصّہ لکھا جاتا ہے۔ اِس طرح بعض کے لیے نواں حصّہ بعض کے لیے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچوں، چوتھا، تہائی، آدھا حصّہ لکھا جاتا ہے“۔(ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان)

یعنی جس درجہ کا خشوع اور اخلاص نماز میں ہوتا ہے اُس درجے کا ثواب لکھ لیا جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ فرض نماز کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک خاص وزن ہے۔ جتنی اِس میں کمی رہ جائے گی اُس کا حساب ہوگا۔ احادیث میں آیا ہے لوگوں میں سے سب سے پہلے نماز کا خشوع اٹھایا جائے گا۔ تو دیکھے گا کہ پوری جماعت میں ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہیں ہوگا۔

12۔حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے ”جو شخص نماز کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے۔ خشوع وخضوع سے بھی پڑھے۔ کھڑا بھی پورے وقار سے ہو پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ بھی اطمینان سے کرے۔ غرض یہ کہ ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ تیری حفاظت بھی ایسے ہی کرے جیسی تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے۔ وقت کو ٹال دے۔ وضو بھی اچھی طرح نہ کرے رکوع اور سجدے بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت میں سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسے ہی برباد کرے جیسا کہ تو نے مجھے ضائع

کیا۔اِس کے بعدوہ نماز پرانے کپڑے کی طرح سے لپیٹ کرنمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے‘‘۔(غنیۃ الطالبین)

13۔حدیث: اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد (سعید بن عمرو) سے اورانہوں نے اپنے والد (عمرو بن سعید) سے روایت کی،انہوں نے کہا: میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا،انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور کہا: میں نے رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:’’کوئی مسلمان نہیں جس کی فرض نماز کا وقت ہوجائے، پھروہ اس کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح خشوع سے اسے ادا کرے اور احسن انداز سے رکوع کرے،وہ نماز اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگی جب تک وہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ بات ہمیشہ کے لیے کی۔‘‘ (صحیح مسلم،حدیث نمبر 543)

14۔حدیث: ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا’’منافقین پر سب سے گراں نماز نماز عشاء اور نماز فجر ہے اور اگر انہیں ان کے (اجروثواب کا) علم ہوجائے تو وہ اپنے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (ان نمازوں کے لئے) حاضر ہوں‘‘۔(مسند احمد)

15۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ’’قیامت میں آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔اگر نماز اچھی نکلی تو وہ شخص کامیاب ہوجائے گا اور بامراد ہوگا اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی تو وہ شخص نامراد اور خسارے میں ہوگا اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندے کے پاس کچھ نوافل بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے؟ اگر نکل آئیں تو اِن سے فرضوں کی تکمیل کردی جائے گی۔اِس کے بعد پھر اس طرح باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کا حساب ہوگا‘‘۔(ابن ابی شیبہ:3042)

16۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے’’قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا وہ اچھی نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتر جائیں گے‘‘۔(طبرانی)

حضرت عمرؓ نے ایک اعلان اپنی خلافت کے زمانے میں تمام حکام کو بھیجا تھا (عمال کو) کہ’’سب سے زیادہ مہتم بالشان چیز میرے نزدیک نماز ہے۔ جو شخص اِس کی حفاظت اور اِس کا اہتمام کرے گا۔وہ دین کے اور اجزا کا بھی اہتمام کرسکتا ہے جو اس کو ضائع کردے گا،وہ دین کے اور اجزا کو زیادہ برباد کردے گا‘‘۔(موطا امام مالک)

17۔حدیث: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا’’جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے،تو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہوجائے۔اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ وہ (اللہ تعالیٰ سے) مغفرت طلب کررہا ہے یا اپنے نفس کو بددعا دے رہا ہے‘‘۔(صحیح بخاری،حدیث نمبر 212)

صوفیاء نے لکھا ہے کہ’’نماز درحقیقت اللہ جل شانہٗ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہمکلام ہونا ہے۔جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا‘‘۔نماز کے علاوہ اور عبادات غفلت سے بھی ہوسکتی ہیں۔مثلاً زکوٰۃ روزہ وغیرہ اس لیے کہ یہ چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں۔غفلت سے بھی ہوں تو نفس کی شدت اور تیزی پر اثر پڑے گا۔لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں لینا چاہیے کہ اگر نماز میں خشوع نہیں آتا تو نماز پڑھی ہی نہ جائے۔وقت پر حاضری ضروری ہے۔حضوری کے لیے دعا کرتے رہیں کہ باری تعالیٰ ہماری نمازوں میں حضوری پیدا کردے۔(آمین)

****

نماز نہ پڑھنے کا عذاب وعتاب کے بارے میں احادیث مبارکہ

1-حدیث: حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو"۔(مسند احمد)

2-حدیث: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "جو شخص دو نمازوں کو بلا عذر ایک وقت میں پڑھے، وہ گناہ کبیرہ کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا"۔(مستدرک حاکم)

3-حدیث: حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا" تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا۔ایک نماز جب اس کا وقت ہوجائے، دوسرا جنازہ جب تیار ہوجائے، اور تیسرے بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔(یعنی فوراً نکاح کردیا جائے)"۔(مسند احمد، مشکوۃ المصابیح)

بہت سے لوگ جو اپنے آپ کو دین دار کہتے ہیں اور گویا نماز کے پابند بھی سمجھے جاتے ہیں وہ کئی کئی نمازیں معمولی بہانہ سے، سفر کا، ملازمت کا یا دُکان وغیرہ کا گھر آکر اکٹھی پڑھ لیتے ہیں یہ گناہ کبیرہ ہے کہ بلا کسی عذر بیماری وغیرہ کے نماز کو وقت پر نہ پڑھا جائے۔گویا بالکل نماز نہ پڑھنے کے برابر گناہ ہوگا۔اور بے وقت پڑھنے کا بھی سخت گناہ ہے۔اس سے خلاصی نہ ہوگی۔

4-حدیث: ایک مرتبہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا" جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا۔نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ۔اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا "۔(مشکوۃ المصابیح)

5-حدیث: ایک حدیث میں آیا ہے "جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام اور اعزاز فرماتے ہیں۔

1۔ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔　　2۔دوسرے یہ کہ اس سے عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے۔

3۔تیسرے یہ کہ قیامت کو اس کا نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔　　4۔چوتھے یہ کہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔

5۔پانچویں یہ کہ حساب کتاب سے محفوظ رہیں گے"۔

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقے سے عذاب ہوتا ہے۔پانچ طرح سے دنیا میں۔تین طرح سے موت کے وقت، تین طرح قبر میں، تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد، دنیا کے پانچ تو یہ ہیں:۔

1۔اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔　　2۔دوسرے یہ کہ صلحا(صالحین) کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

3۔تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹادیا جاتا ہے۔　　4۔چوتھا یہ کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

5۔پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا

اور موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں۔

1۔اول ذلت سے مرتا ہے　2۔دوئم بھوکا مرتا ہے　3۔تیسرے پیاس کی شدت میں موت آتی ہے اگر سمندر بھی اس کو پلا دیا جائے تب بھی پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کے تین عذاب یہ ہیں۔

1۔　اول یہ کہ قبر اس پر اس قدر تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

2۔　دوسرا قبر میں آگ جلادی جاتی ہے۔

3۔　تیسرا قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط کردیا جاتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے آخر تک پہنچا جائے اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے۔کہ تو صبح کی نماز نہیں پڑھتا تھا اس لئے میں تجھے آفتاب کے نکلنے تک ڈنگے جاؤں گا۔اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے تجھے عصر تک ڈنگے جاؤں گا اور عصر کی نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مغرب تک اور مغرب کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے صبح فجر تک تجھے ڈنگے جاؤں گا۔۔جب وہ مردے کو ایک مرتبہ ڈنگ مارتا ہے تو مردہ ستر ہاتھ زمین کے

اندر چلا جاتا ہے۔پھراوپر لایا جاتا ہے اور پھر مارا جاتا ہے اس طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب یہ ہیں۔

1۔حساب سختی سے کیا جائے گا   2۔جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

3۔اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گے۔

(ا) پہلی سطر میں: اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے   (ب) دوسری سطر میں: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے ساتھ مخصوص

(ج) تیسری سطر میں جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے"۔(فضائل اعمال،مولانا محمد زکریا)

6-حدیث: بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔اگر کوئی دیکھتا تو بیان کر دیتا۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ اس کی تعبیر ارشاد فرما دیتے۔ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"میں نے ایک خواب دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے لے گئے اس کے بعد بہت لمبا خواب ذکر فرمایا۔منجملہ ان کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور پتھر اس زور سے مارا جاتا ہے کہ وہ لڑھکتا ہوا دور جا گرتا ہے۔اتنے میں اس کو اٹھایا جاتا ہے تو وہ سر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔تو دوبارہ اس کو ویسے ہی مارا جاتا ہے۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمایا"یہ شخص کون ہے"۔تو انہوں نے بتایا"اس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور پھر اس کو چھوڑ دیا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا"۔ایک دوسری حدیث میں اس قسم کا ایک قصہ ہے جس میں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ یہ برتاؤ دیکھا تو حضرت جبرائیلؑ سے دریافت کیا"یہ کیا معاملہ ہے"؟تو حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ"یہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں سستی کرتے تھے" (ترغیب)

7-حدیث: ایک حدیث ہے کہ شب معراج میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اِس زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ پتھر سے ٹکرا کر دور جا گرتا ہے۔اِس پتھر کو اٹھایا جاتا ہے تو وہ سر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے تو دوبارہ اس کو زور سے مارا جاتا ہے۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ''یہ کیا معاملہ ہے''؟۔انہوں نے کہا کہ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کی سرگرانی انہیں نماز کے لیے اٹھنے نہیں دیتی تھی۔یعنی نماز میں سستی کرتے تھے''۔(الترغیب والترہیب:837)

8-حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے نقل کرتے ہیں"جب مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو جو لوگ قبر تک ساتھ گئے تھے وہ واپس بھی نہیں ہوتے کہ فرشتے اس کے امتحان کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔اس وقت اگر وہ مومن ہے تو نماز اس کے سر کے قریب ہوتی ہے اور زکوٰۃ دائیں جانب اور روزہ بائیں جانب اور جتنے بھلائی کے کام ہے وہ پاؤں کی جانب ہوتے ہیں اور ہر طرف اس کا احاطہ کر لیتے ہیں کہ اس کے قریب تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔فرشتے دور ہی کھڑے ہو کر سوال کرتے ہیں"۔(درمنثور)

9-حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے نقل کیا گیا ہے ''جو شخص اپنی نماز کو قضا کر دے گو بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور حقب کی مقدار اسی (80) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس 360 دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا۔اِس حساب سے ایک حقب کی مقدار 2 کروڑ اٹھاسی برس کی ہوئی''۔(مجالس الابرار،المجالس الحادی والخمنون فی بیان فریضۃ الصلاۃ ص:22)

10-حدیث: ابولیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے "جو شخص ایک فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے دروازہ پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو اس میں جانا ضروری ہے"۔(قرۃ العیون،ابونعیم)

11-حدیث:" دین بغیر نماز کے نہیں،نماز دین کے لئے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے"۔(کنز العمال،جلد 7،حدیث نمبر 18972)

12-حدیث: ایک حدیث ہے کہ"قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منھ کالے کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے اس میں سانپ رہتے ہیں ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا،پھر اس کا گوشت گل جائے گا"۔(مکاشفۃ القلوب اردو ص ۴۰۴)

****

نماز باجماعت

جماعت سے نماز پڑھنے کے بارے میں بہت تاکید وارد ہوئی ہیں۔

نماز باجماعت ادا کرنے کے فضائل:

1- حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار (دوکان وغیرہ) میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا۔ اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں "اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم کر"۔ جب تک کہ ریح خارج کر کے (وہ فرشتوں کو) تکلیف نہ دے"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 477)

2- حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو شخص گھر سے وضو کر کے جماعت کے لئے نکلا۔ جب تک وضو رہے گا فرشتے سلامتی بھیجتے رہیں گے"۔ (بخاری 1:232، رقم 620)

3- حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا'' جس نے نماز کے لیے وضو کیا اور وضو کی تکمیل کی، پھر فرض نماز کے لیے چل کر گیا اور لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کی یا مسجد میں نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر 549)

4- حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو شخص تکبیر اولیٰ کے ساتھ (نیت کرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہنا، پہلی تکبیر ہے جو تکبیر اولیٰ کہلاتی ہے) 40 دن اخلاص کے ساتھ اسطرح پڑھے کہ اس کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا اور دوسرا انفاق سے بری ہونے کا"۔ (ترمذی، ابواب الصلاۃ التکبیر ۃ الاولی 1:281 رقم 241، ترغیب وترھیب)

5- حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی تو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ہوگا"۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 564- سنن نسائی، حدیث نمبر 856)

6-حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" پہلی صف (اللہ سے قریب ہونے میں) فرشتوں کی صف کی مانند ہے، اگر اس کی فضیلت کا علم تم کو ہوتا تو تم اس کی طرف ضرور سبقت کرتے، ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر جماعت سے نماز پڑھنا اس کے تنہا نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے، اور ایک شخص کا دو شخصوں کے ساتھ مل کر جماعت سے نماز پڑھنا ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے، جتنی تعداد زیادہ ہوتی ہی وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگی"۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 555)

7- حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" قیامت کے دن جب ہر شخص پریشان ہوگا۔ سات آدمی ایسے ہونگے جو اللہ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے۔ ان میں ایک شخص وہ ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے کہ جب باہر آئے پھر واپس مسجد میں جانے کی خواہش ہو"۔ (بخاری شریف)

8- حدیث: ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ "جو شخص مسجد سے الفت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے الفت فرماتے ہیں"۔ (معجم اوسط، ج4،ص400، حدیث 6383)

محمد بن سماعہؒ ایک بزرگ عالم ہیں جو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے شاگرد ہیں۔ ایک سو تین برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ اس وقت وہ دو سو رکعت نفل روزانہ پڑھا کرتے تھے کہتے ہیں" مسلسل 40 برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ صرف ایک مرتبہ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا۔ اس مشغولی کی وجہ سے تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی"۔ یہ بھی کہتے ہیں "ایک مرتبہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی تو میں نے اس وجہ سے کہ جماعت کی نماز کا ثواب 25 درجے زیادہ ہے اس نماز کو 25 مرتبہ پڑھا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے محمدؒ 25 مرتبہ نماز تو پڑھ لی مگر ملائکہ کی آمین کا کیا ہوگا"۔

ملائکہ کی آمین کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی احادیث میں یہ ارشاد نبوی خاتم النبیین ﷺ آیا ہے" جب امام سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہتا ہے تو ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں۔ جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہو جاتی ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 780)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں "جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی مسجد میں) اس لئے کہ حق تعالیٰ نے تمہارے نبی خاتم النبیین ﷺ کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں انہی میں سے ایک یہ جماعت کی نماز بھی ہے۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت کے چھوڑنے والے ہو گے اور سمجھ لو کہ اگر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد میں جائے تو اس کے ہر قدم پر ایک ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک ایک خطا معاف ہوتی ہے اور ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہو وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا، ورنہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت کے چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، یا کوئی سخت بیمار، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسیٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا"۔ (ابوداؤد، ابوحاتم، ابن حبان)

ان تمام باتوں کے علاوہ مسلمانوں کے ایسے اجتماع میں جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرنے والے، اس کی رحمت کو طلب کرنے والے، اس سے ڈرنے والے موجود ہوں اور سب کے سب اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوں، برکتوں کے نازل ہونے اور رحمتوں کے متوجہ ہونے کی عجیب خاصیت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ امت محمدیہ (خاتم النبیین ﷺ) کا ایک سب سے بڑا مقصد دین اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانا کہ اللہ کا بول بالا کرنا ہے۔ اس لئے محلہ کا اجتماع ہر نماز کے وقت قرار دیا اور جماعت کی نماز اس کے لئے شروع ہوئی اور تمام شہر کا اجتماع آٹھویں دن قرار دیا اور جمعہ کی نماز اس کے لئے تجویز ہوئی۔

نماز باجماعت کے چھوڑنے پر گناہ اور عتاب:

1۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (گھر پر یا دکان وغیرہ پر ہی پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہ ہوگی"۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "عذر سے کیا مراد ہے"؟ فرمایا "مرض ہو یا کوئی خوف ہو"۔ (ابوداؤد، ابوحاتم، ابن حبان)

2۔حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "سراسر ظلم ہے، کفر ہے اور نفاق ہے (اس شخص کا فعل) جو اللہ کے منادی (یعنی مؤذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے"۔ (فضائل اعمال)

3۔حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں"۔ (بخاری ومسلم)

4۔حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ضروری سمجھ، بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے"۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 548)

5۔حدیث: حضرت عثمانؓ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا قول نقل کیا ہے " جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات تک نماز ادا کی اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے ساری رات نماز ادا کی"۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 454۔ترمذی، حدیث نمبر 221۔سنن ابی داؤد حدیث نمبر 555)

قرآن پاک میں سورہ قلم، آیت نمبر 43-42 ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "جس دن حق تعالیٰ شانہ ساق تجلی فرمائیں گے (جو ایک خاص قسم کی تجلی ہوگی) اور لوگ اس دن سجدے کے لئے بلائے جائیں گے ان کی آنکھیں شرم کے مارے جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ اس لئے کہ یہ لوگ دنیا میں سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے اور یہ صحیح سالم تندرست تھے پھر بھی سجدہ نہیں کرتے تھے"۔

ساق کی تجلی ایک خاص قسم کی تجلی ہے جو میدان حشر میں ہوگی۔ اس تجلی کو دیکھ کر سارے مسلمان سجدے میں گر جائیں گے لیکن کچھ لوگ باوجود کوشش کے سجدے میں نہ جا سکیں گے۔ جو لوگ باوجود کوشش کے سجدے میں نہ جا سکیں گے ان کے حوالے سے مختلف روایات ہیں:

1۔حضرت کعبؓ الاحبار فرماتے ہیں "قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن شریف حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمایا یہ آیتیں (سورہ قلم، آیت نمبر 43-42) فرض نمازوں کو جماعت سے ایسی جگہ پڑھنے کے بارے میں جہاں اذان ہوتی ہو نازل ہوئی ہیں"۔

2-حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے "یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں جماعت کی نماز کے واسطے بلائے جاتے تھے اور جماعت سے نماز نہیں پڑھتے تھے"۔

3-دوسری تفسیر بخاری شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے "یہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں دکھاوے کے واسطے نماز پڑھتے تھے"۔

4-تیسری تفسیر یہ ہے "یہ کافر لوگ ہیں"۔

5-چوتھی تفسیر یہ ہے "یہ منافق لوگ ہوں گے"۔

بہر حال اس تفسیر کے موافق جس کو حضرت کعب الاحبارؓ قسم کھا کر ارشاد فرماتے رہے ہیں اور حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی تفسیر فرمارہے ہیں "یہ وہ لوگ ہیں جو باجماعت نماز کے لئے مسجد میں نہیں جاتے تھے"۔

کتنے شرم کی بات ہوگی اس مقام پر جہاں سارے مسلمان سجدے میں مشغول ہوں گے اور ان سے سجدہ ادا نہ ہو سکے گا۔

نماز ٹھیک طور سے ادا نہ کرنے والا چور ہے:- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تمہیں بدترین چور نہ بتاؤں؟" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "جی ہاں یارسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں؟ بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں"۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کے رکوع اور سجود کو پورا نہیں کرتے''۔(مسند احمد،طبرانی)

حضرت علی بن شیبانؓ فرماتے ہیں کہ میں ان نمائندوں میں سے ایک تھا جو حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے قبیلے کی طرف سے حاضر ہوئے تھے۔ رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا "اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا "۔(ابن ماجہ،حدیث نمبر 871-سنن ابی داؤد،حدیث نمبر 801-مسند احمد،جلد 2،ص 324)

امام سے سبقت کرنے پر نماز جائز نہیں ہوتی:- قیامت کے دن بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نمازیں قبول نہیں ہونگیں۔کیونکہ رکوع،سجود،قعود و قیام میں انہوں نے امام سے سبقت کرنے کی کوشش کی۔ممکن ہے کہ وہ زمانہ موجودہ زمانہ ہی ہو کیونکہ آج کے زمانے میں آدمی دنیا میں اتنا مصروف ہو گیا ہے کہ بس وہ جلدی جلدی نماز کو سر سے اتارنا چاہتا ہے اور امام سے آگے نکل جانے کی پرواہ نہیں کرتا اور اس طرح وہ نماز کے ارکان و واجبات کو ضائع کر دیتا ہے۔

****

نمازمومن کی معراج

نماز میں بندے کا اپنے خالق کے ساتھ براہ راست ربط اور تعلق قائم ہوجاتا ہے سجدے کی حالت میں نمازی کا سراللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے۔نمازی اوراللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردے ہٹ جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

قرآن پاک میں تقریباً سات سو(700)جگہ پر نماز قائم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔نماز قائم کرنے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ربط اور تعلق قائم کرو۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:"نماز مومن کی معراج ہے"۔(سیوطی،شرح سنن ابن ماجہ،313:1،رقم:4239)

معراج کے معنی ومفہوم غیب کی دنیا سے روشناسی ہے۔قیام نماز میں مومن کے دماغ میں ایک دریچہ کھل جاتا ہے۔نمازی جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے آسمان تک رحمت الٰہی گھٹا بن جاتی ہے اور اس کے اوپر نور کی بارش ہونے لگتی ہے۔فرشتے اس کو گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ایک فرشتہ پکارتا ہے''اے نمازی اگر تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے؟اور توکس سے مخاطب ہے تو اللہ کی قسم قیامت تک سلام نہ پھیرے''۔

نماز کے بارے میں سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں''اللہ تعالیٰ کشف اور مشاہدے سے اولیاءاللہ اور ابدال پر اپنے اسرار ظاہر کرتا ہے یہ اسرار عقل وفہم سے بالاتر ہوتے ہیں ان کا حواس انسانی سے مشاہدہ کرنا مشکل ہوتا ہے یہ اسرار جلالی بھی ہوتے ہیں اور جمالی بھی۔

جلالی اسرار:۔

اللہ تعالیٰ کے ظہورجلال وعظمت سے دل پر خوف اور ہیبت طاری رہتی ہے اوراللہ تعالیٰ کا یہ ظہورجلالی عظمت پیغمبروں پر ہوتا ہے۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ پر نماز کی ادائیگی کے دوران ظہورعظمت وارد ہوتا تھا۔اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام،حضرت ابراہیم علیہ السلام،حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ پر اس کا اظہار ہوتا رہتا تھا۔

جمالی اسرار:۔

اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ جمالی سے اللہ تعالیٰ کی صفات رحمت،بخشش اور عنایت،لطف ومحبت،عفودرگزر،رحم وکرم،ظہور پذیر ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ان جمالی صفات کا مظہر حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس تھی۔نماز میں مشاہدہ حق ہے اور نماز ہی جمال حق کا مظہر ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:"نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"۔(احمد،طبرانی)

ملاعلی قاریؒ نے لکھا ہے"ایک بزرگ کے بعض تجارت پیشہ احباب نے ان سے درخواست کی کہ جہاز سے اترنے کے بعد حضرت جدہ تشریف فرما ہوں تاکہ جناب کی برکت سے ہمارے مال میں نفع ہو اور مقصود یہ تھا کہ تجارت کے منافع سے حضرت کے بعض خدام کو کچھ نفع حاصل ہو"۔اوّل تو حضرت نے عذر فرمایا مگر جب انہوں نے اسرار کیا تو حضرت نے دریافت فرمایا"تمہیں زیادہ سے زیادہ نفع جو مال تجارت میں ہوتا ہے وہ کیا مقدار ہے"؟انہوں نے عرض کیا"مختلف ہوتا ہے۔زیادہ سے زیادہ ایک کے دو ہوجاتے ہیں"۔حضرت نے فرمایا"اس قلیل نفع کے لئے اس قدر مشقت اٹھاتے ہو؟اتنی سی بات کے لئے ہم حرم محترم کی نماز کیسے چھوڑ دیں؟جہاں ایک کے لاکھ ملتے ہیں"۔

اب یہ بات مسلمانوں کے لئے ایک غور طلب بات ہے کہ دنیا کے معمولی نفع کے لئے آخرت کے اتنے بڑے نفع کو کیسے نظر انداز کیا جاتا ہے۔اگر ایک مسلمان ذرا سا بھی اس بات پر غور کرلے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''نماز مومن کی معراج ہے''تو تمام کی تمام معراج واقعتاً اسے سمجھ آجائے۔

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے''نماز مومن کی معراج''کے بارے میں بتایا:"معراج کا مفہوم یہ ہے کہ بندے کی نظر غیب میں دیکھنے لگتی ہے۔لاشعوری دنیا کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔جنات اور فرشتوں کی دنیا نظر کے سامنے آنے لگتی ہے۔یہاں تک کہ ایک دن وہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرلیتا ہے"۔پھر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے براہ راست مشاہدہ کرنے والی نظر کے حصول کا نہایت جامع طریقہ بھی بتایا۔حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں پاتے تو کم از کم یہ محسوس کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے''۔(مسلم)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے معراج کی رات جب پہلے آسمان پر قدم رکھا تو دیکھا کہ بے شمار فرشتے قیام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ دوسرے آسمان پر فرشتے رکوع کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ تیسرے آسمان پر فرشتے سجدے کی حالت میں ذکر میں مصروف ہیں۔ چوتھے آسمان پر دوزانو بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ تو پہلے آسمان پر قیام فرض ہوا۔ دوسرے پر رکوع، تیسرے پر سجدہ، چوتھے میں قعدہ۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ میری امت میں بھی اس اجتماع کی مثل اجتماع ہوتا۔ چنانچہ عیدالمومنین یعنی جمعہ کا دن عطا ہوا۔ پس نماز وہ عطیہ ہے کہ پہلے آسمان کے فرشتوں کا قیام، دوسرے آسمان کے فرشتوں کا رکوع، تیسرے آسمان کے فرشتوں کا سجدہ اور چوتھے آسمان کے فرشتوں کا قعدہ اس میں شامل ہے تو نماز معراج کا تحفہ ہے۔ اس لئے **نماز معراج المومنین ہے۔ مگر معراج المومنین وہ نماز ہے جو دل سے پڑھی جائے۔**

نماز مجموعہ اوصاف وکمال ہے۔

وضو:- وضو سے سارے اعصابی نظام پر عمدہ اثر مرتب ہوتا ہے، بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے۔

قیام:- قیام گھٹنوں، ٹخنوں، پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے۔

رکوع:- رکوع کے عمل سے نظام ہضم درست ہوتا ہے۔ قبض دور ہوتی ہے۔ آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے۔ پیٹ کی چربی کم ہوتی ہے۔ چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہوتے ہیں لہٰذا اس حالت میں خون کا دورانیہ تیز ہو جاتا ہے۔ دماغی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔

سجدہ:- خشوع اور خضوع کے ساتھ سجدہ کرنے سے دماغی امراض کا علاج ہوتا ہے۔ سجدے کی حالت میں خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ سجدے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔ گویا نماز میں اعصابی نظام، نظام ہضم، دوران خون کا نظام سب درست ہو جاتے ہیں۔

****

اچھی طرح نماز پڑھنے کے معنی

اس طرح کا ایک واقعہ حضرت حازم المرجؒ کا ہے۔حضرت حازمؒ کا بیان ہے "میں سمندر کے ساحل پر تھا کہ ایک صحابیؓ سے ملاقات ہوئی۔

صحابیؓ نے فرمایا"ابوحازمؒ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھنا جانتے ہو"؟میں نے کہا"میں فرائض اور سنتوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔اس کے علاوہ اچھی طرح نماز پڑھنے کے اور کیا معنی ہیں"؟۔

صحابیؓ نے کہا"ابوحازمؒ بتاؤ ادائیگی فرض کے لئے کھڑے ہونے سے قبل کتنے فرض ہیں"؟میں نے کہا"چھ فرض ہیں"۔

انہوں نے دریافت کیا"وہ کیا ہیں"؟میں نے کہا:

1) طہارت　　2) ستر پوشی　　3) پاک جگہ کا انتخاب

4) نماز کے لئے کھڑا ہونا　　5) قبلہ رو ہونا　　6) نیت کرنا"۔

انہوں نے دریافت کیا" گھر سے مسجد کی طرف جاتے ہوئے کیا نیت کرتے ہو"؟میں نے جواب دیا"رب سے ملاقات کرنے کی نیت کے ساتھ"۔

انہوں نے کہا" کس نیت سے عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہو"؟میں نے کہا"بندگی کی نیت سے۔اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہوئے"۔

انہوں نے کہا"ابوحازمؒ کن چیزوں کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کرتے ہو"-میں نے کہا"تین فرائض اور ایک سنت کے ساتھ"۔

پوچھا"وہ کیا ہیں"؟میں نے جواب دیا"قبلہ رو کھڑا ہونا فرض،نیت فرض،تکبیر تحریمہ فرض اور تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت"۔

صحابیؓ نے پوچھا" کتنی تکبیریں فرض ہیں اور کتنی سنت ہیں"؟میں نے کہا"پانچ تکبیریں فرض ہیں باقی سب سنت ہیں"۔

انہوں نے"پوچھا نماز کس چیز سے شروع کرتے ہو"؟میں نے کہا" تکبیر سے"۔

انہوں نے کہا"نماز کی برہان کیا ہے"؟میں نے کہا"قرأت"۔

پوچھا"نماز کا جوہر کیا ہے"؟میں نے کہا"اس کی تسبیحات"۔

انہوں نے پوچھا"نماز کی زندگی کیا ہے"؟میں نے کہا"خشوع وخضوع"۔

انہوں نے پوچھا"خشوع کیا ہے"؟میں نے کہا"سجدہ گاہ پر نظر جمائے رکھنا"۔

انہوں نے پوچھا"نماز کا وقار کیا ہے"؟میں نے کہا"سکون اور اطمینان"۔

انہوں نے پوچھا"وہ فعل کیا ہے جس کی بنا پر نماز کے سوا ہر فعل منع ہوجاتا ہے"؟میں نے کہا" تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد"۔

انہوں نے پوچھا"نماز کو ختم کرنے والی کیا چیز ہے"؟میں نے کہا"سلام پھیر دینا"۔

انہوں نے کہا"اس کی خصوصی علامت کیا ہے"؟میں نے کہا"نماز ختم کرنے کے بعد سبحان اللہ،الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھنا"۔

صحابیؓ نے دریافت کیا"ان سب کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"نیت"۔

انہوں نے کہا"یقین کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا" توکل"۔

انہوں نے کہا" توکل کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"اللہ"۔

انہوں نے کہا"اللہ تعالیٰ کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"امید"،

انہوں نے دریافت کیا"امید کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"صبر"

انہوں نے کہا"صبر کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"رضا"

انہوں نے کہا"رضا کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"اطاعت"۔

انہوں نے کہا"اطاعت کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"اقرار"۔

انہوں نے کہا"اقرار کی کنجی کیا ہے"؟میں نے کہا"اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور واحدانیت کا اقرار"۔

انہوں نے پوچھا" یہ سب باتیں تم کو کہاں سے معلوم ہوئیں"؟ میں نے کہا" علم کے ذریعے سے"۔

انہوں نے پوچھا" علم کہاں سے حاصل کیا"؟ میں نے کہا" سیکھنے سے"۔

انہوں نے پوچھا" سیکھنے کا ذریعہ کیا تھا"؟ میں نے کہا" عقل"۔

انہوں نے پوچھا" عقل کہاں سے آئی"؟ میں نے کہا" عقل دو قسم کی ہے ایک عقل وہ جس کو صرف اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور دوسری عقل وہ جس کو انسان اپنی لیاقت سے حاصل کرتا ہے۔ جب یہ دونوں جمع ہو جاتی ہیں تو دونوں ایک دوسرے کی مددگار بنتی ہیں"۔

انہوں نے پوچھا" یہ سب چیزیں تم کو کہاں سے حاصل ہوئیں"؟ میں نے کہا" توفیق الٰہی سے"۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی توفیق دے۔)

ان تمام سوالات اور جوابات کے بعد صحابیؓ نے مجھ سے کہا" اللہ کی قسم تم نے جنت کی کنجیاں تو حاصل کر لیں۔

اب یہ بتاؤ کہ تمہارا فرض کیا ہے؟ فرض کا فرض کیا ہے؟ اور وہ کونسا فرض ہے جو فرض کی طرف لے جاتا ہے؟ فرض میں سنت کیا ہے؟ اور کونسا فرض ہے جو سنت کی طرف لے جاتا ہے"؟

میں نے جواب دیا" ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں۔ فرض کا فرض طہارت ہے۔ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو ملا کر پانی لینا (چلو بنا کر) ایسا فرض ہے جو دوسرے فرض تک پہنچاتا ہے اور پانی سے انگلیوں کا خُلال کرنا ایسی سنت ہے جو فرض میں داخل ہے اور وہ سنت جس سے فرض کی تکمیل ہو جائے ختنہ کرانا ہے"۔

یہ سن کر ان صحابیؓ نے فرمایا" ابو حازمؒ تم نے اپنے اوپر حجت تمام کر لی۔ اب کچھ باقی نہیں رہا ہے لیکن اتنا اور بتا دو کہ کھانا کھانے میں کیا فرض ہے اور کیا سنت ہے"؟

میں نے کہا" کھانا کھانے میں بھی فرض اور سنت ہوتے ہیں"؟ انہوں نے کہا" ہاں کھانا کھانے میں چار فرض ہیں، چار سنتیں ہیں اور چار باتیں مستحب ہیں۔ پھر فرمایا

" **فرض تو یہ باتیں ہیں:** 1۔ شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا 2۔ اللہ کی حمد کرنا (الحمد للہ پڑھنا) 3۔ شکر بجالانا 4۔ اور یہ جاننا کہ یہ کھانا حلال ہے یا حرام۔

اور سنت یہ ہیں: 1۔ بائیں ران پر زور دے کر بیٹھنا (تشہد کی حالت میں) 2۔ تین انگلیوں سے کھانا کھانا 3۔ لقمہ خوب چبانا 4۔ آخر میں انگلیاں چاٹنا

اور مستحب یہ ہیں: 1۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا 2۔ لقمہ چھوٹا لینا 3۔ اپنے سامنے سے کھانا 4۔ اپنے ہم طعام کی طرف کم دیکھنا"۔

****

امام کے پیچھے مقتدی کی نماز

امام کے پیچھے قرأت:-

امام کے پیچھے مقتدی نماز میں فاتحہ یا قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت نہ پڑھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) کی سنت ہے، صحابہ وائمہ کبار کا معمول ہے۔ یہ قاعدہ یاد رکھ لیں کہ اللہ سب سے بڑا ہے، اس کا فرمان سب سے بڑا ہے، جو بات قرآن سے ثابت ہو اس پر اعتراض مسلمان کا کام نہیں۔ قرآن مجید کے مقابلہ میں نہ کوئی روایت پیش ہوسکتی ہے نہ کسی بزرگ کا قول۔ ہم پہلے قرآن کریم سے ہدایت لیں گے، پھر حدیث پاک سے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ.

ترجمہ: "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"۔ (سورہ الاعراف، آیت نمبر 204)

یہ قرآن حکیم کا حکم ہے جس میں کوئی شک نہیں، واضح ہے کوئی ابہام نہیں کہ جب قرآن پڑھا جائے **تو غور سے سنو اور چپ رہو۔**

ہماری پانچ نمازیں ہیں- تین جہری اور دو خفی یا سری

فجر، مغرب، عشاء جہری نمازیں ہیں ان میں امام قرات پکار کر فرماتے ہیں-

ظہر اور عصر خفی یا سری نمازیں ہیں ان میں امام خاموشی سے تلاوت فرماتے ہیں-

1۔ جہری، یعنی بلند آواز کے ساتھ، جیسے فجر، مغرب اور عشاء

2۔ خفی یا سری، یعنی آہستہ، جیسے ظہر وعصر۔

ظہر اور عصر میں نماز میں قرات آہستہ ہوتی ہے جو سنی نہیں جاتی، فجر، مغرب اور عشا کی نمازوں میں قرات با آواز بلند ہوتی ہے جو سنی جاتی ہے۔

لہٰذا ایک ہی آیت میں دو حکم فرمائے گئے، ایک یہ کہ کان لگا کر سنو، یعنی جب آواز آئے، جیسے جہری نمازوں میں۔ دوسرا چپ رہو، یعنی جب آواز نہ آئے، جیسے سری نمازوں میں۔

حدیث پاک کی توضیح: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: "جب تم نماز کے لیے آؤ اس وقت ہم سجدے میں ہوں۔ تو تم بھی سجدہ کرو اور اس کا شمار نہ کرنا، اور جس نے رکوع پا لیا اس نے (رکعت) پا لی"۔ (سنن ابی داود، 1:136)

اگر فاتحہ پڑھنا فرض ہو تو رکعت کیسے مل سکتی ہے؟ حالانکہ بالاتفاق رکوع میں ملنے والا رکعت پالیتا ہے۔ پتہ چلا کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض نہیں۔

امام کی اقتدا:-

1- اعرج رحمۃ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: "امام اقتدا ہی کے لیے بنایا گیا ہے، اس لیے اس کی مخالفت نہ کرو، چنانچہ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ **سمع اللہ لمن حمدہ** کہے تو تم **ربنا لك الحمد** کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔'' (صحیح مسلم، حدیث نمبر 930)

2- سیدنا براء بن آذب ؓ روایت کرتے ہیں کہ "ہم رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) کے پیچھے نماز پڑھتے تھے پس جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم آپ کے پیچھے قومے میں کھڑے ہو جاتے تھے اور پھر ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ سجدے میں جانے کے لیے نہ جھکاتا تھا یہاں تک کہ رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے، پھر ہم آپ کے بعد سجدے میں جاتے تھے"۔ (صحیح بخاری، باب الاذان، حدیث نمبر 690۔ صحیح مسلم، حدیث نمبر 1062)

3- سیدنا ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا کیا "امام سے پہلے سر اٹھانے والا ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے یا اس کی شکل گدھے جیسی بنا دے"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 691- صحیح مسلم، حدیث نمبر 963)

امام کے پیچھے نماز:-

امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی کئی صورتیں ہیں۔

اول:　یہ کہ مقتدی شروع ہی سے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو

دوئم:　یہ کہ مقتدی اس وقت نماز میں شریک ہو کہ امام قرات شروع کر چکا ہو

سوئم:　یہ کہ مقتدی اس وقت شریک ہو جب امام رکوع میں جا چکا ہو۔

چہارم:　یہ کہ مقتدی اس وقت نماز میں شریک ہو کہ جب امام ایک، دو، تین، یا چار رکعت نماز پڑھ چکا ہو اور التحیات پڑھ رہا ہو۔ اب ان تمام صورتوں کو الگ الگ بیان کر کے سمجھایا جاتا ہے۔

اول صورت:

جب امام کے ساتھ شروع ہی سے مقتدی شریک ہو اس صورت میں مقتدی کو نماز کی نیت کرنے میں امام کی اقتدا کرنی چاہیے۔ (یعنی اس کے پیچھے رہنا چاہیے) یعنی جب امام تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اس وقت تکبیر کہے اور ہاتھ باندھے۔ یہ نہ ہو کہ امام سے پہلے ہاتھ باندھ لے اس طرح نماز نہ ہوگی۔ ویسے تو کوئی حرکت بھی امام سے پہلے نہیں کرنی چاہیے۔ مگر نیت باندھنے اور سلام پھیرنے میں خاص طور پر تھوڑی تاخیر کرنی چاہیے۔ نیت کے بعد مقتدی (دل میں) صرف ثناء پڑھے گا خواہ نماز جہری ہو یا سری ہو۔ جہری کا مطلب وہ نماز جس میں امام با آواز بلند قرات کرتا ہے اور خفی یا سری کا مطلب وہ نماز جس میں امام خاموشی سے قرات کرتا ہے۔ مقتدی نہ الحمد شریف پڑھے گا اور نہ اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملائے گا بلکہ خاموشی سے قرات کو سنے گا یا خاموش رہے گا۔ جہری نماز میں جب امام الحمد ختم کرے گا تو مقتدی آہستہ سے آمین کہے گا۔ قیام میں خاموش کھڑا رہے گا۔ البتہ رکوع، سجود میں تسبیحات پڑھے گا۔ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھے گا اور امام کے ساتھ سلام پھیر دے گا۔ البتہ "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا لک الحمد" بھی پڑھے گا۔

2۔　دوسری صورت جبکہ امام قرات شروع کر چکا ہو

اس صورت میں مقتدی کو نیت کرنے کے بعد خاموش کھڑا ہونا چاہیے۔ ثنا نہیں پڑھنی چاہیے۔ باقی تمام نماز مثل اول کے پڑھی جائے گی۔ سری نماز میں اگر مقتدی امام کی نیت باندھنے کے بعد نماز میں شریک ہو تو اسے ثنا نہیں پڑھنی چاہیے۔

3۔　تیسری صورت جبکہ امام رکوع میں چلا گیا ہو

ایسی صورت میں مقتدی کو چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو کر نیت کرنے کے بعد ہاتھ باندھے اور بغیر ثنا پڑھے رکوع میں چلا جائے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ نماز میں قیام فرض ہے اور ترک فرض سے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے سیدھا کھڑا ہو کر نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی نے اللہ اکبر کہنے کے بعد فوراً رکوع میں چلا گیا اور کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سینے پر نہیں باندھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ اگر امام اس وقت رکوع میں ہے تو اس کو چاہیے کہ سیدھا کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ کر یا ہاتھ سینے پر باندھے اور پھر فوراً رکوع میں چلا جائے۔ اگر اس کو رکوع میں جانے کے بعد ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنے کا موقعہ مل گیا تو اس کی یہ رکعت مکمل ہوگی۔ لیکن اس کے رکوع میں جاتے ہی امام کھڑا ہو گیا تو اس کی یہ رکعت نکل گئی اور اب یہ رکعت اس کو بعد میں پوری کرنا ہوگی۔

4　مقتدی اس وقت نماز میں شریک ہو جب امام ایک یا دو یا تین رکعت نماز ختم کر چکا ہو یا چوتھی رکعت کے قعدہ آخیر میں ہو۔

یہ تمام صورتیں چونکہ زیادہ پیچیدہ ہیں اس لئے تفصیل سے بیان کی جاتی ہیں۔

(الف)　مقتدی اس وقت جماعت میں شریک ہو جبکہ امام ایک رکعت ختم کر چکا ہو ایسی صورت میں مقتدی کو نیت کر کے امام کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے، ثنا نہیں پڑھنی چاہیے۔ امام جب چوتھی رکعت کے بعد قعدہ میں بیٹھے تو مقتدی آہستہ آہستہ تشہد ایسے پڑھے کہ امام کے ساتھ فارغ ہو۔ (درود و سلام نہ پڑھے) یعنی درود شریف اور دعائیں نہ پڑھے اور نہ ہی سلام کرے بلکہ جب امام یہ سب کچھ مکمل کر کے سلام پھیر دے اور کھڑا ہو اور اپنی رکعت جو رہ گئی تھی مکمل کر لے۔ یہ اس طرح پڑھی جائے گی جس طرح تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں پہلی رکعت پڑھتے ہیں یعنی یہ کہ "ثنا اور الحمد اور سورۃ پڑھی جائے گی"۔ مقتدی اکثر بے خیالی میں دو غلطیاں کرتے ہیں اول یہ کہ

1۔ نماز میں شریک ہوتے ہی ثناء پڑھ لیتے ہیں

2۔ دوسرے یہ کہ التحیات کے ساتھ درود شریف اور دعا بھی پڑھ لیتے ہیں اور کچھ لوگ سجدہ سہو کر لیتے ہیں۔ گویا کہ ایسا کرنے سے نماز خراب نہیں ہوتی لیکن مقتدی کو چاہیے کہ تمام مسائل سے آگاہی حاصل کرے۔ مقتدی ہونے کی حیثیت سے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام کی نماز ختم کرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء پڑھے پھر اسی طرح رکعت مکمل کرے۔ قعدہ آخیر میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

(ب) مقتدی اس وقت جماعت میں شرکت کرتا ہے جب امام دو رکعت نماز ختم کر چکا ہو۔ اس صورت میں مقتدی کو امام کے ساتھ شریک ہو جانا چاہیے۔ امام چوتھی رکعت میں جب قعدہ آخیر کے لئے بیٹھے تو مقتدی صرف التحیات پڑھے اور خاموش بیٹھا رہے جب امام سلام پھیر دے تو مقتدی کھڑا ہو کر اپنی دو رکعت مکمل کر لے۔ یہاں ایک اہم بات یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ جس رکعت میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملاتے ہیں اسے بھری اور جس رکعت میں صرف الحمد شریف پڑھتے ہیں اسے خالی کہتے ہیں۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء، کی نمازوں کی پہلی دو رکعتیں بھری پڑھی جائیں گے اور بعد کی دو رکعت مغرب کی ایک خالی۔ موجودہ صورت چونکہ مقتدی کو امام کے ساتھ جو دو رکعت نماز ملی وہ خالی تھی اس لئے جو دو رکعت نماز وہ تنہا پڑھے گا وہ بھری پڑھے گا۔

(ج) مقتدی جماعت میں اس وقت شریک ہوتا ہے جبکہ امام تین رکعت نماز پڑھ چکا ہو۔ اس صورت میں مقتدی امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے گا۔ جب امام اپنی چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے گا تو مقتدی کھڑا ہو کر اپنی تین رکعت نماز مکمل کرے گا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مقتدی کھڑا ہو گا تو یہ اس کی دوسری رکعت ہو گی اور یہ بھری پڑھی جائے گی اس لئے کہ امام کے ساتھ جو رکعت اسے ملی تھی وہ خالی تھی چونکہ یہ اب اس کی دوسری رکعت ہو گی۔ اس لئے رکعت پوری کرنے کے بعد وہ التحیات پڑھے گا۔ اس لئے کہ دوسری رکعت کے بعد التحیات پڑھنی ضروری ہے۔ نئے نمازی کو یہ پریشانی ہوتی ہے کہ پہلی رکعت میں اس نے امام کے ساتھ پڑھی (جو کے امام کے آخیری رکعت تھی) وہ التحیات پڑھ چکا ہوتا ہے۔ اب دوسری رکعت میں وہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے اس لئے کہ مسلسل دو رکعتوں میں التحیات ہو جاتی ہے۔ صورت میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امام کے ساتھ جو التحیات پڑھی ہے وہ زائد ہو گی یعنی اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ اب اس میں تیسری رکعت بھی بھری پڑھی جائے گی اس طرح اس نماز کی ترتیب یوں گی۔

پہلی رکعت امام کے ساتھ خالی پڑی (کیونکہ وہ امام کی آخری رکعت تھی) پھر خود دوسری اور تیسری رکعت بھری پڑھی اور چوتھی رکعت خالی پڑھی جبکہ معمول کا طریقہ کار میں نماز کی پہلی دو رکعت بھری اور آخیری دو رکعت خالی ہوتی ہیں۔

(د) مقتدی نماز میں جماعت کے ساتھ اس وقت شریک ہوا جبکہ امام قعدہ آخیر میں تھا۔ مقتدی کو چاہیے کہ نیت کے بعد امام کے ساتھ ہی قعدہ میں بیٹھ جائے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چاروں رکعت مکمل کرے یعنی بالکل اسی طرح نماز پڑھے جس طرح تنہا نماز پڑھتا ہے۔

1۔ نوٹ: ''مسبوق'' یعنی جماعت میں بعد میں شامل ہونے والا اگر اتنی سی بات یاد رکھے تو کسی قسم کی الجھن پیدا نہیں ہو سکتی کہ جتنی رکعتیں چھوٹی ہیں ان کو ان ہی کی ترتیب اور حیثیت سے ادا کرنا ہوتا ہے۔

2۔ امام اور مقتدی دونوں کو رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ضروری ہے۔

3۔ امام اور مقتدی دونوں کو اور منفرد کو (اکیلے کو) رکوع سے اٹھنے کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا ضروری ہے۔

****

نماز ہمیں عاجزی کا درس دیتی ہے

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو تخلیق فرمایا۔ اس کی ذات پاک ہے اور وہی ہر چیز کا مالک ہے۔ وہ کل جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے انسان کو حواس خمسہ یعنی دیکھنے، سننے، چکھنے، بولنے اور سونگھنے کی خصوصیات سے نوازا۔ وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر موجود ہے۔ وہ ''رحیم'' ہے ایسا رحیم ہے کہ اس کو بھی دیتا ہے جو اس کا کہنا مانے اور اس کو خالق تسلیم کرے اور اس کو بھی دیتا ہے جو اس کا کہنا نہ مانے اور نہ اس کو خالق تسلیم کرتے ہوں۔ بلکہ اس کو مانتا ہی نہیں وہ ایسے لوگوں کو بھی دیتا ہے؟ اس لئے کہ وہ رب ہے اور اس نے اس کائنات کو زندگی دی اور اسے اس کائنات میں زندگی سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم خلوص دل سے اس باری تعالیٰ کے حضور اپنا سر جھکا دیں۔

وہی تو ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور ایک مشین کی طرح جسم کے کل پرزوں کو انسان کے کام میں لگا دیا۔ انسانی جسم کا ایک ایک پرزہ اپنی جگہ ایک مسلم حیثیت رکھتا ہے لیکن انسانی جسم میں دل اور دماغ کا نظام ہی جدا ہے۔ دانشوروں کا خیال ہے کہ انسانی جسم میں دماغ ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر ایک چیز کو پہچان سکتا ہے۔ اس لئے کسی بھی مشکل کا حل صرف اور صرف دماغ ہی کی کاوشوں سے ملتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دماغ بے شمار صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے۔ دنیاوی طاقت حاصل کرنے کی تدابیر ہوشیاری، چالاکی، محبت، اُنس، ہوس، خوف، لالچ، خودغرضی کے عناصر دماغ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انسانی جسم کے کل پرزوں کو مشین کے کل پرزوں کی طرح آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسانی جسم کے پرزوں کو 24 گھنٹوں کے دوران کم از کم آٹھ گھنٹے آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور یہی کیفیت دماغ کی ہوتی ہے۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد دماغ نئی طاقت اور توانائی سے کام شروع کر دیتا ہے اور انسان کے ماضی، حال اور مستقبل سے دیگر تعلق رکھنے والی یادداشت بھی واپس آجاتی ہے۔ لیکن دل انسانی جسم کا ایک ایسا عجیب وغریب پرزہ ہے کہ جیسے ہی انسانی زندگی وجود میں لائی جاتی ہے۔ یہ حرکت میں آجاتا ہے اور دل کی یہ حرکت شروع ہونے کے بعد زندگی تک کبھی نہیں رکتی۔ انسان کے سوتے جاگتے چلتے پھرتے ہر وقت یہ حرکت جاری رہتی ہے۔ انسانی زندگی کی بقا دل کی اس حرکت کی وجہ سے ہے۔ دل فرشتوں کی آماجگاہ ہے۔ دل کو جو اہمیت حاصل ہے انسانی جسم کے کسی پرزے کو وہ حیثیت حاصل نہیں ہے۔ دل نوری غذا سے تقویت پاتا ہے۔ یہ ناری غذا کبھی بھی نہیں لیتا۔ اگر دل کو نوری غذا نہ ملے تو چالیس سال تک یہ اپنی طاقت سے زندہ رہتا ہے اور پھر بھی اگر نوری غذا نہ ملے تو یہ دل مر جاتا ہے۔ پھر دل ایک خالی گوشت کے ٹکڑے کی حیثیت میں باقی رہتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے کی شکل میں دل تو کتوں میں بھی ہوتا ہے۔ جسم کے اندر دماغ کا مقام انسانی جسم میں بلند ترین مقام ہے یہ بلندی دماغ کو سطح زمین کے حوالے سے ہے۔ یعنی پاؤں کی سطح کی نسبت سے اگر انسان سیدھا کھڑا ہو تو دماغ پیروں سے کم از کم دو میٹر یا دو گز کی بلندی پر ہوتا ہے۔ اور دل، دل سطح زمین سے انسانی قد کی نسبت تقریباً تین/ چوتھائی کی 3/4 بلندی پر رکھا گیا ہے۔ قرآن پاک میں (سورۃ محمد، آیت نمبر 24) فرمان الٰہی ہے:

ترجمہ: '' کیا ان کے دلوں پر قفل پڑ گئے ہیں''۔

یہاں پر دلوں سے مراد قلب ہے۔ اب یہاں پر ہم اس عمل کا تجزیہ کرتے ہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ ہمیں نماز میں عاجزی سکھاتا ہے سب سے پہلے دماغ کو لیتے ہیں۔ ''دماغ'' کے حوالے سے سماجی طور پر کسی خود سر شخص کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں ''فلاں شخص بہت اونچے دماغ کا ہے'' یا فلاں بہت مغرور ہے یا فلاں کند ذہن ہے یا فلاں بیوقوف یا ناسمجھ ہے۔ اس طرح انسانی جسم کے ایک پرزے کو ہم ''ناک'' کہتے ہیں۔ طبعی طور پر یہ سانس لینے والا پرزہ ہے لیکن ہم معاشرے میں ناک کے حوالے سے یہ الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں ''اس کی ناک بہت اونچی ہے'' فلاں اپنی ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا۔ یا فلاں بہت نک چڑھا یا نک چڑھی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ''ناک'' کو بھی غرور یا اَنا کا درجہ دیا گیا ہے اور ناک کا ''درجہ دماغ'' کے حساب سے مغروریت اور انا میں زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

اب ''کان کو لیتے ہیں'' کان طبعی طور پر سننے کا آلہ ہے لیکن جب کوئی یہ کہتا ہے کہ میں اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتی ہوں یا ہم کسی بات پر توبہ توبہ کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں تو یہاں پر ان جملوں کا مطلب اپنی بے بسی، اپنی عاجزی انکساری ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ اب ہم سب سے زیادہ اہم عبادت نماز شروع کرتے ہیں۔

''نماز مومن کی معراج ہے''

لیکن اس معراج پر ہم انتہائی عاجزی اور انکساری کے بعد پہنچ سکتے ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو یہ معراج ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ جب ہم نے ذہنی طور پر قبول کر لیا کہ اللہ ایک ہے وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور وہ ہی تمام جہانوں کا حقیقی بادشاہ ہے تو پھر ہم کلمہ کے بعد دوسرے حکم نماز اور جس کے پیچھے معراج چھپی ہے اس کی

طرف آتے ہیں۔ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو نماز کی نیت کرتے وقت ہم اس حالت میں ہوتے ہیں کہ (قیام میں) پاؤں کی انگلیوں کے حساب سے دماغ سطح زمین سے 2 گز کی بلندی پر ہوتا ہے۔ پھر ہم اپنے دونوں ہاتھ اوپر لے جاتے ہیں اور کانوں کو چھوتے ہیں اور منہ سے اقرار کرتے ہیں "اللہ اکبر" اللہ بہت بڑا ہے یعنی یہ صورت حال کچھ ایسی ہے کہ "سر، دماغ اور ناک جن کو معاشرے میں غرور کی نشانی سمجھا جاتا ہے قیام کی حالت میں یہ چیزیں سطح زمین سے چھ فٹ کی بلندی پر ہیں۔ اب ہم نے اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کو چھوتے ہوئے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے رٹے رٹائے جملے کی صورت میں کہہ دیا۔ "اللہ اکبر" اللہ بہت بڑا ہے۔ قیام کے بعد دوسرے درجے پر ہم رکوع میں آتے ہیں یعنی ہم جھک جاتے ہیں پاؤں اب بھی زمین پر ہوتے ہیں۔ لیکن اب سر، دماغ اور ناک پاؤں کی نسبت آدھی بلندی پر آ جاتا ہے اور جب یہ پوزیشن ہوتی ہے تو منہ سے جو الفاظ نکل رہے ہیں وہ ہیں "سبحان ربی العظیم" پاک ہے میرا رب جو عظیم ہے۔

اس کے بعد تیسرے درجے میں سجدے کا عمل ہوتا ہے۔ اب یہی سر، ماتھا اور ناک اور پاؤں کی انگلیاں ایک ہی سطح کو چھو رہی ہوتی ہیں اور انسانی جسم کا وہ پرزہ جسے بنیادی طور پر غرور کا نشان سمجھا جاتا ہے یعنی ماتھا اور دماغ اس درجہ میں ایک ہی سطح پر آ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ناک بھی سطح زمین کو چھو رہی ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسانی جسم کے تمام پرزے ایک ہی سطح پر آ جاتے ہیں۔ اب یہاں پر انسان کی ہستی صفر ہو جاتی ہے ایسے میں جو الفاظ دہرائے جاتے ہیں وہ ہیں "سبحان ربی الاعلیٰ" پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے۔

اب دو چیزیں ہمارے سامنے بہت ہی خوبصورتی سے سامنے آ گئیں۔ ایک اللہ نے جو الفاظ انسان کو ان حالات میں سکھائے ہیں وہ ہیں "اکبر، عظیم اور اعلیٰ" قیام کی حالت میں ہم نے لفظ اکبر استعمال کیا، رکوع کی حالت میں ہم نے لفظ عظیم استعمال کیا، اس لئے کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت قیام کی نسبت زیادہ بلند ہو گئی اور سجدے کی حالت میں جب ہم نے اپنی ذات کی نفی کر دی تو یہ عظمت اور زیادہ ہو گئی ہم نے اعلیٰ کا لفظ استعمال کیا۔ اس طرح ہمیں لفظ "بلند" کا مفہوم واضح ہو گیا اور یہ سب کچھ اس حالت میں ہوا کہ ہم نے یہ الفاظ اپنے دماغ میں محفوظ کر لئے ہیں۔ ہم نے کانوں کو چھوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہوئے نہایت عاجزی کے ساتھ قیام، رکوع اور سجود کر کے اپنی ہستی کو صفر کر دیا کہ "اے ذات باری تعالیٰ میں تیرے سامنے عاجز ہوں مجھے اپنی راہ میں قبول و منظور فرما"، یعنی "اللہ اکبر" "سبحان ربی العظیم" اور "سبحان ربی الاعلیٰ" کے الفاظ ہمارے دل سے نکلیں تو جو کیفیت ہماری ہو گی اس کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔

ایسی نماز جس میں دل اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور دل سے اس کی بڑائی اور عظمت اور اس کے اعلیٰ اور ارفع ہونے کا اظہار کیا جائے، وہ مومن کے لئے سکون اور ٹھنڈک کا باعث ہو جاتی ہے اور اس قسم کی نماز کو ہی مومن کی معراج کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا خیال بھی رکھنا ہے کہ پھر ایسی نماز پر اترایا بھی نہ جائے کیونکہ اس قسم کی نماز بھی توفیق الٰہی سے پڑھی جاتی ہے۔ اترانا خود بینی ہو گا۔ اور خود بین بندہ خدا بین نہیں ہوا کرتا۔ 80 برس کے بہترین اعمال 2 منٹ کی خود بینی سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ شیطان یعنی ابلیس لعین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

نماز میں خشوع اور خضوع:۔

1-حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے۔ اس طرح بعض کے لئے نواں حصہ بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے"۔ (ابی داؤد، نسائی، ابن حبان)

یعنی جس درجے کا خشوع نماز میں ہو گا جس درجہ کا اخلاص ہو گا اس کے مطابق اجر و ثواب ملے گا۔

2-حدیث: حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے " جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرے۔ وضو بھی اچھی طرح کرے اور خشوع اور خضوع سے پڑھے، کھڑا وقار سے ہو، رکوع اور سجدہ بھی اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت ہی روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری بھی ایسے ہی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو ٹال دے، نہ وضو اچھی طرح کرے، نہ رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے تو وہ نماز بری صورت میں سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔ اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح سے لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے "۔ (طبرانی)

3-حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز میں سے بھی چوری کرے"۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا" یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نماز میں کس طرح کی چوری کرے گا"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح ادا نہ کرے"۔ (احمد، طبرانی)

4-حدیث: حضور اقدس خاتم النبیین ﷺ سے کسی نے حق تعالیٰ شانہ کے ارشاد ’’اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ‘‘ (ترجمہ: ’’بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور ناشائستہ حرکتوں سے‘‘) (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 45) کے متعلق دریافت کیا تو حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس کی نماز ایسی نہ ہو جو اس کو بے حیائی اور ناشائستہ حرکتوں سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں ہے "۔(حاتم)

نماز حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرنا اور اس کے ساتھ ہم کلام ہونا ہے۔ جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ نماز اپنی وسعت اور اہمیت کے مطابق جہاں تک ہو سکے توجہ سے پڑھی جائے۔

5-حدیث: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے "قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ اگر وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور اگر وہ خراب ہوگئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے"۔(بخاری، ترمذی، مسند احمد)

6-حدیث: سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ’’ہم لوگ ایک دن رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا ’’اس وقت علم دنیا سے اٹھ جانے کا وقت منکشف ہوا ہے‘‘۔ زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ نے کہا ’’یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! کیا علم اٹھا لیا جائے گا، جبکہ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اور ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو اس کی تعلیم دے رہے ہیں‘‘ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ’’میں تو تجھے اہل مدینہ میں سب سے زیادہ سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا‘‘۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے دو کتابوں والوں یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی گمراہی اور ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کی جو صورتحال ہے، اس کا ذکر کیا۔ جب جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ کی سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے عیدگاہ کے مقام پر ملاقات ہوئی تو انھوں نے ان کو سیدنا عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ’’جی عوف رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے‘‘، پھر انھوں نے کہا ’’اور کیا تم جانتے ہو کہ علم کا اٹھ جانا کیا ہے‘‘؟ میں نے کہا ’’جی نہیں‘‘، انھوں نے کہا ’’اس سے مراد علم کے برتنوں کا اٹھ جانا ہے، اور کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھا یا جائے گا‘‘؟ میں نے کہا ’’جی نہیں‘‘ انھوں نے کہا ’’نماز میں خشوع (اور اس چیز کا اتنا فقدان ہو جائے گا کہ) ممکن ہوگا کہ تو خشوع کرنے والا کوئی شخص نہ دیکھے‘‘۔(مسند احمد، حدیث نمبر 320)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی کہ نماز میں ادھر ادھر ہلنے لگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ نماز توڑنے کے قریب ہوگئی (ڈر کی وجہ سے)۔ پھر ارشاد فرمایا "میں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے سنا ہے کہ "جو شخص نماز کے لئے کھڑا ہو وہ اپنے بدن کو بالکل سکون سے رکھے یہودیوں کی طرح ہلے نہیں"۔ بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔

پس:

وضو کرو جوانوں کی طرح، نماز پڑھو بوڑھوں کی طرح اور دعا مانگو بچوں کی طرح۔

کن نمازیوں پر اللہ کی رحمت:-

نماز میں خشوع وخضوع، عاجزی، انکساری، خوف وخشیت الٰہی اور رغبت وشرف کے ساتھ اور پورے آداب کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے جو مناجات، قیام، رکوع، سجود کی حالت میں یہ مدنظر رکھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اسلئے اپنے دل کو دنیاوی خیالات سے خالی کر کے اور عظیم ہستی کے تصور کے ساتھ اس ادائے فرض کی سرگرم کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی نماز:-

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے جو دل کو بیدار رکھتے ہیں، دلوں کی حفاظت کرتے اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں ان کی نماز کی حقیقت کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عصام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ خراساں کی کسی جامع مسجد میں پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت بڑا مجمع حلقہ بنائے بیٹھا ہے۔ آپ نے دریافت کیا "یہ کون لوگ ہیں"؟ کسی نے ان کو بتایا "یہ شیخ حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ ہے اور اس وقت وہ زہد وتقویٰ اور بیم ورجا (امید) کے موضوع پر باتیں کر رہے ہیں"۔ حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا "چلو ان سے نماز کے بارے میں کچھ پوچھیں اگر انہوں نے ٹھیک ٹھیک جواب دیا تو ہم بھی وہاں بیٹھ کر ان کا وعظ سنیں گے (ورنہ نہیں)" چنانچہ حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے پاس پہنچے سلام کیا اور کہا "اللہ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے ہم کو چند مسائل دریافت کرنے ہیں"۔ حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "پوچھئے کیا پوچھنا ہے"؟ حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "میں نماز کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں"؟ حضرت حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "معرفت نماز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہیں یا

آداب نماز کے بارے میں"؟ حضرت یوسفؒ نے کہا" آداب نماز کے بارے میں"۔حضرت حاتمؒ نے جواب دیا" آداب نماز یہ ہیں:

1۔ تعمیل حکم میں کھڑے ہو

2۔ ثواب کی نیت رکھو

3۔ نیت کے ساتھ نماز شروع کرو

4۔ تعظیم کے ساتھ تکبیر

5۔ قرآن پاک ترتیل کے ساتھ پڑھو(ٹھہر ٹھہر کے)

6۔ خشوع کے ساتھ رکوع کرو

7۔تواضع کے ساتھ سجدے کرو

8۔ اخلاص کے ساتھ تشہد پڑھو اور

9۔ رحمت کی امید پر سلام پھیر دو"۔

حضرت یوسفؒ کے ساتھیوں نے سنا تو کہا ''حضوران سے معرفت نماز کے بارے میں بھی پوچھیں'' انہوں نے کہا" اب آپ ہمیں معرفت نماز کے بارے میں بھی بتا دیجئے"۔شیخ حاتمؒ نے فرمایا"معرفت نماز یہ ہے:

1۔ جنت کو دائیں طرف سمجھو

2۔ جہنم کو بائیں طرف خیال کرو

3۔ پل صراط کو قدموں کے نیچے اور

4۔ میزان کو سامنے جانو اور خیال رکھو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھ پا رہے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے"۔

حضرت یوسفؒ نے پوچھا" اے نوجوان، کب سے اس انداز کی نماز پڑھ رہے ہو"؟ فرمایا" بیس سال سے"۔حضرت یوسفؒ نے اپنے ساتھیوں سے کہا'' اٹھو ہم اپنے پچاس سال کی نمازیں دوبارہ ادا کریں''۔

****

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کا تعلیم نماز

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور نماز پڑھ کر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا "لوٹ کے جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے حقیقت میں نماز نہیں پڑھی"۔ اس شخص نے پھر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر حاضر خدمت ہوا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا "نماز پڑھ لو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ اس شخص نے تین بار ایسا ہی کیا، اس کے بعد اُس نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا "میں نماز کا علم اچھی طرح نہیں رکھتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ مجھے نماز سکھا دیجیئے"۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اچھی طرح وضو کرلو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو پھر قرآن پاک میں سے پہلے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد جو کچھ یاد ہو پڑھو، پھر رکوع کرو جب ٹھیک طرح رکوع کرلو تو سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو، ٹھیک سجدہ کرنے کے بعد بیٹھ جاؤ، جب بیٹھنے میں نشست ٹھیک ہو جائے تو دوسرا سجدہ کرو اور اچھی ٹھہراؤ سے سجدہ کرو۔ اس کے بعد سر اٹھا کر ٹھیک طرح بیٹھ جاؤ اور اس طرح نماز پوری کرو"۔ (بخاری، حدیث نمبر 724۔ مسلم، حدیث نمبر 397)

غور کریں تو اس نماز میں رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کر کے سمجھایا گیا ہے (کہ مرغے کی سی ٹھونگیں نہ ماریں) دوسری بات یہ کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے اس شخص کو ناقص نماز پڑھتے دیکھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ خاموش نہیں رہے بلکہ اس کی اصلاح فرمائی۔ اس لئے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جاہل کو سمجھانا اور بتانا واجب ہے۔ اس کے بعد حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے حاضرین کو بھی تاکید فرمائی کہ اگر کسی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں تو اس کی اصلاح کریں تاکہ احکام شریعت کی تعلیم قیامت تک اسی طرح جاری وساری رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ایک نمازی کے لئے 1000 نمازوں کا ثواب ہے کسی کے لئے 500 نمازوں کا، کسی کے لیے دوسو کا، کسی کے لئے ڈیڑھ سو کا، کسی کے لئے ستر، کسی کے لئے پچاس کا، کسی کے لئے ستائیس کا، کسی کے لئے دس کا اور کسی کے لئے ایک نماز کا ثواب ہے۔ جس شخص کے لئے 1000 نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ شخص ہے جو بیت اللہ شریف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اس سے (تکبیر اولی) پہلی تکبیر نہیں چھوٹتی۔ جس شخص کے لیے 500 نمازوں کا ثواب ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے مسجد نبوی میں نماز ادا کی اور اس کی تکبیر اولی نہیں چھوٹی، جس کے لئے دوسو نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو احکام نماز جاننے کے بعد لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے۔ جس کے لئے ڈیڑھ سو نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ موذن ہے۔ جس کے لئے ستر نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو مسواک کرتا۔ کامل وضو کرتا اور جامع مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے۔ جس کے لئے پچاس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے لیکن کبھی کبھی اس کی (تکبیر تحریمہ) پہلی تکبیر رہ جاتی ہے اور جس کے لئے 27 نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے جو کامل وضو کے ساتھ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور اس سے تکبیر تحریمہ نہیں چھوٹتی اور وہ شخص جس کے لئے دس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ ہے کہ جو جماعت سے نماز پڑھتا ہے لیکن کبھی کبھی اس سے تکبیر تحریمہ چھوٹ جاتی ہے اور جس آدمی کے لئے ایک نماز کا ثواب لکھا جاتا ہے یہ وہ شخص ہے جو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھتا ہے۔ اور وہ شخص جس کو ایک نماز کا ثواب بھی نہیں ملتا وہ ہے جو نماز پڑھتے ہوئے مرغے کی طرح ٹھونگے مارتا ہے اور نماز کے رکوع اور سجود پورے نہیں کرتا اور یہی وہ شخص ہے جس کی نماز پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے منہ پر ماری جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت نہ کرے جس طرح تو نے نماز کی حفاظت نہیں کی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی کو نماز میں غلطی کرتا ہوا دیکھے اور اسے نہ روکے وہ اس کے گناہ میں شریک ہوا اور اس نے شیطان کی موافقت کی کیونکہ وہ (شیطان) تو اس بارے میں خاموش رہنا چاہتا ہے اور نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرنے کو چھوڑ رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان دونوں باتوں کا حکم دیا ہے"۔ (غنیۃ الطالبین)

فرمان خداوندی ہے۔ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 2)

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

ترجمہ: "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو"۔

اس لئے ایک دوسرے کونصیحت کرنا واجب ہے اور اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ شخص چاہتا ہے کہ دین کمزور ہوجائے۔ اسلام رخصت ہوجائے اور تمام مخلوق گناہوں میں مبتلا ہوجائے۔ لہٰذا عقل مند شخص کو شیطان کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

اگر کوئی شخص کسی کو دیکھتا ہے کہ کوئی شخص نماز میں اس کے ارکان، واجبات اور آداب کا خیال نہیں کرتا تو دیکھنے والے پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے، اور اس کی خیر خواہی کرے، تاکہ وہ آئندہ کے لئے اپنی نماز کو درست کرے۔ گزشتہ کی معافی مانگے۔ اگر یہ سمجھ دار مسلمان اس کو نہیں سمجھائے گا تو یہ بھی اس کا شریک ہوگا اور اس کا بوجھ اور گناہ اس پر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ’’جاہل کی وجہ سے عالم کے لئے ہلاکت ہے جب وہ اسے نہ سکھائے‘‘۔ (غنیۃ الطالبین)

اگر عالم کو جاہل کو تعلیم دینا واجب اور لازم نہ ہوتا اور یہ چیز اس پر فرض نہ ہوتی تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس کی خاموشی کی وجہ سے اسے ہلاکت سے نہ ڈراتے کیونکہ یہ ڈر اس شخص کے لئے ہے جو فرض اور واجب چھوڑتا ہے۔ نفل چھوڑنے والے کے لئے نہیں ہے۔

گناہ پوشیدہ ہو تو صرف گناہ کرنے والے کو نقصان پہنچتا ہے اور جب ظاہر ہوجائے اور تبدیل نہ کیا جائے تو عام لوگوں کو نقصان دیتا ہے۔ اب جن لوگوں کو اسے بدلنا اور کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کو روکنا واجب تھا اور انہوں نے اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کیا تو وہ بھی برابر کے گناہ میں شریک ہوئے اور ہلاکت کا باعث ہوں گے۔

علماء وفقہاء کی خاموشی اور کوتاہی کا نتیجہ:- نماز، روزہ اور دیگر عبادات میں جو کمی اور کوتاہی پائی جاتی ہے یہ سب کچھ علماء اور فقہاء کی خاموشی کا نتیجہ ہے کیونکہ انہوں نے دین کی تعلیم دینا اور عبادات کے آداب سکھانا ترک کردیئے ہیں۔ اس وجہ سے عبادتوں میں جو نقص پیدا ہوتا ہے، اولاً اس کی ابتداء جاہلوں سے ہوتی ہے اور اس کے بعد یہ عام لوگوں میں پھیل جاتی ہے اور پھر لوگ یہ کہنے لگتے ہیں کہ سب قصور علماء کا ہے۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ ایک مسلمان مرد اگر کسی شخص کو ایک روٹی یا کوئی معمولی چیز چراتا ہوا دیکھتا ہے تو پکار اٹھتا ہے چور چور، اس کو پکڑ لیا تو خوب پٹائی کی جاتی ہے اور اگر وہ بھاگ نکلا تو اسے برا بھلا کہا جاتا ہے لیکن وہی شخص اگر کسی کو نماز پڑھتے وقت نماز کے ارکان و واجبات کو چوری کرتے (یعنی ان کو پوری طرح ادا نہ کرتے ہوئے) دیکھتا ہے اور اس کی نظروں کے سامنے مقتدی امام سے سبقت کرتا ہے تو خاموش رہتا ہے۔ کچھ بھی نہیں کہتا نہ اس کو روکتا ہے نہ اس کی اصلاح کرتا ہے بلکہ اس معاملے کو نا قابل توجہ سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔

****

نماز جمعہ اور نماز جمعہ کی شرائط

جمعہ کی شرائط:

جمعہ فرض ہے اور اس کا منکر کافر ہے (درمختار ج 1 صفحہ 535)

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین جمعہ برابر چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ وہ منافق ہے اور اللہ سے بے تعلق ہے (ابن خرزیمہ، بہار شریعت)

جمعہ فرض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں۔

1۔ شہر میں مقیم ہونا، لہٰذا مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔

2۔ آزاد ہونا، لہٰذا غلام پر جمعہ فرض نہیں۔

3۔ تندرستی، یعنی ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں جو جامع مسجد تک نہیں جا سکتا۔

4۔ مرد ہونا، یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

5۔ عاقل ہونا، یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں۔

6۔ بالغ ہونا، یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں۔

7۔ اندھے پر جمعہ فرض نہیں۔

8۔ چلنے کی قدرت رکھتا ہو، یعنی اپاہج نہ ہو۔

9۔ قید میں نہ ہونا، یعنی جیل میں قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں۔

10۔ حاکم یا کسی ظالم کا خوف نہ ہو۔

11۔ بارش یا آندھی اس قدر نہ ہو کہ جس سے نقصان کا اندیشہ ہو (درمختار ج 1 ص 526)

جمعہ جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ

1۔ ظہر کا وقت ہو۔

2۔ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو، عربی میں ہو۔

3۔ جمعہ کھلی جگہ پر ہو، جامع مسجد وغیرہ میں۔ (بند کمروں میں یا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں)

4۔ جمعہ کے لئے ضروری ہے کہ امام کے سوا کم از کم تین مرد ہوں۔

5۔ سب سے بڑا صحیح العقیدہ عالم دین اس شہر میں جمعہ کی نماز پڑھائے۔

نماز جمعہ

نماز جمعہ میں 14 رکعتیں ہوتی ہیں۔ جبکہ نماز ظہر میں 12 رکعت، جمعہ میں 10 سنت موکدہ ہیں، جمعہ صرف اس مسجد میں ہوتا ہے جہاں خطبہ دیا جائے۔ نماز جمعہ کے لئے خطبہ ضروری ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز صرف مسجد میں پڑھی جائے گی۔ جمعہ مردوں پر فرض ہے۔ آدمی کی نماز جمعہ اگر رہ جائے تو وہ گھر میں نماز ظہر ادا کرے گا۔ جمعہ کی رکعتوں کی ادائیگی 4 رکعت سنت، 2 رکعت نماز جمعہ فرض، 4 رکعت سنت، 2 رکعت سنت، ، 2 نفل، جمعہ کی رکعتیں 4 سنت موکدہ (پہلی اذان کے بعد) دوسری اذان خطبہ کی۔ خطبہ کی اذان کے بعد فوراً خطبہ شروع ہو جاتا ہے۔ خطبہ پوری توجہ سے سننا چاہیے۔ خطبہ کے دوران ذکر کرنا، قرآن پاک پڑھنا، یا نوافل وغیرہ پڑھنا منع ہے۔ خطبہ کے دوران ہرگز ہرگز بات نہ کریں۔ خطبہ کے بعد 2 رکعت فرض امام کے پیچھے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ یہی 2 رکعت فرض نماز جمعہ کے ہیں۔ امام صاحب کے ساتھ یہ ادا کرنے ہیں اور ان کے پورے پڑھنے کے بعد یعنی سلام پھیرنے کے بعد 4 رکعت سنت موکدہ پھر 2 رکعت سنت موکدہ، پھر 2 رکعت نفل۔

****

نفلی عبادات

دن کی عبادات اور وظائف:

نمازِ اشراق: (دن کا پہلا وظیفہ)

اشراق کی نماز کی 8 رکعات ہیں، زیادہ تر دو اور چار رکعتیں ادا کرتے ہیں۔

احادیث مبارکہ میں اشراق کی نماز پڑھنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔

1-حدیث: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھ کر اللہ کے ذکر میں مشغول رہا یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو گیا پھر اس نے دو رکعت نفل پڑھے تو اسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا"۔ (ترمذی شریف)

2-حدیث: حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد مصلے پر بیٹھا رہے اس کے بعد 2 رکعت پڑھ کر مصلے سے اٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں"۔ (ابوداؤد)

حضرت نافعؓ فرماتے تھے کہ حضرت عمرؓ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے تھے۔ جب ان سے اس قیام کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا" میں سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہوں"۔ (غنیۃ الطالبین)

نمازِ چاشت: (دن کا دوسرا وظیفہ)

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعتیں ہیں۔ اس نماز کی ادائیگی آفتاب کے بلند ہونے سے زوال سے پہلے تک ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس نماز پڑھنے کی بھی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔

1-حدیث: حضرت ابوذرؓ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے روایت کی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: " صبح کو تم میں سے ہر ایک شخص کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے۔ پس ہر ایک تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے۔ ہر ایک تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے ہر ایک تکبیر (اللہ اکبر کہنا) بھی صدقہ ہے۔ (کسی کو) نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور (کسی کو) برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان تمام امور کی جگہ دو رکعتیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھتا ہے کفایت کرتی ہیں"۔ (مسلم شریف، حدیث نمبر 1671)

2-حدیث: رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تعمیر فرمائے گا-" (جامع ترمذی، حدیث نمبر 473)

3-حدیث: سیّدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جس نے چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کی اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں "۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 2248)

4-حدیث: سیدنا بریدہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "انسانی جسم میں (٣٦٠) جوڑ ہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزانہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے"۔ صحابہؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ! روزانہ ہر جوڑ کی طرف سے اتنا صدقہ کون کر سکتا ہے"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" مسجد میں پڑی ہوئی تھوک کو وہیں دبا دینا بھی صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اور اگر تجھے یہ اعمال کرنے کی طاقت بھی نہ ہو تو چاشت کی دو رکعتیں تجھ سے کفایت کریں گی (اور سارے جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جائے گا) "۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 3611)

5-حدیث: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا "میں فتح مکہ کے دن حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو میں نے اس وقت آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو غسل کرتے ہوئے پایا۔ جبکہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ کر رکھا تھا۔ فرماتی ہیں "میں نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کو سلام کیا "۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے دریافت کیا "یہ کون عورت ہے"؟ میں نے خود عرض کیا "میں ابو

طالب کی بیٹی ام ہانی ہوں"۔آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا "ام ہانی کو خوش آمدید ہو"۔ پھر جب آپ (خاتم النبیین ﷺ) غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے ایک ہی کپڑا اپنے گرد لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز ادا کیں۔ جب آپ (خاتم النبیین ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا "اللہ کے رسول (خاتم النبیین ﷺ) میرے مادر زاد (یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) ایک آدمی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ میرے خاوند ہبیرہ کا فلاں بیٹا ہے- حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے "۔ یہ سن کر رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا "اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی "۔حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں "یہ چاشت کی نماز تھی"۔(صحیح بخاری صفحہ نمبر 291، جلد 1،حدیث نمبر 357)

دن کا تیسرا وظیفہ:- عصر سے پہلے کی چار سنتیں غیر موکدہ ہیں-

دن کا چوتھا وظیفہ:- چوتھا وظیفہ عصر کے بعد سے سورج کے غروب ہونے تک ہے-یعنی تسبیح (سبحان اللہ کہنا) تحمید (الحمد للہ کہنا) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا)، توبہ استغفار اور تلاوت قرآن پاک کرنا- اس وقت نفل پڑھنا منع ہیں- ہاں علماء کرام نے قضاء عمری پڑھنے کی اس وقت اجازت دی ہے-

نماز اوابین:(دن کا پانچواں وظیفہ)

شیخ ابونصرؒ نے اپنے والد سے چند سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا، ترجمہ:''اگر کسی نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں (صلوۃ اوابین) پڑھیں اور ان کے درمیان قیام نہیں کیا تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی''۔(سنن ترمذی)

کہا گیا ہے کہ پہلی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھ کر نماز ختم کر لی جائے اس لئے کہ یہ دو رکعتیں نماز مغرب کے ساتھ اُٹھالی جاتی ہیں باقی چار رکعتوں میں اگر چاہیں تو لمبی قرأت کریں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا''مغرب کے بعد اگر کسی نے بات کئے بغیر چار رکعتیں پڑھیں تو یہی رکعتیں اس کے لئے علیین میں اُٹھائی جائیں گی"(الترغیب)

شیخ ابونصرؒ نے اپنے والد سے چند اسناد سے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا''جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا، جس نے حج پر حج ادا کیا''۔(شرح السنۃ للبغوی)

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نماز نفل ادا کئے تو حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا''اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔(السلسلۃ الصحیحۃ)

حضرت سعید بن جبیرؓ حضرت ثوبانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا''جو شخص جماعت والی مسجد میں مغرب وعشاء کی درمیانی عرصہ میں مسجد میں رُکا رہا اور سوائے نماز یا تلاوت قرآن پاک کے کسی سے کوئی اور بات نہ کی تو اس بندے کا اللہ تعالیٰ پہ حق ہو جاتا ہے۔ کہ جنت کے اندر اس کے لئے دو محل تیار کئے جائیں کہ ہر محل کا طول سو سالہ راستے کی مسافت کے بقدر ہو۔ اور دونوں محلوں کے نیچے ایسے درخت لگائے جائیں کہ تمام دنیا ان درختوں کے نیچے بطور مہمان بیٹھ جائے تب بھی تنگی نہ ہو''۔

شیخ ابونصرؒ نے اپنے والد سے چند سندوں سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ کو مغرب کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز پیاری نہیں، بندہ اسی نماز سے اپنی رات کو شروع کرتا ہے اور اسی نماز پہ اپنے دن کو ختم کرتا ہے۔ یہ نماز مسافر سے ساقط ہے نہ مقیم سے، جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چار رکعتیں کسی سے بات کئے بغیر ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو محل موتی اور یاقوت کے تیار فرمائے گا۔ اور اگر کسی سے بات کئے بغیر چھ رکعت پڑھے گا تو اس کے چالیس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے''۔

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا کہ''جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھی تو اس نے اس شب کا حق ادا کر دیا۔ قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہوگا''۔(جامع ترمذی، مسند احمد)

صلواۃ الیل:(دن کا چھٹا وظیفہ)

یہ چار رکعت نماز ہیں- 2،2 کر کے پڑھی جاتی ہیں- یہ عشاء کے بعد، سونے سے پہلے پڑھی جانے والی نماز ہے-(بے حد ثواب والی نماز ہے)

شب بیداری:

قرآن پاک میں شب بیداری:

ترجمہ: ’’وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات میں استغفار کرتے‘‘۔(سورہ الذاریات، آیت نمبر 18-17)

’’ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے اور وہ خوف اور امید سے اپنے رب کو پکارتے‘‘۔(سورہ السجدہ، آیت نمبر 16)

’’وہ لوگ اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں‘‘۔(سورہ فرقان، آیت نمبر 64)

’’اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو، یہ خاص نماز تمہارے لئے ہے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کر دے جہاں سب تمہاری حمد کریں‘‘۔(سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 79)

احادیث میں شب بیداری:

شیطان کی خباثت: حدیث شریف میں ہے:" جب انسان سوجاتا ہے تو شیطان اس کے سر پر تین گرہیں لگا تا ہے پھر جب وہ سو کر اٹھتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، اور جب نماز پڑھتا ہے تو آخری گرہ بھی کھل جاتی ہے اس صورت میں صبح کو آدمی ہشاش بشاش ہوتا ہے ورنہ دوسری صورت میں سست اور چڑچڑا رہتا ہے"۔(بخاری شریف، حدیث نمبر 1141)

نماز تہجد: (سب سے بہتر نماز)

حدیث: شیخ ابونصرؒ نے اپنے والد سے بالا اسناد حضرت جابر بن عبداللہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ’’اگر آدمی دو رکعتیں رات کے درمیانی حصے میں پڑھ لے تو وہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اگر میں اپنی اُمت پر اس کو بار نہ سمجھتا تو ان دو رکعتوں کو فرض قرار دیتا‘‘۔(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر 611)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ’’نمازوں کے بعد افضل نمازوں میں سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے‘‘۔(مسند احمد)

حدیث: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور اس کا ایک تہائی قیام کرتے تھے اور اس کے (آخری) چھٹے حصے میں سوجاتے تھے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) تھے‘‘۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 2739- بخاری شریف، حدیث نمبر 3420)

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ’’جب رات کا تہائی حصہ باقی رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اعلان کرتا ہے" کون ہے جو مجھے پکارے؟ کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے میں اسے بخش دوں؟ کون ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اس کو رزق عطا کروں؟ کون ہے جو تکلیف کا ازالہ چاہے میں اس کی تکلیف دور کروں"؟ صبح تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے‘‘۔(بخاری شریف، حدیث نمبر 6321)

رات کی خاص ساعت: شیخ ابونصرؒ نے اپنے والد سے چند سندوں سے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ’’رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ ٹھیک اس ساعت میں اگر بندہ اللہ سے کچھ مانگتا ہے تو اللہ بزرگ و برتر اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں موجود ہے‘‘۔(صحیح مسلم، حدیث نمبر 1771)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی شب بیداری: حضرت کریبؒ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ "میں ایک رات حضرت میمونہؓ کے گھر تھا، میں بچھونے کی چوڑائی کی طرف لیٹ گیا نبی کریم ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی زوجہ مطہرہ لمبائی کی طرف آرام فرما ہوگئے، جب آدھی رات یا اس سے پہلے یا کچھ بعد کا وقت ہوا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ بیدار ہوئے، آپ خاتم النبیین ﷺ اٹھ بیٹھے اور ہاتھوں سے آنکھوں کو مل کر نیند کے اثرات ختم کئے، پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں اس کے بعد ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے اور اس سے نہایت عمدہ وضو فرمایا، اور پھر آپ خاتم النبیین ﷺ نے

نماز ادا فرمائی، حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جو حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے کیا تھا۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا، حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور پھر میرا دایاں کان مروڑا، (اور مجھے دائیں طرف کر دیا) چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دو دو رکعتیں کر کے دس رکعت نماز ادا فرمائی پھر وِتر پڑھ کر لیٹ گئے۔ یہاں تک کے مؤذن آ گیا اس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے دو مختصر رکعتیں ادا کیں (فجر کی سنتیں) پھر مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 183)

حضرت مسروقؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں: "حضور نبی خاتم النبیین ﷺ کو ہر عمل پر مدادمت (ہمیشگی) بہت پسند تھی "، میں نے دریافت کیا " حضور پاک خاتم النبیین ﷺ رات کے کس حصے میں اٹھتے تھے"؟ فرمایا "جب صبح کو مرغے کی بانگ سن لیتے تھے"۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر 1132)

حضرت عمرؒ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں: ’’رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے رات کی نماز میں ایک شخص کی قرأت سماعت فرمائی، تو ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے، اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو میں نے فلاں سورت سے حذف کر دی تھی‘‘۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 1331، 3970)

نمازِ کسوف اور نمازِ خسوف: کسوف کا معنی سورج گرہن اور خسوف کا معنی چاند گرہن ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کے زمانہ میں جس دن (آپ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو سورج گرہن لگا۔ لوگوں نے کہا "ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن لگا ہے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس پر حضور نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ. لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ. فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا لِلصَّلَاةِ.

’’بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا پس جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو نماز پڑھو۔‘‘ (مسلم، الصحیح، کتاب الکسوف، باب صلاۃ الکسوف، 2:619، رقم: 901)

نماز کسوف کا طریقہ: جب سورج گرہن ہو تو چاہئے کہ امام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے جن میں بہت لمبی قرات ہو اور رکوع سجدے بھی خوب دیر تک ہوں، دو رکعتیں پڑھ کر قبلہ رُو بیٹھے رہیں اور سورج صاف ہونے تک اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں۔

سورج گرہن کی نماز کی نیت: نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل کسوفِ شمس کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، رُخ میرا قبلہ کی طرف، اَللہُ اَکْبَر۔

نمازِ خسوف کا طریقہ: چاند گرہن کے وقت بھی چاند صاف ہونے تک نماز پڑھتے رہیں، مگر علیحدہ علیحدہ اپنے گھروں میں پڑھیں، اس میں جماعت نہیں۔

چاند گرہن کی نماز کی نیت: نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل خسوف قمر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رُخ میرا قبلہ کی طرف، اَللہُ اَکْبَر۔

نماز جنازہ:- نماز جنازہ ہجرت کے پہلے سال مدینہ منورہ میں فرض ہوئی۔

جنازہ کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ وہ سب گنہگار رہوں گے جن کو خبر پہنچی تھی لیکن وہ نہیں آئے۔ اس کے لیے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کے دو رکن ہیں: چار بار تکبیر کہنا اور کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اس کی تین سنتیں ہیں: اللہ کی حمد و ثناء کرنا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا اور میت کے لیے دعا کرنا۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہوا پیدا ہوا اس کی نماز جنازہ نہیں۔ نیز میت کا سامنے ہونا ضروری ہے غائب کی نماز نہیں۔ کئی میتیں جمع ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے۔ سب کی نیت کرے اور علیحدہ علیحدہ پڑھے تو افضل ہے۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ: اس کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مرد کا جنازہ ہو تو امام سر کے بالمقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کا جنازہ ہو تو جنازے کے وسط میں کھڑا ہو۔

اس کے بعد نمازِ جنازہ کا فریضہ ادا کرنے کی نیت اس طرح کرے: چار تکبیریں نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ، پھر اللہ اکبر کہہ کر زیر ناف ہاتھ باندھ لے اور یہ ثنا پڑھے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ، وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ.

دوسری تکبیر ہاتھ اٹھائے بغیر کہے اور یہ درود پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہے، میت اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ بالغ مرد و عورت دونوں کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا، وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا، وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا، وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ، وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

''یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مرُدوں کو، اور ہمارے حاضر لوگوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو حالتِ ایمان پر موت دے۔''

پھر یہ دعا پڑھے:　　اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لِوَالِدَیْنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ.

''اے اللہ! تو ہمیں، ہمارے والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔''

پھر چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہے اور بعد ازاں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے دائیں بائیں سلام پھیر دے، اس کے بعد صفیں توڑ کر دعا مانگے۔

نوٹ: جنازہ کو کاندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب کا باعث ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا نہیں دے سکتا ہے، نہ منہ دیکھ سکتا ہے، نہ قبر میں اتار سکتا ہے۔۔۔ یہ سب غلط ہے۔

نمازِ استسقاء:- بارشیں نہ ہو رہی ہوں اور قحط سالی ہو جائے تو اللہ سے نماز، دعا اور استغفار کے ذریعے بارشیں مانگنا مسنون (سنت) ہے۔ بارش کا رک جانا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی علامت ہے۔ جیسا کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو اسے سخت قحط سالی اور سلطان کے جبر و ستم کے ذریعے عذاب دیا جاتا ہے اور جب لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر حیوانات نہ ہوتے تو بارش کبھی نہ ہوتی''۔ (مستدرک حاکم)

نماز سے قبل کرنے کے کام:- بہتر یہ ہے کہ مقررہ وقت سے پہلے امام نمازِ استسقاء کا اعلان کرے۔ لوگ گناہ اور ظلم چھوڑ دیں، کثرت سے استغفار کریں، صدقہ و خیرات کا اہتمام کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم ہو اور اس کی رحمت نازل ہونے کے اسباب پیدا ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا:

ترجمہ ''اپنے رب سے بخشش طلب کرو بے شک وہ بخشنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا۔ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ تمہارے لیے باغات بنادے گا اور نہریں جاری کر دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ سے وقار کی امید نہیں رکھتے"۔ (سورہ نوح آیت نمبر 10-13)

نمازِ استسقاء کا طریقہ

1۔ نمازِ استسقاء آبادی سے باہر کھلے میدان میں طلوعِ آفتاب کے بعد ادا کی جائے۔ (سنن ابوداؤد)
2۔ نماز کے لیے سب لوگ پرانے کپڑوں میں عجز و انکساری کے ساتھ حاضر ہوں۔ (سنن ابوداؤد)
3۔ نماز بغیر اذان اور اقامت کے پڑھائی جائے۔ (بخاری شریف)
4۔ نمازِ استسقاء دو رکعت ادا کی جائے اور بلند آواز سے قرات کی جائے۔ (بخاری شریف)
5۔ نمازِ استسقاء نمازِ عید کی طرح ادا کی جائے۔ (سنن ابوداؤد)
6۔ خطبہ منبر پر دیا جائے جس میں اللہ کی حمد اور بڑائی بیان کی جائے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اعتراف کیا جائے۔ خطبہ نماز سے پہلے اور بعد دونوں طرح دیا جا سکتا ہے۔ (سنن ابوداؤد)
7۔ نمازِ عید کی طرح سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ کی تلاوت کی جائے۔ (صحیح مسلم)
8۔ پھر دعا کے لیے قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ بلند کئے جائیں۔ (صحیح بخاری)
9۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف ہو۔ (صحیح بخاری)
10۔ قبلہ رخ ہو کر امام اپنی چادر پلٹ دے۔ (بخاری شریف)
11۔ امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادر پلٹیں۔ (مسند احمد)

نوٹ: چادر پلٹتے وقت چادر کا اندر کا حصہ باہر کیا جائے (دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارا دائیں کندھے پر ڈال لیں)۔

****

صلوٰۃ التسبیح

یہ نماز نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو خود بتلائی تھی۔اس کے پڑھنے سے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اگر ہوسکے تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھ لی جائے ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں ایک بار۔یہ چار رکعتوں والی نماز ہے اس کو صلوٰۃ التسبیح اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ایک تسبیح خاص طور پر پڑھی جاتی ہے اور ہر رکعت میں 75 بار پڑھی جاتی ہے وہ تسبیح یہ ہے

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ

یہ نماز دو طریقوں سے پڑھی جاتی ہے۔

پہلا طریقہ:

ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ ملانے کے بعد رکوع سے پہلے 15 مرتبہ، رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کے بعد 10 مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' اور ''ربنا لک الحمد'' کے بعد 10 مرتبہ، سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کے بعد 10 مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کے بعد جلسہ میں 10 مرتبہ پھر سجدہ میں پہلی طرح 10 مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کے بعد 10 مرتبہ کل 75 مرتبہ۔

سجدے سے اٹھ کر اللہ اکبر جو کہا تھا وہ کافی ہے اب کھڑے ہوئے دوبارہ اللہ اکبر نہ کہیں، پھر دوسری رکعت بھی اس طرح پڑھیں۔جب قعدہ میں بیٹھیں تو پہلے 10 مرتبہ تسبیح پڑھیں پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھیں اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجائیں اور ثناء پڑھ کر سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائیں اور پہلی اور دوسری رکعت کی طرح تسبیح پڑھیں۔چوتھی رکعت اسی طرح پوری کریں اور آخیری قعدہ میں 10 مرتبہ تسبیح پڑھنے کے بعد التحیات، درود شریف اور دعائیں پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔صلوٰۃ التسبیح کا یہ طریقہ حضرت عبداللہؓ بن حضرت عباسؓ کی روایت سے ملا ہے اور یہی افضل ہے۔

دوسرا طریقہ:

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ سے پہلے 15 مرتبہ　اور سورت فاتحہ اور سورت ملانے کے بعد 10 مرتبہ

رکوع میں 10 مرتبہ

قومہ میں 10 مرتبہ

پہلے سجدے میں 10 مرتبہ

سجدے سے اٹھ کر بیٹھنے کے بعد جلسہ میں 10 مرتبہ

دوسرے سجدے میں 10 مرتبہ

کل 75 مرتبہ۔

دوسرے سجدے سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے بغیر بیٹھے سیدھے کھڑے ہوجائیں اور قعدوں میں تسبیحات نہ پڑھیں۔یہ طریقہ حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ سے مروی ہے۔

****

صلوٰۃ تراویح

رمضان میں تین قسم کی مخصوص عبادات ہیں:

1- دن میں روزے رکھنا 2- نمازتراویح 3- آخیری عشرہ میں اعتکاف کرنا

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں "جسم کوراحت دینا"۔تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بیٹھتے ہیں اس لیے اس نفلی عبادت کوتراویح کہتے ہیں۔ ماہ رمضان میں مومن ہر وقت عبادت میں ہوتا ہے۔جوشخص صحیح اعتقاد کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان رکھتا ہواور عبادت رمضان سے اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہواور اس غرض سے رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرے تواس کی اس عبادت کا بے حدثواب ہے۔

رمضان کے مہینے میں سحری کھانا عبادت،قرآن پاک پڑھنا عبادت،نمازیں پڑھنا عبادت،ذکرکرنا عبادت،افطارکرنا عبادت،اعتکاف کرنا عبادت،ان کے ساتھ ساتھ زکوۃ خیرات اورصدقات دینا عبادت۔۔۔۔رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالی نے مسلمانوں پر روزے رکھنا فرض قرار دیئے اور باقی تمام عبادات کے ساتھ مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لیے رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرنا یعنی نماز تراویح پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کا طریقہ قائم کیا۔

اب جوشخص صحیح اعتقاد کے ساتھ اورثواب حاصل کرنے کی غرض سے رمضان المبارک کے روزے رکھے،عبادات کرے اور رات کوتراویح پڑھنے کے لئے کھڑا ہو۔وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہوکرنکل جائے گاجس طرح اس دن تھاجس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

1- حدیث :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: ''جوشخص ایمان کی بنا پرثواب کی نیت سے رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرے(نماز تراویح پڑھے) تواس کے پہلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں"۔(سنن نسائی، حدیث نمبر1603)

2- حدیث :- حضرت عبداللہ بن یوسف نے روایت کیا مالک بن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ، رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا" جس نے رمضان کی راتوں میں (بیدار رہ کر) نمازتراویح پڑھی، ایمان اورثواب کی نیت کے ساتھ، اس کے اگلے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ابن شہاب نے بیان کیا کہ پھرنبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی وفات ہوگئی اورلوگوں کا یہی حال رہا(الگ الگ اکیلے اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے) اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں اورعمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورخلافت میں بھی ایسا ہی رہا۔" (صحیح بخاری، حدیث نمبر2009)

3- حدیث :- رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) ایک مرتبہ (رمضان کی) نصف شب میں مسجد تشریف لے گئے اوروہاں تراویح کی نماز پڑھی۔کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے۔صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا۔چنانچہ دوسری رات میں لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہوگئے اور آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھی۔تیسری صبح کواور زیادہ چرچا ہوا اور تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔آپ نے (اس رات بھی) نماز پڑھی اورلوگوں نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی اقتداء کی۔چوتھی رات کو یہ عالم تھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے آنے والوں کے لیے جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی۔(لیکن اس رات آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) بلکہ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر شہادت کے بعد فرمایا"امابعد! تمہارے یہاں جمع ہونے کا مجھے علم تھا،لیکن مجھے خوف اس کا ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پرفرض نہ کردی جائے اور پھرتم اس کی ادائیگی سے عاجز ہوجاؤ، چنانچہ جب تک نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی وفات ہوئی تو یہی کیفیت قائم رہی"۔(صحیح بخاری، حدیث نمبر2012)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروقؓ نے تراویح کوایک حدیث کی بنیاد پرشروع فرمایا۔جوانہوں نے مجھ سے سنی تھی۔صحابہ کرامؓ نے پوچھا"امیرالمومنین وہ کیا ہے"؟ حضرت علیؓ نے فرمایا" میں نے رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) سے سنا آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے ارشاد فرمایا" اللہ تعالی کے پاس عرش کے نزدیک ایک جگہ ہے جس کا نام حضیرۃ القدس ہےاورنور کی جگہ ہے۔اس میں اتنے فرشتے ہیں کہ ان کی تعداد کواللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں اور ایک گھڑی بھی کوتاہی نہیں کرتے۔جب رمضان کی راتیں آتی ہیں تو وہ فرشتے اللہ تعالی سے زمین پر اترنے کی اجازت مانگتے ہیں پھر وہ انسانوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔پھرحضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) کا جوامتی ان سے چھوجائے یا وہ اسے چھولیں تو وہ نیک بخت ہوجاتا ہے۔اس کے بعد وہ کبھی بھی بدبخت نہیں ہوتا"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا" تو پھر کیا ہم اس بات کے زیادہ مستحق نہیں"؟ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کو تراویح کے لئے جمع فرمایا اور تراویح کی عبادت کو جاری فرمایا۔

کیا نماز تراویح سنت ہے؟

سب سے پہلے تو یہ جان لیں کہ سنت کیا ہے؟

سنت کیا ہے؟ شریعت میں نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کے قول، فعل اور عمل کو سنت کہتے ہیں۔

اب سنت تین طرح کی ہوئی: **"قولی، فعلی اور عملی"**

اس کے علاوہ ایک اور سنت بھی ہے اور وہ ہے **"تقریری سنت"**

سنت قولی، فعلی اور عملی تو نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کے قول، فعل اور عمل کو کہہ دیا گیا ہے۔

سنت تقریری کیا ہے؟ سنت تقریری اسے کہتے ہیں کہ کسی کو کوئی کام کرتے ہوئے دیکھ کر حضور پاک صلی اللہ وسلم یا صحابہ کرامؓ خاموش رہے یا اس کی تحسین فرمائی۔

نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے اپنی سنت پر عمل کرنے پر تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"عَلَیکُم بسُنَّتِی" کہ میرے طریقے یعنی سنت پر عمل کرنا تمام مسلمانوں پر ضروری ہے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 4607-سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 42)

پھر فرمایا: "وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِینَ الْمَھْدِیِّینَ مِن بَعدِی"

ترجمہ: "اور میرے بعد ہونے والے (رشد و ہدایت کے پیکر) میرے خلفاء کی سنت پر عمل کرنا بھی اسی طرح لازم ہے جیسا کہ میری سنت پر"۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 4607-سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 42)

اس کے بعد مزید تاکید فرماتے ہوئے آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: "عَضُّوا عَلَیھَا بِالنَّوَاجِذِ"

ترجمہ: "(میرے اور میرے بعد ہونے والے خلفاء راشدین کی سنت اور طریقے کو) اپنی آخری داڑھوں کے ذریعے خوب مضبوطی سے پکڑے رکھو"۔ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر 4607-سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر 42)

سنت کو چھوڑنے والا آدمی ملامت کا مستحق ہوجاتا ہے اور دنیا میں نہ صرف ملامت کا مستحق ہوگا بلکہ آخرت میں بھی نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

سُنّتِ الخلفا کا مطلب:- خلفائے راشدین کی سنت کو حضرت محمد (خاتم النبیین ﷺ) کی سنت کے بعد بطور عطف کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب خلفاء کرام اپنے اجتہاد کے ذریعے حدیث پاک سے جو مسئلہ نکالیں گے اس میں وہ خطاء اور غلطی نہیں کریں گے اور وہ اپنے اجتہاد میں اپنے پیغمبر کے تابع ہوں گے۔

نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) کی بعض سنتیں ایسی ہیں جو آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے عہد مبارک میں شہرت پزیر نہ ہوئیں۔ پھر خلفاء کے عہد میں آکر انہوں نے شہرت حاصل کی۔

اس لئے سنت نبوی کو رد کرنے والوں نے باطل وہم کو پروان چڑھاتے ہوئے اس سنت نبوی (خاتم النبیین ﷺ) کو خلفائے راشدین کی طرف منسوب کر دیا۔ جبکہ درحقیقت یہ حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) ہی کی سنت مبارکہ ہے۔

اطاعت اولی الامر کا حکم:- قرآن پاک میں خود باری تعالی نے فرمایا:- (سورہ النساء، آیت نمبر 59)

یَاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اَطِیعُوا اللہَ وَ اَطِیعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِی الْاَمرِ مِنکُم

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) کا فرمان بھی مانو اور اسی طرح اولی الامر کا حکم بھی مانو"۔

مفسرین نے اولی الامر سے وہ مسلمان حکمران مراد لئے ہیں جو **عاقل، بالغ، عالم شریعت و باعمل** ہوں۔

تراویح کے سنت ہونے کا ثبوت:-

1- سنت فعلی سے ثبوت: سیدنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "حضرت محمد (خاتم النبیین ﷺ) کا **معمول تھا** کہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) بغیر جماعت کے نماز تراویح پڑھا کرتے تھے"۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) رات کے درمیانی حصے میں نکلے پس آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے مسجد میں نماز پڑھی، پس کچھ لوگوں نے آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے ساتھ مل کر نماز پڑھی، پس جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے گفتگو کی کہ بے شک نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) (مسجد میں) نکلے پس آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے مسجد میں رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھی، آنے والی رات میں لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں" پس نبی (خاتم النبیین ﷺ) نکلے اور رات کے درمیانی حصے میں آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے غسل فرمایا، پس آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھی، پھر لوگوں نے صبح کی پس انہوں نے رات کے معاملے میں گفتگو کی، پس تیسری رات میں لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہو گئے حتیٰ کہ مسجد والے زیادہ ہو گئے"، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں" نبی (خاتم النبیین ﷺ) رات کے درمیانی حصے میں نکلے پس آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے نماز پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ (خاتم النبیین ﷺ) کے ساتھ نماز پڑھی، پس جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ پھر جمع ہو گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ مسجد لوگوں سے عاجز آ جائے گی، (لوگوں کی کثرت کی وجہ سے) پس نبی (خاتم النبیین ﷺ) گھر میں بیٹھ گئے اور مسجد میں نہ نکلے"، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں" یہاں تک کہ میں نے لوگوں کی آوازیں سنیں وہ کہہ رہے تھے، نماز، نماز لیکن نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) ان کی طرف نہ نکلے، پھر فجر کے وقت آپ (خاتم النبیین ﷺ) باہر نکلے- فجر کی نماز پڑھائی --- پھر لوگوں میں کھڑے ہوئے- آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے خطبہ پڑھا پھر آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا" حمد وثناء کے بعد، بے شک تمہاری رات کی حالت مجھ سے چھپی ہوئی نہیں تھی- لیکن میں اس بات سے ڈر گیا کہ کہیں اس کو تم پر فرض نہ کر دیا جائے (اگر تم پر فرض کر دی گئی تو) تم اس سے عاجز آ جاؤ گے"، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، اور یہ رمضان کی بات تھی۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 2238)

2- سنت قولی سے ثبوت:- سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ " حضرت محمد (خاتم النبیین ﷺ) صحابہ کرامؓ کو قیام رمضان (تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ البتہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے حکم نہیں فرمایا"۔

3- سنت تقریری سے ثبوت:- سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ " ماہ رمضان میں ایک رات کا واقعہ ہے کہ حضرت محمد (خاتم النبیین ﷺ) اپنے آستانہ مبارک سے مسجد کی طرف نکلے تو آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشے میں کچھ لوگ باجماعت کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے دریافت فرمایا" یہ لوگ کیا پڑھ رہے ہیں"؟ تو عرض کیا گیا" یہ ایسے لوگ ہیں جنہیں قرآن پاک یاد نہیں ہے حضرت ابی بن کعبؓ ان کو نماز تراویح پڑھا رہے ہیں اور یہ سب لوگ بیٹھے کھڑے ان کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھ رہے ہیں"۔ یہ بات سن کر آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے لوگوں کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا" انہوں نے ٹھیک کیا اور جو یہ کر رہے ہیں بہت ہی اچھا کام ہے"۔

صحابہ کرامؓ سے بیس رکعت تراویح کا ثبوت:-

1- امیر المومنین سیدنا عمرؓ کے عہد خلافت میں ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھے جاتے تھے۔

2- امیر المومنین سیدنا علیؓ اور امیر المومنین سیدنا عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی روایات کے مطابق اکثر اہل علم بیس رکعت تراویح کے قائل ہیں۔ (ترمذی)

بہر حال حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) کی تعلیمات کے مطابق صحابہ کرامؓ رمضان المبارک میں تہجد کے علاوہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت نماز وتر پڑھا کرتے تھے۔ اس طرح صحابہ کرامؓ کے شاگرد تابعینؒ اور ان کے شاگرد تبع تابعینؒ کا معمول بھی یہی تھا۔

امام شافعی (شافعی مسلک) کے مسلک میں تراویح کی تعداد:- حضرت امام محمد ادریس قرشی مکی المعروف بہ امام شافعیؒ اپنی کتاب " کتاب الاُمّ " میں ارشاد فرماتے ہیں کہ " مجھے تراویح کی بیس رکعتیں ہی زیادہ پسند ہیں۔ اس کی وجہ بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں" کیونکہ امیر المومنین امام عمرؓ سے اسی طرح مروی ہے" اس طرح مکہ مکرمہ کے لوگ بھی بیس رکعت نماز تراویح اور تین رکعت وتر نماز پڑھتے ہیں۔

حنبلی مسلک میں تراویح کی تعداد:- حضرت امام عبد اللہ احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تراویح کا بیس رکعت ہونا مختار ہے۔ پھر امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ " حضرت سفیان ثوریؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل تھے " - اور دلیل میں یہ روایت بیان فرمائی کہ " امیر المومنین سیدنا امام عمرؓ نے سید القراء، سیدنا ابن ابی کعبؓ کو تراویح پڑھانے کے لئے فرمایا اور حضرت ابی بن کعبؓ بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے"۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب میں فرمایا "نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور چاہیے کہ رمضان المبارک میں لوگ باجماعت تراویح پڑھا کریں"۔

مالکی مسلک میں رکعات تراویح کی تعداد:- حضرت علامہ محمد بن احمد بن رشد مالکی رحمۃ اللہ قرطبی رحمۃ اللہ نے نماز تراویح کی رکعت اور تعداد کے بارے میں دو قولوں میں سے ایک قول کو پسند کیا ہے اور اس قول کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ اور حضرت محدث داؤد (ظاہری رحمۃ اللہ) نے بھی پسند اور اختیار کیا کہ

"قیام رمضان یعنی (وتروں کے علاوہ) نماز تراویح کی بیس رکعتیں ہیں"-اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ کے حوالے سے فرمایا کہ "حضرت امام مالک نماز تراویح کی 36 رکعتیں اور تین رکعت نماز وتر پڑھنے کو مستحسن اور زیادہ بہتر سمجھتے تھے"۔

حنفی مسلک میں رکعت تراویح کی تعداد:- حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا" نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے نماز تراویح کی بیس رکعتیں خود اپنی طرف سے ایجاد یا متعین نہیں کر لیں تھیں اور نہ ہی امام عمر رضی اللہ تعالی عنہ کسی بدعت کے موجد تھے۔اب اگر حضرت امیر المومنین نے بیس رکعت تراویح پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ان کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی اصل ضرور ہوگی اور ضرور تراویح کے بارے میں ان کے پاس حضرت محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم تھا ورنہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کبھی بھی اس کا حکم نہ فرماتے"۔

حضرت امام اعظم (امام ابوحنیفہ) رحمۃ اللہ کے شاگرد اور ان کے متبعین کا مسلک بھی یہی ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے اور اس کی صراحت انہوں نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بھی بیس رکعات نماز تراویح کی قائل تھیں:- حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا کہ "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتی تھیں"۔اور بقول حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے حضور پاک (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔

اگر حضرت نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عمل سے 20 رکعت تراویح کا ثبوت نہ ہوتا تو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ حضرت محمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیات ظاہرہ کے بعد سنتالیس یا اڑتالیس سال تک زندہ رہیں۔اتنے طویل عرصہ تک کبھی خاموش نہ رہتیں کیونکہ ان کے پیش نظر قرآن پاک کی آیت کریمہ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 159) اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ اَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُونَ

ترجمہ:"بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت"۔

نیز یہ بھی مشہور ہے کہ: اَلسَّاكِتُ عَنِ الْحَقِّ شَيْطَانٌ اَخْرَس

ترجمہ:"جو شخص بھی حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے"۔

اس لیے یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا کہ خلاف حقیقت کام ہوتے ہوئے دیکھ کر ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خاموشی اختیار فرمائی ہے۔

اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ بیس رکعت تراویح پڑھنا سنّت نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

8 رکعت تراویح کا رد :- تراویح جمع ترویحہ کی ہے۔جس کے معنی جسم کو راحت دینا ہے۔تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد کسی قدر راحت کے لئے بیٹھتے ہیں۔ اور عربی میں جمع کا صیغہ کم از کم تین کے لئے بولا جاتا ہے۔اگر تراویح آٹھ رکعت ہوں تب ان کے درمیان ایک ترویحہ آتا ہے۔

پھر اس نماز کا نام تراویح نہ ہوتا-تین ترویحوں کے لیے کم از کم سولہ رکعت تراویح چاہیے جس میں ہر چار کے بعد ایک ترویحہ ہو۔

اس لئے تراویح کا نام ہی آٹھ رکعت کی تردید کر دیتا ہے۔

****

نماز کے چند مسائل

☆ وضو:-

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیئے اُٹھو تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سَروں کا مسح کرو۔ اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو"۔ (سورہ المائدہ، آیت نمبر 6)

وضو کے فرائض:- بغیر وضو کے نماز نہیں اس لئے وضو کے بعد خاص طور سے دیکھیں کہنیاں اور ٹخنے خشک نہ ہوں۔ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں جن کے بغیر وضو نہیں۔

1۔ چہرے کا دھونا 2۔ ہاتھوں کا کلائیوں تک دھونا 3۔ سر کا مسح کرنا 4۔ پاؤں دھونا

مندرجہ بالا چاروں اعضاء کو دھونے یا مسح کرنے میں کوئی غلطی ہوجائے اور جسم کے اعضاء میں ایک سوئی کے برابر جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔ خاص طور سے کہنیوں اور ٹخنوں کا خیال ضرور رکھا جائے۔ عام طور پر لوگ اس طرف دھیان نہیں دیتے۔ یاد رکھیں کہ کہنیوں اور ٹخنوں پر جب تک خاص طور پر گیلا ہاتھ نہ پھیرا جائے یہ دونوں جگہیں خشک ہی رہ جاتی ہیں اور اس طرح وضو مکمل نہیں ہوتا۔

وضو کی سنتیں:- 1۔ مسواک کرنا 2۔ بسم اللہ پڑھنا 3۔ ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا (تین بار)

4۔ کلی کرنا (تین بار) 5۔ ناک میں پانی ڈالنا (تین بار) 6۔ کان کا مسح کرنا

7۔ گردن کا مسح کرنا 8۔ داڑھی کا خلال کرنا 9۔ انگلیوں کا خلال کرنا 10۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا

وضو کی قسمیں:- وضو کی تین قسمیں ہیں۔ فرض، واجب، مستحب

فرض: ہر قسم کی نماز، فرض نماز، سنت نماز، نفل نماز، نماز جنازہ ہر قسم کی نماز کے لئے وضو فرض ہے۔

واجب: خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت، قرآن کا بیان یا حدیث کا بیان کرتے وقت۔

مستحب: رات کو سوتے وقت وضو کرنا، میت کو غسل دینے کے لئے، میت کو اٹھانے کے لئے۔

تحیۃ الوضو:- مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔" (درمختار ج ص 458)

خشک ایڑیوں کا عذاب:-

1- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "ہم رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) کے ساتھ مکے سے مدینے کی طرف لوٹے۔ راستے میں ہمیں پانی ملا۔ ہم میں سے ایک جماعت نے نماز عصر کے لیے جلد بازی میں وضو کیا۔ پیچھے سے ہم بھی پہنچ گئے (دیکھا کہ) ان کی ایڑیاں خشک تھیں، انھیں پانی نہیں پہنچا تھا۔ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: "(خشک) ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی (آگ کا عذاب) ہے، پس وضو پورا کیا کرو"۔ [صحیح مسلم، الطھارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالھما، حدیث:241]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو بڑی احتیاط سے، سنوار کر اور پورا کرنا چاہیے۔ اعضاء کو خوب اچھی طرح اور تین تین بار دھونا چاہیے تاکہ ذرہ برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

2- ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے قدم پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ دی۔ نبی اکرم (خاتم النبیین ﷺ) نے اسے دیکھ کر فرمایا: "واپس جا اور اچھی طرح وضو کر"۔ [صحیح مسلم، الطھارۃ، باب وجوب استیعاب جمیع اجزاء محل الطھارۃ، حدیث:243۔]

☆ جرابوں (موزوں) پر مسح کے احکامات:-

موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ:- دائیں پاؤں کا مسح دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے اور بائیں پاؤں کا مسح بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں سے کیا جائے گا انگلیوں کو

پاؤں کی پشت سے شروع کر کے پنڈلی تک کھینچا جائے گا۔مسح کرتے وقت انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے۔

1- سیدنا ثوبانؓ سے مروی ہے: " رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا تو اسے ٹھنڈ لگ گئی، جب وہ لوگ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) کے پاس آئے تو رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے انہیں (وضو کرتے وقت) عماموں (پگڑیوں) اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا"۔(سنن ابی داؤد، باب: مسح۔جلد اول۔حدیث نمبر 146) امام حاکم نے اور حافظ ذہبی نے اُسے صحیح کہا ہے۔ ہر اس جُراب پر مسح کرنا درست ہے جس میں پاؤں نظر نہ آئیں۔اور جراب پھٹی ہوئی نہ ہو۔

2- سیدنا صفوان بن عصالؓ کہتے ہیں: "جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور تین رات تک، پیشاب، پاخانہ یا نیند کی وجہ سے نہ اتاریں، الا یہ کہ جنابت لاحق ہو جائے"۔(جامع ترمذی۔الطہارت باب المسح۔حدیث نمبر 96)

اکثر صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد کے فقہاء میں سے اکثر اہل علم مثلاً: سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق بن راہویہؒ کا یہی قول ہے کہ مقیم ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے، اور مسافر تین دن اور تین رات۔

3- عبدالرزاقؒ نے کہا: ہمیں سفیان ثوریؒ نے عمرو بن قیس ملائیؒ سے حدیث سنائی، انہوں نے حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: "میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے کی غرض سے حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: "ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے"۔ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: "رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (کا وقت) مقرر فرمایا" ۔(صحیح مسلم، باب: موزوں پر مسح، جلد اول، حدیث نمبر 639)

4- "مسح کی مدت موزے پہننے کے بعد، وضو کے ٹوٹ جانے سے نہیں بلکہ پہلا مسح کرنے سے شروع ہوتی ہے۔یعنی ایک شخص اگر نماز فجر کے لئے وضو کرتا ہے اور موزے یا جرابیں پہن لیتا ہے۔پھر نماز ظہر پڑھتے وقت اس نے موزوں یا جرابوں پر مسح کیا تو اگلے دن کی نماز ظہر تک وہ مسح کر سکتا ہے"۔(امام نوویؒ، امام احمدؒ اور اوزاعیؒ)

☆ تَیَمُّم (پانی نہ ہونے کی صورت میں)

تیمم کے فرائض تیمم کے تین فرائض ہیں:

1- تیمم کی نیت کرنا۔

دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر　2۔ چہرے کا مسح کرنا۔　3۔ دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

تیمم کی سنتیں:-

1۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا۔　2۔ ترتیب اور تسلسل کو برقرار رکھنا۔

☆ غسل

غسل کے فرائض: غسل کے تین فرائض ہیں:

1۔کلی کرنا　2۔ناک میں پانی ڈالنا۔　3۔سارے جسم پر پانی بہانا، جس میں بالوں کا دھونا اور پورے جسم کا دھونا شامل ہے۔

غسل کی سنتیں:-

1۔ استنجا کرنا۔　2۔ وضو کرنا۔

3۔ تین بار پورے جسم کو دھونا، پانی ڈالنا۔　4۔ جسم کو ملنا اور صاف کرنا۔

☆ صفوں کی ترتیب:-

1-سیدنا انسؓ سے روایت ہے کہ خضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا" پہلے اول صف پوری کرو، پھر اسے جو پہلی کے نزدیک ہے"۔(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر 671)

2-سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا" مردوں کی صفوں میں (ثواب کے لحاظ سے) سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سب سے بری پہلی صف ہے، اور سب سے بہتر آخری صف ہے"-(صحیح مسلم، حدیث نمبر 985)

3-ابواشہب نے ابونضرہ عبدی سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے اپنے ساتھیوں کو (صف بندی میں) پیچھے رہتے دیکھا تو ان سے کہا" آگے بڑھو اور (براہ راست) میری اقتدا کرو اور جو لوگ تمہارے بعد ہوں وہ تمہاری اقتدا کریں، کچھ لوگ مسلسل (پہلی صف سے) پیچھے رہتے جائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کو (اپنی رحمت سے) پیچھے کر دے گا"-(صحیح مسلم، حدیث نمبر 982) یعنی لوگ دیر سے پہنچیں گے اور آخر میں جگہ ملتے ہی نماز شروع کر دیں گے، انہیں یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ پہلی صف میں پہنچیں تا کہ زیادہ ثواب لیں اور پھر اللہ کی رحمت سے دور ہوتے رہیں گے-

☆ صفوں میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم:-

حضور پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: ترجمہ "اپنی صفوں کو برابر کرو- بلاشبہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے قائم کرنے میں سے ہے"۔(صحیح بخاری، الآذان، باب اقامت الصلوۃ، حدیث نمبر 723- صحیح مسلم، حدیث نمبر 975)

2- سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا: ترجمہ "صفیں قائم کرو، کندھے برابر کرو، (صفوں کے اندر) ان جگہوں کو پر کرو جو خالی رہ جائیں، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ، صفوں کے اندر شیطان کیلئے جگہ نہ چھوڑو- اور جو شخص صف ملائے گا، اللہ بھی اسے (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جو اسے کاٹے گا، اللہ بھی اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا"۔(سنن ابی داؤد حدیث نمبر 666)

☆ سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم:-

رسول پاک (خاتم النبیین ﷺ) نے فرمایا" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، نمبر ایک پیشانی، نمبر دو دونوں ہاتھ، نمبر تین دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے پنجوں پر اور یہ کہ ہم نماز میں اپنے کپڑوں اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں یعنی ان کو نہ چھوئیں"۔(صحیح بخاری حدیث نمبر 809، 812۔ صحیح مسلم حدیث نمبر 1096، 1097)

ہر مسلمان بہن بھائی کے لیے ضروری ہے کہ وہ سجدے میں ان سات اعضاء کو خوب اچھے طرح مکمل طور پر زمین پر ٹکا کر رکھیں اور اطمینان سے سجدہ کریں۔

پیشانی کی ایک ہڈی، دونوں ہاتھوں کی دو ہڈیاں، دونوں گھٹنوں کی دو ہڈیاں، دونوں قدموں کے پنجوں کی دو ہڈیاں۔

پیشانی	=	1 ہڈی
دونوں ہاتھ	=	2 ہڈیاں
دونوں گھٹنے	=	2 ہڈیاں
دونوں قدموں کے پنجے	=	2 ہڈیاں
ٹوٹل	=	7 ہڈیاں

☆ **آیت الکرسی:-** سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، اس کو جنت مین داخل ہونے سے موت کے سوا اور کوئی چیز روکنے والی نہیں"-(السنن الکبری للنسائی، حدیث: 9928) مطلب یہ ہے کہ نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا-

☆ عورت کی امامت:-

طریقہ: عورت امامت کرسکتی ہے-پہلی صف کے وسط میں دوسری مقتدی عورتوں کے ساتھ، برابر کھڑی ہوکر عورت عورتوں کی امامت کرواسکتی ہے۔(اگر عورت حافظ قران ہے تو---یعنی تراویح وغیرہ پڑھانے کے لیے)

حدیث: "رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) ام ورقہ (حافظ قرآن) سے ملنے ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے، آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے لیے ایک مؤذن مقرر کردیا تھا، جو اذان دیتا تھا اور انہیں حکم دیا تھا کہ اپنے گھر والوں کی امامت کریں"۔(سنن ابی داوٗد، جلد اول، حدیث نمبر 592)

☆ بیٹھ کر نماز:-

الشیخ محمد مختار شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "ایسا معذور شخص جو کھڑے ہوکر قیام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا"۔

جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور رکوع وسجدہ بھی کرسکتا ہے وہ بیٹھ کر ہی رکوع وسجدہ کرلے، لہٰذا جو شخص زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدے کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے، اسکو رکوع وسجدہ کرنا فرض ہے، کیونکہ وہ اس پر قادر ہے اور یہ دونوں بھی نماز میں فرض ہیں۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "جب مریض پر قیام دشوار ہوجائے تو بیٹھ کر رکوع وسجدہ کرتے ہوئے نماز پڑھے"۔(الجوہر: ۱/۳۱۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا اگر رکوع وسجدے پر یا ان میں سے ایک پر قادر ہے تو اس کو بیٹھ کر رکوع وسجدہ کرنا لازم ہے، ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔

فرض نماز کے لئے قیام رکن کی حیثیت رکھتا ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی، اس لیے کسی کے لئے بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، صرف قیام کی استطاعت نہ رکھنے والے کو اجازت ہے۔

علمائے کرام نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ فرض نماز کی تکبیر تحریمہ کے لئے کھڑے ہونا فرض ہے۔

جیسے کہ نووی رحمہ اللہ "المجموع" (3/296) میں کہتے ہیں کہ: "تکبیر تحریمہ [یعنی اللہ اکبر] کے تمام حروف کھڑے ہونے کی حالت میں کہنا واجب ہے، چنانچہ اگر کوئی ایک حرف بھی حالت قیام کے علاوہ کسی اور حالت میں کہا تو اس کی نماز بطور فرض نہیں ہوگی"۔

اگر نماز میں کچھ دیر قیام کی استطاعت بھی ہو تو اتنا ہی قیام کرلے، چاہے وہ قیام صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار کے برابر ہو یا اس سے زیادہ---کیونکہ شریعت میں مطلوب یہ ہے کہ قراءت کرتے ہوئے قیام کرے، چنانچہ اگر نمازی قیام یا قراءت کے کچھ حصے سے قاصر ہے تو جس قدر اس میں استطاعت ہے وہ پڑھے گا اور بقیہ حصہ اس سے ساقط ہوجائے گا۔

☆ کرسی پر نماز:

1- بلاعذر کرسی پر نماز کا حکم 2- عذر معقول کی وجہ سے کرسی پر نماز کا حکم

1- بلاعذر کرسی پر نماز کا حکم:-(بلاعذر کرسی پر نماز ناجائز ہے) اس کی کئی وجوہات ہیں:

i- ایک یہ کہ نماز میں قیام ورکوع وسجدہ فرائض میں داخل ہیں، اور بلاعذر ان میں سے کسی کو چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی، اور کرسی پر نماز پڑھنے والا ان تمام فرائض کو چھوڑ دیتا ہے، قیام کی جگہ کرسی پر بیٹھتا ہے اور رکوع وسجدہ دونوں کو چھوڑ کر محض اشارے سے ان کو ادا کرتا ہے، تو اس کی نماز کیسے ہوسکتی ہے؟

ii- دوسرے یہ کہ کرسیوں پر بیٹھ کر عبادت کرنے میں غیروں سے مشابہت پائی جاتی ہے؛ چنانچہ عیسائیوں میں رواج ہے کہ وہ اپنے چرچوں میں کرسیوں پر عبادت کرتے ہیں، اور یہ بات اسلام کی اہم تعلیمات میں سے ہے کہ غیروں کی مشابہت اختیار نہ کی جائے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ: "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"

ترجمہ: "جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے"۔(سنن ابوداوٗد: حدیث نمبر 4031)

لہٰذا بلاعذر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور اس طرح نماز پڑھنے والوں کی نماز بالکل بھی نہیں ہوتی، اور اس طرح پڑھی ہوئی نمازیں ان کے ذمہ باقی رہتی ہیں۔

2- عذر معقول کی وجہ سے کرسی پر نماز کا حکم:-(عذر معقول کی وجہ سے کرسی پر نماز جائز ہے)

ہماری شریعت نہایت معتدل ہے جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط؛ اس لیے یہ بات یقینی ہے کہ عذر و تکلیف کی صورت میں اس میں تخفیف و سہولت دی جاتی ہے۔

چنانچہ شریعت کے اصول میں سے ایک اصول یہ ہے کہ اس نے بیماری و تکلیف کو تخفیف احکام کا سبب مانا ہے۔

اسی کو فقہاء یوں بیان کرتے ہیں کہ:"اَلْمَشَقَّۃُ تَجْلِبُ التَّیْسِیْرَ"(مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے)(الاشباہ والنظائر لابن نجیم:۱/۷۵،الاشباہ والنظائر للسیوطی:۱/۱۶۰)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ عذر معقول کی وجہ سے نماز کی اجازت ہے- کیونکہ فقہاء کے کلام میں یہ ضابطہ ہے کہ: **طاعت بقدر طاقت ہوا کرتی ہے۔** جب نیچے بیٹھ کر نماز کی طاقت نہیں یا نیچے بیٹھنا بڑا مشکل ہے تو کرسی پر پڑھنے کی اجازت ایک معقول بات بھی ہے اور اصول فقہیہ کی روشنی میں شرعی بات بھی ہے۔لیکن دو باتیں ذہن نشین ہونی چاہئیں:

1- عذر موجود ہو، بلا عذر کرسی پر نماز پڑھنا گناہ بھی ہے اور اس کی وجہ سے نماز ہوتی بھی نہیں-

2- معمولی اور چھوٹا موٹا عذر نہیں؛ بلکہ معقول و شرعاً معتبر عذر ہو-

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی یا تو سکت و طاقت ہی نہ ہو، یا طاقت تو ہو؛ مگر اس سے ناقابلِ برداشت تکلیف و درد ہوتا ہو، یا زمین پر بیٹھنے سے بیماری و تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔اس صورت میں کرسی پر نماز کی اجازت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا. ترجمہ:"اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا"-(سورہ البقرۃ،آیت نمبر 286)

ایک اور مقام پر فرمایا: مَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٍۚ. ترجمہ":اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی"-(سورہ الحج،آیت نمبر 78)

حدیث: رسول اللہ(خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: بشروا ولا تنفروا، ویسروا ولا تعسروا، سکنوا.(متفق علیه)

ترجمہ:"لوگوں کو خوشخبری سنایا کرو(ڈرا ڈرا کر اسلام سے) متنفر نہ کرو۔اور آسانیاں پیدا کیا کرو،سختی پیدا نہ کرو۔سکون دیا کرو"۔(متفق علیہ)

کرسی پر نماز پڑھنے کا طریقہ:- شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ کہتے ہیں" زمین یا کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ سجدہ کرتے وقت رکوع سے زیادہ جھکے اور اس کے لیے سنت یہ ہے کہ رکوع کی حالت میں اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے لیکن سجدہ کی حالت میں اس کے لئے واجب یہ ہے کہ اگر استطاعت ہو تو ہاتھ زمین پر رکھے لیکن اگر استطاعت نہ ہو تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے"۔(ماخوذ المغنی ابن قدامہ 1/444)

نبی کریم(خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

ترجمہ:"مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی(پھر)، نبی کریم(خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے ناک کی طرف اشارہ کیا، اور دونوں ہاتھ، اور دونوں گھٹنے، اور پاؤں کی انگلیاں"۔

جو شخص ایسا کرنے سے عاجز ہو اور کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں-

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا سورۃ التغابن، آیت نمبر 16 میں فرمان ہے: **"تم میں جتنی استطاعت ہو اس قدر اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو"۔**

☆ **تحیۃ المسجد:-** تحیۃ کے معنی آداب کے ہیں یعنی مسجد میں داخل ہونے کا یہ ادب ہے کہ دوگانہ نفل(دو نفل) آپ تحیۃ المسجد کی نیت سے ادا کریں۔

1۔ اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھ گئے تو اب تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتے کیونکہ بیٹھ جانے کے بعد تحیۃ المسجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

2۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے ہی سنت شروع کر لیں تو سنتوں کا ثواب دگنا ہو جائے گا ایک سنتوں کا دوسرا تحیۃ المسجد کا۔(ایسا وقت کم ہو تو دونوں کی نیت اکٹھی کی جا سکتی ہے)۔

3۔ اگر بیٹھ گئے اور پھر سنتوں کے لئے کھڑے ہوئے تو صرف سنتوں کا ثواب ہوگا۔

4۔ اگر وضو کیا تھا مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد میں داخل ہوئے ہی سنتیں شروع کر دیں تو تین ثواب ہو گئے ایک تحیۃ وضو کا، دوسرا تحیۃ المسجد کا اور تیسرا سنتوں کا (وقت کم تھا تینوں کی نیت کر کے شروع کرنا ہوگا)

5۔ اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے تحیۃ الوضو، پھر تحیۃ المسجد اور پھر سنتیں پڑھیں تو ثواب کا تو کیا ہی کہنا۔

****

مسافر کی نماز (قصر نماز)

1۔ شریعت میں مسافر اس شخص کو کہتے ہیں جو تین منزل تک جانے کا ارادہ کر کے اپنے وطن سے یا شہر سے نکلے۔ تین منزل یعنی 48 میل سفر کا ارادہ ہو۔ مسافت کے متعلق فقہا میں کچھ اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ اڑتالیس میل کا سفر ہے اور بعض کے نزدیک ستاون میل کا۔

2۔ وطن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جہاں اس کی مستقل سکونت ہو اسے وطن اصلی کہتے ہیں، دوسرا وہ جہاں وہ چند دن یا زیادہ دن رہنے کی نیت کرے اس کو وطن اقامت کہتے ہیں۔

3۔ وطن اصلی پر سفر سے کچھ فرق نہیں آتا یعنی جب بھی گھر واپس آئے گا پوری نماز پڑھے گا۔

4۔ اس مسافر پر نماز قصر جب واجب ہوگی جبکہ وہ 48 میل کا سفر کر کے کہیں جائے اور اس کی نیت وہاں پر 15 دن یا 15 دن سے کم رہنے کی نیت ہو اگر بعد میں 15 دن سے 2 یا 4 دن اوپر ہو جائیں اس صورت میں بھی ان زائد دنوں میں بھی نماز قصر ہی پڑھی جائے گی۔ کچھ علما نے تو یہ کہا ہے کہ بعد میں خواہ جتنے دن بڑھائے نماز قصر پڑھے گا۔

5۔ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز پڑھے گا اسے امام کے پیچھے نماز قصر نہیں کرنی ہوگی۔

6۔ اگر مقیم مسافر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے چار رکعت ہی پڑھنی ہوں گی وہ مسافر امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور پھر اپنی دو رکعتیں اس طرح مکمل کرے کہ ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ نہ پڑھے بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے اور باقی نماز معمول کے مطابق پڑھے (سورہ فاتحہ اس لئے نہیں پڑھے گا کیونکہ وہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کر چکا ہے اور امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے)

7۔ اگر مسافر غلطی سے چار رکعتیں پڑھ لے اور دوسری رکعت میں بقدر تشہد قعدہ کرے تو آخیر میں سجدہ سہو کرے دو رکعت فرض اور دو رکعت نفل شمار ہو جائیں گے لیکن اگر دوسری رکعت میں بقدر تشہد قعدہ نہ کیا تو نماز باطل ہو جائے گی اور دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

8۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے۔

9۔ جو نماز سفر میں قضاء ہو جائے وہ مقیم ہو جانے کے بعد قصر ہی پڑھی جائے گا۔

نوٹ: خوف یا جلدی کی وجہ سے اگر سنتیں نہ پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

****

سجدہ سہو

سہو کے لغوی معنی ہیں بھول جانا۔اگر نماز میں بھولے سے کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی رکن کو دوبار کرلیا جائے یا کسی واجب کو بدل دیا جائے یا کسی واجب میں تاخیر ہوجائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہوجاتی ہے۔یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ صرف واجبات میں سہو ہونے سے سجدہ سہو کرلینے سے نماز ہو جاتی ہے۔لیکن اگر کوئی فرض ترک ہوجائے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہ ہوگی اور دوبارہ نماز پڑھنی پڑے گی۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

نماز کی آخیری رکعت میں التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیرے، دوسجدے کرے اس کے بعد التحیات درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

جن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے:

1۔ کسی فرض میں تاخیر ہونے سے

2۔ کسی فرض کو مقدم کرنے سے

3۔ کسی فرض کو مکرر کرنے سے

4۔ کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے

5۔ کسی واجب میں تاخیر کرنے سے۔

6۔ رکوع دومرتبہ کرنے سے

7۔ تین سجدے کرنے سے

8۔ قعدہ اولیٰ یا قعدہ آخیر میں تشہد چھوٹ جانے سے

9۔ تشہد دومرتبہ پڑھنے سے

10۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود پڑھ لینے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے جتنے وقت میں اتنا پڑھا جائے۔

11۔ الحمد دومرتبہ پڑھ لینے سے

12۔ سری نماز میں امام کے جہر کرنے سے

13۔ جہری نماز میں امام کے آہستہ پڑھنے سے۔

14۔ اگر نماز میں کئی باتیں ایسی ہوگئی جن کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو کرلینے سے نماز ہوجاتی ہے ایک سے زیادہ سجدہ سہو نہیں کرنا چاہیے۔

15۔ اگر سجدہ کرنے کے بعد کوئی بات ایسی ہوگئی جس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو پہلا سجدہ سہو کافی ہے دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

16۔ نماز میں کچھ بھول ہوگئی جس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن سجدہ سہو نہ کیا اور دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ سجدہ سہو کرنا تھا لیکن ابھی جگہ سے اٹھے اور نہ سینہ قبلہ کی طرف سے پھرا اور نہ کسی سے بات کی تو اب آخیر میں دوسجدے نکالے نماز ہوجائے گی۔

17۔ اگر سجدہ سہو کرنا بھول گئے دونوں طرف سلام پھیرا اور تسبیح ،کلمہ یا درود شریف پڑھنے لگے نہ وہاں سے اٹھے اور نہ کسی سے بات کی تو اب بھی دوسجدے آخیر میں سجدہ سہو کے لئے نکالے، نماز ہوجائے گی۔

18۔ اگر کوئی نماز میں الحمد بھول جائے ،سورت پڑھ لی یا سورت پہلے پڑھ لی الحمد بعد میں تب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

19۔ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا واجب ہے۔اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔

20۔ اگر کسی رکعت میں الحمد کو یا اس کے زیادہ حصہ کو مکرر پڑھ لیا (بار بار) تو سجدہ سہو واجب ہے۔

21۔ اگر کوئی شخص فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کی جگہ التحیات یا کچھ اور پڑھ لے۔ یا نیت باندھنے کے بعد "سبحانک اللھم" کے بجائے دعا قنوت پڑھ لے تو سجدہ سہو واجب نہیں لیکن اگر التحیات کی جگہ کچھ اور پڑھ گیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

22۔ اگر کوئی شخص فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملا لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں سجدہ سہو واجب نہیں۔

23۔ ہر فرض کو اپنی جگہ بلا تاخیر ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اس میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی الحمد پڑھنے کے بعد سورت ملانے میں سوچنے لگے یا آخری رکعت میں التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد شبہ ہوا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اتنی دیر سوچنے میں لگ گئی جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکتا ہے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا یعنی کسی بھی رکن کے ادا کرنے میں اگر تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

24۔ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ تین پڑھیں ہیں یا چار اگر گمان چار رکعت پڑھ لی ہیں کہ طرف ہے تو سجدہ سہو کرے لیکن اگر گمان تین کا ہے تو ایک رکعت اور پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

25۔ اگر وتر کی پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو اس سے نماز خراب نہ ہوگی البتہ تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

26۔ اگر وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے تو رکوع سے اٹھ کر دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ آخیر میں سجدہ سہو کرے۔

27۔ اگر التحیات پڑھنے کے بعد اتنا درود شریف پڑھ لیا جائے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ یا اس سے زیادہ پڑھ لیا جائے تو اٹھ کھڑا ہوا اور نماز ختم کرنے کے بعد سجدہ سہو کرے تو نماز ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس سے کم پڑھا تو سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن نفل یا سنت میں دو رکعت پڑھنے کے بعد التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لئے کہ نفل اور سنت نمازوں میں اس کی اجازت ہے اگر دو مرتبہ التحیات پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

28۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں بھول گیا اور دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو گیا اگر نیچے کا دھڑ سیدھا ہونے سے قبل یاد آ جائے تو بیٹھ جائے التحیات پڑھے تب کھڑا ہو۔ ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا واجب نہیں لیکن اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ چار رکعت مکمل کرے اور آخیر میں سجدہ سہو کرے۔

29۔ اگر چوتھی رکعت میں بیٹھنا بھول گیا اور نیچے کا دھڑ سیدھا نہ ہوا تو بیٹھ جائے التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں لیکن اگر سیدھا کھڑا بھی ہو جائے تو تب بھی بیٹھ جائے التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی لیکن اگر رکوع کے بعد بھی یاد نہ آیا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض نماز پھر سے پڑھے یہ نفل ہوگئی۔ ایک رکعت اور ملا لے پوری 6 رکعتیں کرے سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر ایک رکعت اور نہ ملائی اور پانچویں رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو چار رکعت نماز نفل ہوئیں ایک رکعت اکارت گئی۔

****

قضاء نماز کے بعض مسائل

1۔ اگر کسی شخص کی کوئی نماز قضاء ہوجائے تو اسے چاہیے کہ فرض نماز (موجودہ) پڑھنے سے پہلے اس کی قضاء کرلے۔لیکن اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہوجائے کہ قضاء نماز کے پڑھنے میں موجودہ فرض نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو اسے چاہیے کہ فرض نماز پڑھ لے اور قضاء نماز کو فرض نماز پڑھنے کے بعد ادا کرے۔

2۔ اگر کسی کی پورے ایک دن کی نماز قضاء ہوجائے تو اسے ترتیب سے نمازوں کی قضاء کرنی ہوگی یعنی پہلے فجر، پھر ظہر، عصر، پھر مغرب اور پھر عشاء لیکن اگر ترتیب قائم نہ رہی، مثلاً پہلے فجر نہ پڑھی اور ظہر پڑھی اور پھر عصر تو یہ درست نہیں ہے۔

اگر کسی کی فجر کی نماز قضاء ہوگئی اور اس نے فجر کی نماز نہ پڑھی اور ظہر پڑھی اور دوسری رکعت میں فجر کے قضاء ہونے کا خیال آگیا تو اسے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیے اور سجدہ سہو کر لینا چاہیے۔لیکن اگر تیسری رکعت میں یاد آیا تو پھر چار رکعت ادا کرکے سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے۔یہ چار رکعتیں نفل ہوجائیں گی۔اب پہلے فجر کی نماز ادا کرے پھر ظہر کی۔

3۔ اگر وتر کی نماز قضاء ہوجائے تو پہلے وتر کی قضاء پڑھنی چاہیے اس کے بعد فجر کی نماز ادا کرے۔اگر وتر کا قضاء ہوجانا یاد ہو اور وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے فجر کی نماز پڑھے تو درست نہیں ہے۔اب چاہیے کہ پہلے وتر کی نماز ادا کرے پھر فجر کی نماز دوبارہ ادا کرے اگر کسی نے فجر کی نماز پڑھ لی اور اسے یاد تھا کہ اس نے وتر نہیں پڑھے ہیں تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی فجر کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

4۔ نماز میں اگر اتنی آواز سے ہنسی آگئی کہ آواز پاس والے نے سن لی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز ٹوٹ جائے گی۔

5۔ امام اور مقتدی دونوں کو رکوع سے اٹھتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ضروری ہے۔

6۔ امام اور مقتدی دونوں کو اور منفرد کو (اکیلے کو) رکوع سے اٹھنے کے بعد ربنا لک الحمد کہنا ضروری ہے۔

قضاء نماز ادا کرنے کا طریقہ:-

ایک دن کی قضاء کی بیس رکعتیں ہیں۔

قضاء نماز ادا کرنے کی نیت:-

پڑھتا ہوں (یا پڑھتی ہوں) اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز فرض، فرض فجر، **قضاء اول وقت قضاء** منہ میرا کعبہ شریف کی طرف ''اللہ اکبر'' یہ فجر کی نماز کے دو فرض ادا کرنے کی نیت ہوئی۔جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ایک دن کی نماز قضاء بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔2 فجر کے فرض، 4 ظہر کے فرض، 4 عصر کے فرض، 3 مغرب کے فرض 4، عشاء کے فرض اور 3 عشاء کے وتر واجب۔یہ کل ہوئیں 20 رکعتیں۔

نماز جب بھی قضاء پڑھی جائے گی تو پورے ایک دن کی نماز ترتیب سے قضاء پڑھنی ہوگی۔یعنی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی بیس رکعتیں کرنے کے بعد دوسرے دن کی نماز قضاء پڑھنی ہوگی۔اوپر 2 رکعت فجر کی قضاء پڑھنے کے لئے نیت بتائی گئی ہے اب اس کے بعد دوبارہ ظہر کی نماز کے لئے نیت کرنی ہے۔''پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے 4 رکعت نماز فرض، فرض ظہر، **قضاء اول وقت قضاء** منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر'' یعنی نیت کرتے وقت ہر نماز کا وقت بتانا ہے کہ وقت قضاء ہے ہر نماز میں قضاء اول اور وقت قضاء ضرور کہنا ہے۔اس طرح پانچوں نمازوں میں نیت کرنی ہے۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فرض کیا کسی کی 100 نمازیں قضاء ہیں۔اب وقت تو قضاء ہے ہی قضاء اول کہنے سے مراد ہے کہ یا اللہ وہ جو میری 100 نمازیں قضاء ہوگئیں ہیں ان میں سے سب سے اول والے دن کی نماز کی میں قضاء ادا کر رہی ہوں۔ایک دن کی نماز کی قضاء جب ادا ہوجائے تو اپنے پاس نوٹ کرلیا اب رہ گئے 99 دن اب دوسرے دن کی نماز میں بھی نیت اسی طرح کی جائے گی۔ترتیب سے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وقت قضاء، قضاء اول، اسطرح دوسرے دن کی بقایا نماز قضاء ادا کردی تو اب رہ گئے 98 دن۔اسی طرح باری باری ایک ایک دن کرکے نماز قضاء ادا کرنی ہے۔

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16
فجر																
ظہر																
عصر																
مغرب																
عشاء																
	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32
فجر																
ظہر																
عصر																
مغرب																
عشاء																
	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48
فجر																
ظہر																
عصر																
مغرب																
عشاء																

فی زمانہ تقویٰ کا معیار گھٹ گیا ہے اور دین میں آسانی پیدا کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔اس لئے علما کرام نے قضاء نمازیں ادا کرنے کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ایک مسلمان ان آسانیوں کے باوجود بھی اگر اپنی قضاء نمازوں کو ادا نہ کر سکے تو اس کے لئے آنکھیں بند کرنے کے بعد سوائے حسرت کے اور کچھ نہ ہوگا۔

قضاء نمازوں میں کی گئی آسانیاں:-

1۔ قضاء نمازوں میں رکوع اور سجود میں تسبیح (سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی اعلیٰ) ایک مرتبہ پڑھنی ہے۔

2۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بجائے سبحان اللہ تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

3۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد کے بعد سورۃ بھی پڑھنی ہے۔

4۔ وتر میں دعائے قنوت کے بجائے ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی تین مرتبہ یا اللہ اکبر ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔

5۔ التحیات کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ پڑھ کر سلام پھیر دینا ہے۔

****

اللہ تعالیٰ کے محبوب نمازی

1) رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کی نماز

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نبوت سے پہلے کافی عرصہ مصروف عبادت رہے۔ جب آپ خاتم النبیین ﷺ منصب نبوت پر فائز ہوئے تو آپ خاتم النبیین ﷺ کو نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ نماز کا حکم آتے ہی آپ خاتم النبیین ﷺ اس پر کاربند ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نماز مثالی نماز تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور آپ خاتم النبیین ﷺ جیسی کامل اور مقبول نماز نہ کوئی پڑھ سکا اور نہ کوئی پڑھ سکے گا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور دوسری میں سورہ آل عمران پڑھ لیا کرتے۔ تہجد میں حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی قرات اتنی بلند ہوتی تھی کہ آواز دور تک جاتی اور لوگ بستروں پر پڑے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی قرات سنتے۔ کبھی کبھی ایسی آیت آجاتی کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اس کے کیف و اثر میں محو ہو جاتے۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ ایک بار حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے نماز میں یہ آیت پڑھی۔

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 118)

ترجمہ: "اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے "۔

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ پر اس آیت کا اتنا اثر ہوا کہ صبح تک یہی آیت پڑھتے رہے۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ ارکان نماز کو خوب سکون واطمینان سے ادا کیا کرتے تھے۔ نماز کے ارکان میں سب سے کم وقفہ رکوع کے بعد قیام میں ہوتا ہے لیکن حضرت انسؓ سے روایت ہے "حضور پاک خاتم النبیین ﷺ رکوع کے بعد اتنی دیر قیام کرتے کہ ہم لوگ سمجھتے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں"۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں "حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ شب میں کچھ دیر سوتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے۔ پھر اٹھتے بیٹھتے اور نماز میں مصروف ہو جاتے۔ غرض صبح تک یہی حالت قائم رہتی"۔

حضرت علیؓ کی روایت ہے "غزوہ بدر میں سوائے رسول پاک خاتم النبیین ﷺ کے رات میں ہر شخص سوتا رہا مگر حضور پاک خاتم النبیین ﷺ ایک درخت کے نیچے رات بھر نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے صبح کر دی"۔

خشوع نماز کی روح ہے اور حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے زیادہ خاشع کون ہو سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ اپنے والد حضرت شخیرؓ سے روایت کرتے ہیں "میں ایک روز حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے ہاں گیا۔ اس وقت حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور فرطِ گریہ سے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے اندر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے دیگ کے جوش کرنے کی آواز"۔

حضرت مطربؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں "انہوں نے دیکھا حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نماز میں ہیں اور آپ خاتم النبیین ﷺ پر گریہ طاری ہے اور سینہ سے گرمی کی وجہ سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہانڈی جوش مارتی ہو"۔

2) حضرت ابو بکرؓ کی نماز

حضرت ابو بکرؓ کی نماز کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپؓ ابتدائی زمانے میں بھی اس سوز و گداز کے ساتھ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے کہ قریش کے بیوی بچے متاثر ہو کر آپؓ کے گرد جمع ہو جاتے اور قریش کو اندیشہ ہوتا کہیں ان کے متعلقین اپنے دین سے منحرف نہ ہو جائیں۔ قریش نے ابن وغنہ سے شکایت کی کہ ابو بکرؓ نے اپنے دروازے پر مسجد بنائی ہے اس میں بلند آواز سے نماز اور قرآن پڑھتے ہیں۔ ہمیں اپنے متعلقین کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے یا تو ابو بکرؓ شرائط کی پابندی کریں یا پھر تم ان کی ذمہ داری سے الگ ہو جاؤ۔ ابن وغنہ نے حضرت ابو بکرؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا تو آپؓ نے جواب دیا تم میری حفاظت کی ذمہ داری سے بری ہو۔ میں اللہ کی حفاظت میں راضی اور خوش ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ کا نماز کے ساتھ یہ ذوق تمام عمر رہا۔ اکثر دن کو روزہ رکھتے اور راتیں نماز میں گزارتے۔ خشوع و خضوع کا یہ حال تھا کہ نماز میں لکڑی کی طرح بے حس و حرکت نظر آتے۔ روتے روتے ہچکی بندھ جایا کرتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے نماز سیکھی اور انہوں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے، نماز پڑھتے وقت حد درجہ کی انکساری ہوتی۔

3) حضرت عمر فاروقؓ کی نماز

حضرت عمرؓ بڑے بارعب جلیل القدر صحابی تھے۔ آپؓ کی نماز کے لئے کہا جاتا ہے کہ آپؓ ہمیشہ رات بھر جاگ کر بڑے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھتے جب صبح ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے۔

ترجمہ: "اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور خود بھی اس پر جمے رہو"۔ (سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر 132)

آپؓ نماز میں ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کی ہولنا کیوں کا ذکر یا خدا کی عظمت وجلالت کا بیان ہوتا اور ان چیزوں سے آپؓ اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے آپؓ کی ہچکی بندھ جاتی۔

حضرت امام حسینؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک بار نماز پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے: (سورہ طور، آیت نمبر 8-7)

ترجمہ: ''بلاشبہ تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ اس کو رفع کرنے والا کوئی نہیں''۔

تو اس قدر روئے کہ روتے روتے آنکھیں ورم کر گئیں۔

ایک نماز میں یہ آیت پڑھی (سورہ الفرقان، آیت نمبر 13)

ترجمہ: ''جس روز گناہ گار لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ کی ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے تو موت موت پکاریں گے''۔

یہ آیت پڑھ کر آپؓ پر ایسا خوف وخشوع طاری ہوا اور آپ کی حالت اتنی غیر ہوئی کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ آپؓ پر اس طرح کی آیتوں کا ایسا ہی اثر ہوا کرتا ہے تو سمجھتے کہ آپؓ واصل بحق ہو گئے ہیں۔

حضرت مسعودؓ سے روایت ہے "حضرت عمرؓ کو جب نیزہ لگا تو ان پر بے ہوشی آنی شروع ہو گئی۔ میں نے کہا "انہیں نماز کے لئے ہوشیار کرو"۔ لوگوں نے کہا "امیر المومنین نماز تیار ہے"۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "ہاں میرا اس وقت میں اٹھنا ہی ٹھیک ہے۔ اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز ترک کر دی"۔ اس کے بعد آپؓ نے نماز پڑھی اور آپؓ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

4) حضرت عثمان غنیؓ کی نماز:

حضرت عثمانؓ دنیاوی معاملات میں توجہ دینے کے باوجود بڑی انکساری اور خضوع سے نماز پڑھتے۔ جب آپؓ نماز میں ہوتے تو دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہوتے۔

آپؓ کے متعلق حضرت عثمان بن عبدالرحمن تیمیؓ کہتے ہیں "مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں آج تمام رات مقام ابراہیم پر عبادت کروں گا"۔ میرے باپ نے کہا "جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو میں اس جگہ تنہا چلا گیا اور وہاں کھڑا ہو گیا"۔ اچانک ایک شخص نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمانؓ بن عفان تھے۔ میرے باپ نے کہا "انہوں نے ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) کے ساتھ ابتدا کی اور پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سارا قرآن ختم کر دیا۔ اس کے بعد رکوع کیا"۔

محمد بن سیرینؓ سے ایک روایت ہے "جب باغیوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا اور ان کے قتل کا ارادہ کیا" اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے "جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا" تو حضرت عثمانؓ کی بیوی نے کہا ''تم نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا کہ جو ساری رات ایک رکعت میں قرآن پاک مکمل کرتا تھا"۔

حضرت عثمانؓ کو نماز سے ایک خاص قسم کا لگاؤ تھا۔ آپؓ نہایت تواضع سے نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپؓ عموماً وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پاک مکمل ختم کر لیا کرتے تھے۔

5) حضرت علیؓ کی نماز:

نماز کا وقت آتا تو حضرت علیؓ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپؓ پر لرزا طاری ہو جاتا۔ ایک بار لوگوں نے پوچھا "امیر المومنین آپؓ کا یہ حال کیوں ہو جاتا ہے"؟ تو آپؓ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی امانت کی ادائیگی کا وقت ہوتا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور پہاڑ پر پیش کیا تو ان سب نے اس بار کو اٹھانے سے ڈر کر انکار

کر دیا اور انسان نے اسے اٹھالیا"۔

حضرت علیؓ کے بارے میں مشہور ہے "ایک مرتبہ ان کی ران میں تیر گھس گیا۔لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی لیکن نہ نکل سکا۔آپس میں مشورہ کیا کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں تو نکال لیا جائے۔چنانچہ جب آپؓ سجدے میں گئے تو لوگوں نے اس تیر کو کھینچ لیا۔نماز سے فارغ ہوئے تو آپؓ نے پوچھا" کیا تم لوگ تیر نکالنے کے لئے آئے ہو"؟لوگوں نے کہا" وہ تو ہم نے نکال بھی لیا"۔آپؓ نے کہا" مجھے تو معلوم ہی نہیں ہو"ا۔

اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؓ نماز میں کتنا متوجہ ہوتے تھے۔

حضرت داتا گنج بخش کا فرمان ہے "جب حضرت علیؓ نماز کا قصد فرماتے تو آپؓ کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے۔جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا تھا"۔

6) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز:

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بڑے مشہور صحابی تھے آپؓ حضرت زبیرؓ کے بیٹے تھے جو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے محبوب ساتھی تھے اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ام المومنین حضرت خدیجہؓ آپؓ کی پھوپھی تھیں۔حضرت عائشہؓ آپ کی خالہ تھیں۔آپؓ کی والدہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔آپؓ کا شماران صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے جنہیں یادالٰہی کا بہت شوق تھا۔اللہ کی عبادت آپؓ کا مشغلہ تھا اور اس میں بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیا کرتے تھے۔قیام کی حالت میں خشوع وخضوع کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آپؓ کو دیکھ کر معلوم ہوتا کہ جیسے کوئی ستون کھڑا ہے۔آپؓ کا رکوع اتنا طویل ہوتا کہ دوسرے لوگ سورہ بقرہ ختم کر لیتے ،یہی حالت سجدے کی تھی۔جب آپؓ سجدہ کرتے تو اتنی دیر تک سجدے میں رہتے کہ حرم شریف کے کبوتر آپؓ کی پشت پر بیٹھ جاتے۔نازک سے نازک حالت میں بھی کبھی نماز ترک نہ کرتے۔حجاج کے محاصرے کے زمانے میں جب چاروں طرف سے پتھروں کی بارش ہورہی تھی۔آپؓ حطیم میں نماز ادا کرتے۔پتھر آ آ کر پاس گرتے لیکن آپؓ پر ان کا کوئی اثر نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جو خود بڑے پائے کے بزرگ اور عبادت گزار صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے ''اگر تم لوگ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی نماز دیکھنا چاہتے ہو تو ابن زبیرؓ کی نماز کی نقل کرو''۔

عمرو بن دینارؒ کا بیان ہے "میں نے ابن زبیرؓ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا"۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو صحابہ کرامؓ میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔وہ حضرت زبیرؓ کی لاش کے پاس سے گزرے تو نہایت حسرت سے مخاطب ہوکر کہا ''ابوخبیب اللہ تمہاری مغفرت کرے تم بڑے روزے دار، بڑے نمازی اور بڑے صلہ رحمی کرنے والے تھے"۔

ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ بیٹا جس کا نام ہاشم تھا پاس سو رہا تھا۔چھت سے ایک سانپ گرا بچہ چلایا گھر والے سب دوڑتے ہوئے آئے ،شور مچ گیا۔بچے کو اٹھایا سانپ کو مارا۔ابن زبیرؓ اسی اطمینان سے نماز پڑھتے رہے،سلام پھیر کر فرمانے لگے،" کچھ شور کی سی آواز آئی تھی کیا تھا"؟ بیوی نے کہا ''اللہ تم پر رحم کرے بچے کی تو جان ہی گئی تھی تمہیں پتہ ہی نہ چلا'' فرمانے لگے تجھے کیا معلوم "اگر نماز میں اللہ کی طرف سے توجہ ہٹا تا تو نماز کہاں باقی رہتی"؟

7) حضرت ابوطلحہؓ کے نماز:

حضرت ابوطلحہؓ صحابی رسول خاتم النبیین ﷺ تھے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپؓ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک پرندہ اڑا اور اسے جلدی سے باہر جانے کا راستہ نہ ملا کیونکہ باغ بڑا گنجان تھا۔پرندہ کبھی ادھر کبھی ادھر اڑتا رہا اور باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈتا رہا۔ان کی نگاہ اس پر پڑی اور پھر پرندے کے ساتھ پھرتی رہی۔دفعتاً نماز کا خیال آیا تو سہو ہوگیا کہ کونسی رکعت تھی نہایت افسوس ہوا کہ اس باغ کی وجہ سے سہو ہوا ہے۔فوراً حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ عرض کر کے درخواست کی کہ اس باغ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی ہے اس لئے میں اس باغ کو اللہ کے راستے میں دینا چاہتا ہوں آپ خاتم النبیین ﷺ جہاں دل چاہے اس باغ کو صرف فرمادیجئے۔

اس طرح کا ایک واقعہ حضرت عثمانؓ کے زمانے میں پیش آیا کہ ایک انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔کھجوریں پکنے کا زمانہ شباب پر تھا اور خوشے پکی ہوئی کھجوروں کے بوجھ سے جھکے ہوئے تھے۔نگاہ خوشوں پر پڑی، کھجوروں سے بھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے بہت ہی اچھے معلوم ہوئے خیال ادھر چلا گیا بھول گئے

کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔اس کا اتنا رنج ہوا کہ دل میں ٹھان لیا کہ اس باغ ہی کو اب نہیں رکھنا کہ اس میں اتنا دل لگ گیا کہ میں رکعتیں بھول گیا۔ یہ غفلت ہوئی اور کھجوروں کی خوشنمائی نے مجھے نماز کی رکعتیں بھلادیں۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں آکر عرض کیا" میں اس کو اللہ کی راہ میں دینا چاہتا ہوں" اور پورا واقعہ بیان فرمایا۔انہوں نے کہا" آپؓ اس سے جو چاہے کریں"۔حضرت عثمانؓ نے اس کو پچاس ہزار درہم میں فروخت کرکے اس کی قیمت دینی کاموں میں خرچ کردی۔

8) حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کی نماز:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو نماز سے خاص انس تھا۔فرض نمازوں کے علاوہ آپؓ کثرت سے نوافل ادا کیا کرتے تھے۔آپؓ کے غلام حضرت نافع بیان کرتے ہیں" ابن عمرؓ رات کو کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے۔صبح کے وقت مجھ سے دریافت کرتے صبح طلوع ہوگئی ہے یا نہیں؟ اگر میں کہتا ہاں تو طلوع سحر تک استغفار کرتے اور اگر میں کہتا نہیں تو پھر نماز شروع کردیتے۔روزانہ کا معمول یہی تھا۔ہلکی سی روشنی میں مسجد نبوی کے لئے نکلتے۔نماز پڑھتے بازار کی ضروریات پوری کرتے پھر گھر آجاتے"۔

محمد بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں"ابن عمرؓ رات میں چار چار، پانچ پانچ مرتبہ اٹھتے اور نماز پڑھتے۔آپؓ رات کے بیشتر حصہ میں شب بیدار رہتے"۔

آپ کی شب بیداری کے متعلق ایک مرتبہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا" عبداللہؓ کیا ہی اچھا آدمی ہوتا اگر وہ رات میں نمازیں پڑھتا"۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب یہ بات سنی تو ساری زندگی کے لئے اس کو اپنا معمول بنالیا۔

9) حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ کی نماز

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ نفلی روزے کم رکھتے تھے فرماتے ہیں" جب میں کثرت سے روزے رکھنا شروع کرتا ہوں تو نماز پڑھنے میں کمزوری محسوس کرتا ہوں حالانکہ نماز مجھے روزے سے زیادہ محبوب ہے"۔آپؓ ہر مہینے کے تین روزے ضرور رکھا کرتے تھے۔

10) حضرت ابوہریرہؓ کی نماز

حضرت ابوہریرہؓ کو اصحاب صفہ میں خاص مقام حاصل ہے۔کیونکہ آپؓ اپنے شب روز کا بیشتر حصہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں گزارتے اور اکثر مسجد نبوی میں عبادت میں مصروف رہتے۔آپؓ نے شب بیداری کے لئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک حصہ میں خود نماز پڑھتے، دوسرے حصہ میں آپؓ کی بیوی نماز پڑھتیں اور تیسرے حصہ میں آپؓ کا غلام نماز پڑھتا۔باری باری ایک دوسرے کو جگاتے اور اس طرح رات کو عبادت کرتے۔

11) حضرت انسؓ کی نماز

حضرت انسؓ تمام انصار مدینہ میں سے ممتاز تھے۔آپؓ کی ریاضت وعبادت کا یہ حال تھا کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد کثرت سے نوافل ادا کرتے۔نماز اس دلجوئی سے پڑھتے کہ دیکھنے والے کو رشک آجاتا۔حضرت ابوہریرہؓ جو خود بھی جلیل القدر صحابی ہیں فرماتے انسؓ کی نماز سب سے زیادہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نماز کے مشابہ ہے۔

12) حضرت ابودرداؓ کی نماز

حضرت ابودرداؓ بھی انصار مدینہ میں سے تھے۔آپؓ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے۔حضرت سلمان فارسیؓ ان کے مواخاتی بھائی تھے۔ایک دن وہ ان کے ہاں مہمان ہوئے تو ان کی بیوی کو نہایت ابتر حالت میں میلے کچیلے لباس میں دیکھا۔انہوں نے کہا" یہ کیا حال بنا رکھا ہے"؟ انہوں نے جواب دیا" تمہارے بھائی ابودرداؓ کا دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے"۔کھانے کے وقت حضرت سلمانؓ نے حضرت ابودرداؓ سے کہا" کھاؤ"، انہوں نے کہا" میں روزے سے ہوں" (غالباً کم کھانے کی وجہ سے کہا) انہوں نے کہا" میں بھی نہیں کھاؤں گا"۔تو انہوں نے کھانا کھایا۔جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداؓ نے نماز پڑھنا چاہی، حضرت سلمانؓ نے کہا" سوجاؤ"۔حضرت ابودرداؓ سو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز پڑھنا چاہی حضرت سلمانؓ نے کہا" سوجاؤ"، جب رات کا آخیری حصہ آیا تو حضرت سلمانؓ نے کہا" اب اٹھو"، پھر دونوں نے نماز پڑھی، پھر حضرت سلمانؓ نے کہا" تم پر اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے۔تمہارے نفس اور تمہاری بیوی کا حق بھی ہے۔ہر ایک کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ہر ایک کا حق ادا کرو"۔حضرت ابودرداؓ جب نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کو بیان کیا۔حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" سلمانؓ نے درست کہا ہے"۔

13) حضرت ابن عباس ؓ کی نماز

حضرت ابن عباس ؓ سے متعلق حضرت مسیب ؓ بن رافع سے روایت "جب حضرت ابن عباس ؓ کی بینائی جاتی رہی تو ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا "اگر آپ ؓ سات دن چت لیٹ کر نماز پڑھو تو میں آپ ؓ کا علاج کردوں گا"۔ حضرت ابن عباس ؓ نے حضرت عائشہ ؓ ،حضرت ابو ہریرہ ؓ اور دیگر اصحاب رسول خاتم النبیین ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر پوچھا سب نے ہی کہا "اگر آپ ؓ ان سات دنوں میں مرگئے تو نمازوں کا کیا کریں گے"؟ چنانچہ انہوں نے اپنی آنکھوں کو ویسے ہی رہنے دیا اور علاج سے منع فرمادیا۔

14) حضرت امام حسن ؓ کی نماز

حضرت امام حسن ؓ وضو کرتے تو آپ ؓ کے چہرے کا رنگ بدل جاتا کسی نے پوچھا "ایسا کیوں ہوتا ہے"؟ آپ ؓ نے جواب دیا "بڑے جبار کے سامنے پیشی کا وقت ہوتا ہے"۔ پھر وضو کر کے مسجد میں تشریف لے جاتے اور فرماتے:

ترجمہ: " اے اللہ تیرا بندہ حاضر ہے۔ تو نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم میں سے جو اچھا ہے وہ بروں سے درگزر کرے پس تو اچھا ہے اور میں بداعمال بندہ اے کرم کرنے والے میری برائیوں سے ان خوبیوں کے طفیل جن کا تو مالک ہے درگزر فرما''۔

حضرت امام حسن ؓ اکثر وقت مسجد میں گزارتے تھے۔ ایک مرتبہ امیر معاویہ ؓ نے ایک شخص سے حضرت امام حسن ؓ کی عبادت دریافت کی۔ اس نے بتایا کہ "فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔ دن چڑھے چاشت پڑھ کر امہات المومنین ؓ کے پاس سلام کرنے کو جاتے پھر گھر جاتے اور گھر سے ہو کر پھر مسجد چلے جاتے تھے"۔

15) حضرت امام حسین ؓ کی نماز

حضرت امام حسین ؓ کو نماز کے ساتھ خاص شغف تھا۔ آپ ؓ رات دن میں ایک ہزار نوافل پڑھتے تھے۔ عرب میں اولاد کی کثرت فخر کی بات تھی اور اولاد کا کم ہونا عار سمجھا جاتا تھا۔ حضرت امام حسین ؓ کی اولادیں بہت کم تھیں، ایک مرتبہ کسی نے حضرت امام زین العابدین ؒ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ؒ نے فرمایا "تمہیں اس پر تعجب کیوں ہے؟ وہ رات دن میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتے تھے انہیں عورتوں سے ملنے کا موقع کہاں تھا"؟ (سیر الصحابہ)

16) حضرت امام زین العابدین ؒ کی نماز

حضرت امام زین العابدین ؒ اپنے زمانے کے بڑے عابد و زاہد تھے آپ ؒ حالت نماز میں ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے تھے۔ آپ ؒ زہد و ورع کے پیکر تھے۔ حضرت سعید بن مسیب ؒ کہتے ہیں "میں نے علی ؒ بن حسین ؒ سے زیادہ عبادت گزار اور صاحب ورع (پرہیزگار) کسی کو نہیں دیکھا"۔

نماز کی حالت میں استغراقی (غرق ہونا) کیفیت طاری رہتی۔ آپ ؒ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ؒ کے خدام بے تکلف باتیں شروع کردیتے۔ ایک شخص نے پوچھا "تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو"؟ خدام نے جواب دیا "جب آپ ؒ حالت نماز میں ہوتے ہیں تو آپ ؒ کو ہماری گفتگو کی خبر نہیں ہوتی"۔

آپ ؒ بھی دن رات میں ہزار نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

17) حضرت امام جعفر صادق ؒ کی نماز

حضرت امام جعفر صادق ؒ آئمہ اہل بیت میں سے تھے آپ ؒ خاندان نبوت کے فضائل و محاسن کے زندہ پیکر تھے۔ حضرت عمر دین مقدام ؒ کا بیان ہے "جب میں جعفر بن محمد ؒ کو دیکھتا تو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا کہ یہ نبیوں کے خاندان سے ہیں"۔

آپ ؒ شب و روز عبادت میں مشغول رہتے۔ حضرت امام مالک ؒ کہتے ہیں "ایک زمانے تک آپ ؒ کی خدمت میں میرا آنا جانا رہا۔ یہ روزے کی حالت میں ہوتے اور میں نے ان کو ہمیشہ نماز پڑھتے یا قرآن پاک پڑھتے ہوئے پایا"۔

18) حضرت اویس قرنی ؒ کی نماز

حضرت اویس قرنی ؒ اہل دنیا سے پوشیدہ رہ کر دن رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ ساری رات شب بیدار رہتے۔ آپ ؒ نے یہ معمول بنا لیا تھا کہ ایک شب قیام میں گزرے، دوسری رکوع میں اور تیسری سجدے میں۔ اس طرح ایک شب ایک حالت کے لئے مخصوص تھی۔ کسی نے آپ ؒ سے پوچھا "حضرت نماز کا یہ کیا

طریقہ ہے"؟ فرمایا"میں چاہتا ہوں کہ ایسی حالت میں خشوع کروں کہ صبح ہو جائے"۔

آپؒ رات کی طرح دن بھی عبادت میں گزارا کرتے تھے۔ آپ نماز کی حالت میں بے حد مستغرق ہوتے۔

19) حضرت خواجہ حسن بصریؒ کی نماز

حضرت خواجہ حسن بصری ؒ کو تفسیر حدیث اور فقہ میں مجتہدانہ حیثیت حاصل تھی۔ علم ظاہر کے ساتھ علم باطن میں بھی کمال حاصل تھا۔ آپؒ ہمیشہ مغموم رہتے تھے۔ فرماتے تھے "مومن کی ہنسی قلب کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے"۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو زاروزار روتے۔ خوف خدا کا غلبہ ہر وقت طاری رہتا۔ چنانچہ یونس بن عبیدہؒ کہتے ہیں "جب آتے تو معلوم ہوتا کہ اپنے کسی عزیز کو دفن کر کے آرہے ہیں۔ جب بیٹھتے تو معلوم ہوتا کہ ایسے قیدی ہیں جس کی گردن مارے جانے کا حکم ہو چکا ہے۔ جب دوزخ کا ذکر کرتے تو معلوم ہوتا کہ دوزخ ان ہی کے لئے بنائی گئی ہے۔ آپؒ کی مجلس میں آخرت کے علاوہ اور کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ آپؒ فرض اور سنت نمازیں لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے۔ لیکن نوافل کے لئے آپؒ کا گوشہ تنہائی مخصوص تھا۔ گوشہ تنہائی میں آپؒ اور ہی حالت میں ہوتے تھے"۔ حضرت حسن بصریؒ ایک بار مکہ معظّمہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور امام شعبیؒ نے آپؒ کے ایک ملنے والے سے جس کا نام حمید تھا حضرت حسن بصری ؒ سے تخلیہ میں ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے حضرت حسن بصری ؒ سے ذکر کیا۔ فرمایا "جب چاہئے آئیں"۔ امام شعبی ایک روز گئے حمید دروازے پر موجود تھے۔ انہوں نے کہا "جایئے اندر حضرت حسن بصری ؒ تنہا ہی ہیں"۔ لیکن انہوں نے حمید کو بھی ساتھ لیا۔ جب یہ دونوں اندر پہنچے تو حسن بصری ؒ ایک خاص کیفیت میں تھے۔ قبلہ رو بیٹھے کہہ رہے تھے "ابن آدم تیرا وجود نہ تھا تجھے وجود عطا کیا گیا، جو تو نے مانگا تجھے دیا جب تیری باری آئی تو (تو بھول گیا) تو نے انکار کر دیا۔ تو نے کتنا برا کیا۔ افسوس تو نے کتنا برا کیا"۔ یہ کہتے اور بے ہوش ہو جاتے پھر ہوش میں آتے تو یہی جملے دہراتے۔ امام شعبی نے کہا "چلو اس وقت امام دوسرے عالم میں ہیں"۔

20) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی نماز

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا شمار خلفائے راشدین میں ہوتا ہے۔ ان کی بیوی کا کہنا ہے ''عمر بن عبدالعزیزؒ سے زیادہ وضو اور نماز میں مشغول رہنے والے تو اور بھی ہوں گے لیکن ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا میں نے نہیں دیکھا۔ عشاء کی نماز کے بعد مصلے پر بیٹھ جاتے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے اور روتے رہتے نیند کا غلبہ ہوتا آنکھ لگ جاتی پھر جب کھلتی تو پھر روتے اور دعا کرتے اس طرح روتے اور دعا میں مشغول رہتے ہوئے رات گزار دیتے''۔ ان کی بیوی عبدالملک بادشاہ کی بیٹی تھی باپ نے بہت سے زیوارات اور جواہرات دیئے تھے اور ایک ایسا ہیرا بھی تھا جس کی نظیر نہیں تھی۔ آپؒ نے بیوی سے فرمایا کہ ''دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کرے یا تو سارا زیور اللہ کے واسطے دے کہ میں اسے بیت المال میں داخل کروا دوں یا مجھ سے جدائی اختیار کرے۔ مجھے یہ چیز گوارہ نہیں کہ میں اور وہ مال ایک ہی گھر میں رہیں'' بیوی نے کہا "وہ مال کیا چیز ہے؟، میں اس سے کئی چند زیادہ چیزیں بھی آپؒ کے لئے چھوڑ سکتی ہوں"۔ یہ کہہ کر سب کا سب مال زیور بیت المال میں جمع کروا دیا۔ آپؒ کے انتقال کے بعد جب عبدالملک کا بیٹا یزید بادشاہ بنا تو اس نے بہن سے دریافت کیا "اگر تم چاہو تو تمہارا زیور تمہیں دوبارہ بیت المال سے نکال کر دے دیا جائے"۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''جب میں ان کی زندگی میں ان زیورات سے خوش نہ ہوئی تو ان کے مرنے کے بعد ان سے کیا خوش ہوں گی"؟

مرض الموت میں آپؒ نے لوگوں سے پوچھا "میرے مرض کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے"؟ لوگوں نے کہا "شاید جادو ہے"، آپؒ نے کہا "ایسا نہیں ہے"۔ پھر ایک غلام کو بلایا اور اس سے پوچھا "مجھے زہر دینے پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا"؟ اس نے کہا "سو دینار دیئے گئے اور آزادی کا وعدہ کیا گیا"۔ آپؒ نے فرمایا "وہ دینار لے آ"۔ اس نے حاضر کر دیئے آپ نے وہ بیت المال میں جمع کروا دیئے۔ پھر اس غلام سے فرمایا ''تو کسی ایسی جگہ چلا جا جہاں یہ لوگ تجھے نہ دیکھ سکیں''۔ آپ کے انتقال کے وقت مسلمہؒ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "آپؒ کے تیرہ بیٹے ہیں آپؒ نے ان کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا"۔ آپؒ نے فرمایا "مجھے بیٹھا دو"۔ آپؒ کو بیٹھایا گیا تو آپؒ نے فرمایا "میں نے اِن کا کوئی حق نہیں لیا ہے اور جو دوسروں کا حق تھا وہ میں نے ان کو نہیں دیا ہے۔ پس اگر یہ صالح ہیں تو اللہ تعالیٰ تو ان کا کفیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (سورۃ الاعراف آیت 196)

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ۝ ترجمہ: "اور وہی نیکوں کا کفیل ہے"۔

''پس اگر یہ صالح نہیں تو مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے''۔

****

بارہ مہینوں کی عبادات

محرم الحرام

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مہینوں کی تعداد بارہ بیان فرمائی ہے۔جس میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔

1۔محرم 2۔رجب 3۔ذی قعدہ 4۔ذی الحج

محرم:- حرمت والے مہینوں میں عبادت کا ثواب عام مہینوں سے ہزار گنا زیادہ ہوتا ہے۔محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔یہ انتہائی برکتوں والا مہینہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ہیں، جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے"۔ (صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم/ مشکوٰۃ ص:۱۷۸)

پہلی محرم:-شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہدیہ کم از کم دو رکعت نماز نفل اور نیاز)

یوم عاشورہ کے روزے کا ثواب:- حضرت ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عاشورہ کس روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں اور کوتاہیوں کا کفارہ کرتا ہے"۔(مسلم، مسند احمد، ابوداؤد)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "روزہ کے سلسلے میں کسی بھی دن کو کسی دن پر فضیلت حاصل نہیں ؛ مگر ماہِ رمضان المبارک کو اور یوم عاشورہ کو (کہ ان کو دوسرے دنوں پر فضیلت حاصل ہے)"۔(رواہ الطبرانی والبیہقی ،الترغیب والترہیب ۲,115)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے "رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے ان سے فرمایا "اس دن کی کیا وجہ ہے"؟ تو وہ کہنے لگے "یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں"، تو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہم زیادہ حق دار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں"-تو رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا"۔(متفق علیہ)

یوم عاشورہ کی نفلی عبادت:- جو شخص یوم عاشورہ کے دن چار رکعت ایک سلام کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ اس رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس سال بعد کے گناہ بخش دیتا ہے۔حضرت ابوہریرہؓ سے چار رکعت نفل اس طرح بتائے گئے ہیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، سورہ زلزال، سورہ الکافرون اور سورہ اخلاص ایک ایک بار پھر فارغ ہو کر ستر بار درود شریف اور دعا کریں۔حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا جو عاشورہ کی رات کو عبادت سے زندہ رکھے اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔

یوم عاشورہ کو گھر والوں پر رزق کی فراخی کرنے کی برکت:- بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے گھر والوں پر رزق کی فراوانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سال بھر کشادہ رزق عطا کرتا ہے، جو شخص عاشورہ کے دن روزہ رکھے۔اسے سال بھر کے فوت شدہ روزوں کا ثواب ملے گا اور جو عاشورہ کے دن صدقہ دے وہ سال بھر کے فوت شدہ صدقے کا ثواب پائے گا۔

یوم عاشورہ کے اہم واقعات:- یوم عاشورہ بڑا ہی مہتم بالشان اور عظمت کا حامل دن ہے، تاریخ کے عظیم واقعات اس سے جڑے ہوئے ہیں؛ چناں چہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ:

(۱) یوم عاشورہ میں ہی آسمان وزمین، قلم اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔

(۲) اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(۳) اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۴) اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہولناک سیلاب سے محفوظ ہو کر کوہِ جودی پر لنگر انداز ہوئی۔

(۵) اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو، خلیل اللہ" بنایا گیا اور ان پر آگ گلِ گلزار ہوئی۔

(۶) اسی دن حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(۷) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے سے رہائی نصیب ہوئی اور مصر کی حکومت ملی۔

(۸) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ایک طویل عرصے کے بعد ملاقات ہوئی۔

(۹) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم و استبداد سے نجات حاصل ہوئی۔

(۱۰) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔

(۱۱) اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت واپس ملی۔

(۱۲) اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو سخت بیماری سے شفا نصیب ہوئی۔

(۱۳) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے بعد نکالے گئے۔

(۱۴) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے اوپر سے عذاب ٹلا۔

(۱۵) اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(۱۶) اور اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے نجات دلا کر آسمان پر اٹھایا گیا۔

(۱۷) اسی دن دنیا میں پہلی بارانِ رحمت نازل ہوئی۔

(۱۸) اسی دن قریش خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالتے تھے۔

(۱۹) اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔

(۲۰) اسی دن کوفی فریب کاروں نے نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جگر گوشۂ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو میدانِ کربلا میں شہید کیا۔

(۲۱) اور اسی دن قیامت قائم ہوگی"۔ (نزہۃ المجالس ۱/ ۳۴۷، ۳۴۸ - معارف القرآن، پ ۱، آیت ۹۸۔ معارف الحدیث ۴/ ۱۶۸)

عبادات ماہ محرم

1۔ ماہ محرم کا چاند دیکھ کر سورہ رحمن پڑھیں اور پورے سال امن وامان کے ساتھ رہنے کی دعا کریں۔

2۔ ماہ محرم میں بلا ناغہ کسی بھی وقت (فجر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے) چوتھا کلمہ پڑھیں 100 مرتبہ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگیں۔

3۔ **پہلی شب:** جو کوئی محرم الحرام کی پہلی شب چھ رکعت نماز نفل دو، دو کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور پھر سلام کے بعد تین مرتبہ تراویح کی دعا پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ ثواب عظیم حاصل ہوگا۔

دس محرم:۔ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہدیہ کم از کم دو رکعت نماز نفل برائے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ، دو رکعت نماز نفل برائے شہداء کربلا، دو رکعت نماز نفل برائے اہل بیت اور نیاز)

عاشورہ کے دن:

1۔ جو کوئی عاشورہ کے دن چھ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ والشّمس، سورہ الضحیٰ، سورہ اذا زلزلت، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ والناس پڑھے (یہ نفل نماز اشراق کے وقت پڑھے) پھر نماز ختم کرنے کے بعد سجدے میں جا کر سات مرتبہ سورہ کافرون پڑھے۔ پھر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کرے۔ انشاء اللہ جو بھی حاجت ہوگی وہ ضرور پوری ہوگی۔

2۔ جو کوئی عاشورہ کے دن دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کہ بعد آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیات۔ سلام پھیرنے کے بعد 11 مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعا کرے۔ بفضل اللہ اس نماز کی برکت سے بے پناہ ثواب حاصل ہوگا۔

3۔ جو کوئی عاشورہ کے دن باوضو حالت میں ستر مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا (انشاء اللہ) ستر مرتبہ پڑھنے کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

4۔ ماہ محرم میں اگر ہو سکے تو روزانہ ورنہ عاشورہ کے دن 2 رکعت نماز بحضور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ اور ہدیہ بحضور تمام اہل بیت، ہدیہ بحضور شہداء کربلا پڑھ کر ثواب ان تمام مذکورہ ہستیوں کو پہنچایا جائے۔

دعا عاشورہ :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا قَابِلَ تَوْبَۃِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَافَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَا جَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْب یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ ، یَاسَامِعَ دَعْوَۃِ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ، یَا مُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَئَ، یَارَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآئِ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ، یَامُجِیْبَ دَعْوَۃِ صَالِحٍ فِی النَّاقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ، یَانَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآئَ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآئِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَرِضَاکَ وَاَحْیِنَا حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ ط (پھر سات بار پڑھے) سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَائَ وَلَا مَنْجَائَ مِنَ اللّٰہِ اِلاَّ اِلَیْہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

یوم عاشورہ پر اعتراض اور اس کا جواب:- یوم عاشورہ کی عظمت اور اس کے روزے پر کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ چونکہ اس دن حضرت امام حسینؓ کی شہادت ہوئی تھی لہٰذا یہ روزہ جائز نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ شہادت پر افسوس ہونا چاہیے نہ کہ خوشی کہ اہل وعیال پر خرچ اور فقرا و مساکین کی مدد کر کے خوشی منائی جائے۔ یہ بات کہنے والے ایک غلط انداز فکر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسینؓ کو شہادت کا مرتبہ اس دن عطا فرمایا جو اس کے نزدیک نہایت عظمت اور بزرگی اور شان والا دن ہے۔ تاکہ اس کے باعث حضرت امام حسینؓ کے درجات و اعزازات میں مزید اضافہ ہو اور اس بزرگی کے سبب وہ خلفائے راشدین میں شہدا کرام کے درجے کو پہنچ جائیں۔ اگر امام حسینؓ کے یوم شہادت کو ماتم یا سوگ یا مصیبت کا دن کہنا جائز ہوتا تو سوموار کا دن اس کا زیادہ مستحق تھا۔ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے محبوب خاتم النبیین ﷺ کی روح مبارک قبض کی اور اس دن حضرت ابوبکرؓ نے وصال فرمایا۔ عاشورہ کے دن تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہ السلام کو ان کے دشمنوں سے نجات دلوائی اور اس دن انبیاء کرام علیہ السلام کے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تمام عظمت والی چیزوں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔

لہٰذا عاشورہ کا دن دوسرے بابرکت دنوں یعنی عیدین اور جمعہ وغیرہ جیسا ہو گیا۔ دوسری بات یہ کہ اگر ان دنوں کو اور خاص کر عاشورہ کے دن کو غم کا اظہار کرنا جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اسے یوم غم قرار دیتے۔ کیونکہ وہ ہمارے مقابلے میں حضرت امام حسینؓ سے زیادہ قرب اور خصوصی تعلقات رکھتے تھے اور اس دن اہل وعیال کو رزق میں فراخی دینے اور روزے رکھنے کی ترغیب انہی سے منقول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ ''عاشورہ کا روزہ فرض ہے'' حضرت علیؓ اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت علیؓ کے اس حکم پر فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ باقی حضرات میں سے سنت کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "جو شخص عاشورہ کی رات کو (عبادت کے ذریعے) زندہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جب تک وہ چاہے گا زندہ رکھے گا"۔ (غنیۃ الطالبین)

ان تمام دلائل و اقوال سے اعتراض کرنے والے کا عقیدہ باطل ہو گیا۔

****

صفرالمظفر

صفر کامہینہ:- اسلامی قمری سال کے دوسرے مہینے کانام صفر ہے۔

بعثتِ نبوی خاتم النبیین ﷺ سے پہلے کفارِ مکہ اس ماہ کو بلاؤں اور مصیبتوں کا مہینہ کہا کرتے تھے۔اور اس وجہ سے وہ اس ماہ کو منحوس خیال کرتے تھے۔ اعلانِ نبوت کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے ماہِ صفر کے بارے میں ان تمام ابہام کو جو اس ماہ کے ساتھ منسوب قرار دیئے گئے تھے غلط قرار دے دیا۔صفر کا مہینہ عام مہینوں کی مثل ہے۔

اس ماہ کے بارے میں ایک خاص بات جس پر بہت یقین کرلیا گیا ہے وہ یہ کہ چونکہ یہ مہینہ منحوس ہے اس لیے اس ماہ میں کوئی نیا کام نہیں کرنا خاص طور پر شادیاں تو بالکل ہی نہیں کرسکتے۔اس لیے کہ اس ماہ میں کی گئی شادیاں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔غور کرنے کی بات یہ ہے کہ کیا سال کے بقایا گیارہ ماہ میں کی گئی تمام شادیاں کامیاب ہوتی ہیں؟ یا باقی ماہ میں کی گئی شادیوں میں لڑائی جھگڑے اور طلاقیں نہیں ہوتیں؟ کیا سال کے بقایا گیارہ ماہ میں کسی تجارت میں نقصان یا کسی کاروبار میں گھاٹا نہیں ہوتا؟

اسلام نے اس قسم کی تمام بے بنیاد باتوں کی تردید کردی ہے۔

ہم مسلمان ہیں۔ہمیں کسی بھی کاروبار، کسی بھی نئے کام کے آغاز، کسی زمین کی خریداری، کسی شادی بیاہ، کسی بلڈنگ بنانے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔اسلامی طریقہ کے مطابق دعا کریں باری تعالیٰ سے عافیت طلب کریں اللہ تعالیٰ اپنے کرم وفضل سے قبول فرمائے گا۔

درج بالا تمام باتوں پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یادرہے کہ تمام مہینے برابر ہیں۔ ماہِ صفر میں بھی اب ہم تمام مہینوں کی طرح عافیت طلب کر کے تمام کام کرسکتے ہیں۔شادی بیاہ بھی کرسکتے ہیں۔شادی بیاہ کی غیر ضروری رسومات ختم کرنے پر توجہ دینی چاہئے۔ یہ تیل مہندی یہ اُبٹن کی تمام رسومات مکروہ ہیں اور یہ تمام باتیں دین کی کمی اور لاعلمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔اللہ اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے احکامات پر عمل کریں اور برداشت کا مادہ اپنے اندر پیدا کریں دوسروں کی چھوٹی بڑی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کی عادت بنائیں۔بڑے چھوٹوں پر شفقت کریں اور چھوٹے بڑوں کا ادب واحترام کریں۔

صفر کے مہینے کی عبادات:- 1۔ماہ صفر کا چاند دیکھ کر سورہ یٰسین پڑھیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کی بلاو پریشانی سے محفوظ ومامون رکھے۔

2۔صفر کے مہینے میں ہر روز کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کریں۔

3۔صفر کے مہینے میں ''یااللہ، یاسلام، یاحفیظ، یارقیب'' کا ورد کریں۔(ترجمہ: اے اللہ سلامتی عطا فرما، ہماری حفاظت فرما اور ہمارا نگہبان بن جا۔)

نفلی عبادات:- ماہ صفر کی پہلی شب چاند دیکھنے کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد چار رکعت نفل نماز، دو، دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر دعا کریں۔بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی بھی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے گا۔

ماہ صفر کی پہلی شب:- 1۔ کتاب ''راحت القلوب'' میں ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کی پہلی رات عشاء کی نماز کے وتر اور نفل سے پہلے 4 رکعت نماز اس طرح پڑھے کے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15 مرتبہ سورہ کافرون، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15 مرتبہ سورہ اخلاص، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ فلق، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ الناس پڑھے۔نماز ادا کرنے کے بعد ایک مرتبہ ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن'' پڑھے۔ پھر 70 مرتبہ درود پاک پڑھے اور دعا کرے۔انشاء اللہ ہر بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے گا۔

2۔ ہر فرض نماز کے بعد 11 مرتبہ درود شریف اور 11 مرتبہ ''یاودودُ یااللہ، یاحفیظُ یااللہ'' پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حفظ وامان کے لئے دعا کریں (یہ پورے سال پڑھنا چاہیے) اللہ تعالیٰ حفظ وامان میں رکھے گا۔

4۔ جان ومال کی حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ مندرجہ ذیل سلام پڑھ کر دعا کریں۔

سَلَامٌ'' قَوْلاً مِّنْ رَّبٍ الرَّحِیْم ہ سَلَامٌ'' عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ہ سَلَامٌ'' عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ ہ سَلَامٌ'' عَلٰی مُوْسٰی وَھَارُوْنَ ہ سَلَامٌ'' عَلٰٓی اِلْیَاسِیْنَ ہ سلام'' عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ہ سَلَامٌ'' ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ہ

ماہ ربیع الاوّل

ماہ ربیع الاول کی فضیلت:- ماہ ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔ یہ بڑی فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی ولادت اس ماہ میں ہوئی اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا وصال مبارک بھی اسی ماہ میں ہوا۔ اس ماہ میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب بنت خزیمہؓ اور حضرت جویریہؓ بنت حارث کا وصال بھی ہوا۔ یہ بڑا ہی مبارک مہینہ ہے۔ اس ماہ میں جتنی خوشیاں منائیں کم ہیں۔ اگر میسر ہو تو ہر روز غسل کریں، کپڑے بدلیں، عطر لگائیں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہماری قبر کو منور فرمائے گا۔ ابولہب جس کی مذمت قرآن پاک میں موجود ہے۔ مگر ولادت سرکار کی وجہ سے خوشی منانے پر ہر دوشنبہ کو عذاب میں کمی محسوس کرے تو غلامان مصطفیٰ خاتم النبیین ﷺ تو صدق دل سے اور رضائے الٰہی کے لئے اس شب بلکہ پورے مہینے ہی خوشی مناتے ہیں۔ وعظ، میلاد، نوافل، تلاوت قرآن، خیرات وغیرہ جیسے عظیم مشاغل خیر میں اس ماہ کو گزاریں تو کیوں نہ ان کی قبر میں تا قیامت انوار رحمت کی بارش ہو؟ ماہ ربیع الاوّل میں ہر وقت زبان مبارک پر درود وسلام رکھنا چاہیے، یہ مہینہ خیرات وصدقات کا مہینہ ہے جو اپنے ساتھ بے شمار برکات وسعادتوں کو لے کر آتا ہے۔ اسی ماہ کی 12 تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے احمد مجتبیٰ حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کو پیدا فرمایا اور اپنی نعمتوں کی بارش ہم پر کر دی۔

ماہ ربیع الاوّل کی عبادات:-

1۔ ماہ ربیع الاوّل میں چاند دیکھنے کے بعد سورۃ مجادلہ پڑھیں اور دعا کریں۔

2۔ **پہلی شب:** جو کوئی اس مہینہ کی پہلی شب اور پہلے دن دو رکعت نماز رات کے وقت اور دو رکعت نماز نفل دن کے وقت اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو پروردگار عالم اس کو سات سو برس کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

زیارت رسول پاک خاتم النبیین ﷺ:- جو کوئی ربیع الاوّل کی پہلی شب نماز عشاء کے بعد 16 رکعت نماز (2+2+2+2+2+2+2+2) کر کے پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ جب تمام نوافل ادا کر دیں تو نہایت توجہ ویکسوئی کے ساتھ قبلہ رو بیٹھے بیٹھے ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل درود پاک پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پڑھنے کے بعد باوضو حالت ہی میں پاک صاف بستر پر بغیر کسی سے کلام کئے سو جائیں۔ انشاءاللہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔

دوسری شب:- ماہ ربیع الاوّل کی دوسری شب نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر بارہ گاہ الٰہی میں اپنے مقصد ومطلب کے حصول کے لئے دعا کریں۔ انشاءاللہ ضرور قبول ہوگی۔

ماہ ربیع الاوّل کے روزانہ کے معمولات:

3۔ ماہ ربیع الاوّل میں ہر روز دو رکعت نماز ہدیہ بحضور حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی نیت سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلنے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرنے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا مکمل اتباع کرنے کی توفیق کے لئے دعا کریں۔

4۔ ہر وقت چلتے پھرتے وضو بے وضو زبان پر ''الصلوٰۃ وسلامُ علیک یا رسول اللہ'' رکھیں

5۔ تلاوت قرآن پاک، درود وسلام اور میلاد کی محفل خود بھی منعقد کریں اور جہاں یہ محفل ہوں ان میں شرکت کریں۔

6۔ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں

اکیس (21) ربیع الاوّل کی خاص نفلی نماز:-

جو کوئی ربیع الاوّل کی اکیس تاریخ کو دو رکعت نماز نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ مزمل پڑھے، سلام پھیرتے ہی سجدہ میں جا کر تین مرتبہ نہایت عاجزی کے ساتھ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔ (یَاغَفُوْرُ تَغَفَّرتَ بِالْغُفْرِ وَالْغُفْرُ وفِیْ غُفْرِکَ یَاغَفُوْرُ)

اس کے بعد جو بھی جائز دعا صدق دل سے مانگیں گے انشاء اللہ قبول ہوگی۔ ربیع الاوّل کی بارہویں، تیرہویں، اور چودھویں تاریخ کو بعد نماز نماز عشاء مندرجہ ذیل دعا کو سات ہزار سات سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ 　يَابَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَابَدِيعُ

یہ دعا ترقی رزق، حلال روزی کے لئے بہت افضل ہے۔لیکن یہ خیال رہے کہ بارہ تاریخ پیر یا جمعرات یا جمعہ کی ہو۔ روزانہ کم از کم 500 مرتبہ درود پڑھیں۔

1۔ 100 مرتبہ درود ابراہیمی　　2۔ 100 مرتبہ اصلوٰۃ وسلام علیک یارسول اللہ

3۔ 100 مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　4۔ 100 مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ

5۔ 100 مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

****

ربیع الثانی

ربیع الثانی اسلامی قمری سال کا چوتھا مہینہ ہے۔ یہ بڑی فضیلت اور برکت والا مہینہ ہے۔اس کو ماہ ربیع الاخر بھی کہتے ہیں۔اسی ماہ میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ (غوث اعظمؒ) پیدا ہوئے۔اس ماہ میں نوافل اور وظائف کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔پہلی شب چاند دیکھنے کے بعد سورہ الملک پڑھ کر دعا کریں۔

ہمیشہ (پورے سال): روزانہ مغرب کے بعد سورہ الملک اور سورہ ''الم سجدہ'' شب قدر کی بیداری کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ربیع الثانی کی پہلی شب میں مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی نماز سے قبل آٹھ رکعت نفل، دو دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کوثر دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کافرون تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص۔اس نماز کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہر مشکل اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

تیسری شب:

اسی ماہ کی تیسری شب کو نماز عشاء کے بعد 4 رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص اس کے بعد سلام پھیر کر اپنی حاجت طلب کریں۔انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔اس ماہ کی پانچویں شب کو بھی اسی طرح نفل پڑھ کر دعا کریں۔

پندرہ تاریخ:

اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو چاشت کی نماز کے بعد چودہ رکعت نماز 2,2 کر کے پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات، سات بار سورہ العلق یا سورہ العصر پڑھیں، پھر سلام پھیر کر ساٹھ مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

يَامَلِيكُ تَمَلَّكْتَ بِالْمَلَكُوْتِ وَالْمَلَكُوْتُ فِيْ مَلَكُوْتِ مَلَكُوْتِكَ يَامَلِيكُ

انشاء اللہ اس نماز کے پڑھنے سے ثواب عظیم حاصل ہوگا۔اس ماہ کی پندرہ اور انتیسویں شب کو نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔سلام پھیر کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کریں اللہ تعالیٰ بامراد کرے گا۔اس ماہ میں بھی کثرت سے درود پاک پڑھیں چلتے پھرتے

1۔ الصلوٰۃُ وَسَلَامٌ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ　یا　2۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　یا

3۔ صلی اللہ علیک یا محمد　یا　4۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

5۔ یا ہو سکے تو کم از کم ایک تسبیح روزانہ درود ابراہیم کی کریں۔مندرجہ بالا درود شریف کی ایک ایک تسبیح روزانہ کریں (ہمیشہ) کے ثواب اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہوگا۔

****

جمادی الاوّل

اسلامی سال کے پانچویں مہینے کا نام جمادی الاولی ہے۔ یہ مہینہ ان دنوں میں واقعہ ہوا ہے کہ جن دنوں موسم سرما کی شدت کی وجہ سے پانی جمنے لگتا ہے۔ جمادی کے معنی ہیں کسی چیز کا جم جانا۔ اس لئے اس ماہ کو جمادی الاوّل یا جمادی الاولی کہتے ہیں۔ اس ماہ میں نوافل پڑھنا اور دیگر عبادت کرنا بہت ہی برکتوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس ماہ چاند دیکھنے کے بعد سورہ مزمل پڑھ کر دعا کریں ویسے تو ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو نفلی روزوں کا بے حد ثواب ہے لیکن خاص طور پر اس ماہ میں ان ایام بیض کے روزوں کا بہت ثواب ہے۔

پہلی شب:- مغرب کے بعد چار رکعت نماز، دو، دو کر کے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 11،11 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں۔

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ مزمل پڑھیں۔ اس ماہ کی یکم تاریخ کو نماز ظہر کے بعد چار رکعت اسطرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ ''اذا جاء نصر اللہ'' پڑھیں۔ پھر دعا کریں۔ حاجت طلب کریں۔ دین و دنیا کی عافیت طلب کریں۔

تیسری شب:- اس ماہ کی تیسری شب کو نماز عشاء کے بعد 20 رکعت نفل نماز دو، دو کر کے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات کم از کم 100 مرتبہ پڑھیں **یَاعَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظْمَۃِ وَ الْعَظْمَۃُ فِیْ عَظْمَۃِ عَظْمَتِکَ یَاعَظِیْمُ**

انشاء اللہ ثواب عظیم حاصل ہوگا اور تمام حاجات اللہ تعالیٰ پوری کرے گا (انشاء اللہ)

اکیسویں (21) شب:- اس مہینے کی اکیسویں شب کو نماز عشاء کے بعد چھ رکعت نماز نفل 2+2+2 کر کے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص سلام پھیرنے کے بعد 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دعا کریں۔

ایمان کی حفاظت کے لئے روزانہ کا ورد:- مندرجہ ذیل ورد کو ہمیشہ پورے سال صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے دین و ایمان جان و مال، اولاد سب محفوظ رہتے ہیں۔

بِسْمِ اللہِ عَلٰی دِیْنِی، بِسْمِ اللہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وَلَدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِی

جمادی الثانی

اسلامی سال کے چھٹے مہینے کا نام جمادی الثانی یا جمادی الاخر ہے۔ اس ماہ سن 12 ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی اسد اور قبیلہ غطفان کے مرتدین سے جنگ کرنے کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ اس ماہ کی 22 تاریخ سن 13 ھ کو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا۔ اس ماہ کی 22 تاریخ کو ہی سہ شنبہ کے دن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ یہ بہت بابرکت مہینہ ہے۔ اس ماہ چاند دیکھنے کے بعد سورہ مدثر پڑھ کر دعا کریں۔

پہلی شب:- اس ماہ کی پہلی شب نماز مغرب کے بعد 15 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں، ایک مرتبہ سورہ فلق ایک مرتبہ سورہ والناس پھر سجدے میں جا کر تین مرتبہ **اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** پھر بارگاہ الٰہی میں حاجت طلب کریں اور دعا مانگیں۔ پہلی شب عشاء کی نماز کے بعد 2 رکعت نماز نوافل ادا کریں پھر جتنا قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ اس کے بعد ایک 100 مرتبہ استغفار اور 100 مرتبہ درود پاک پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔

دسویں شب:- اس ماہ کی دسویں شب کو بارہ رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں **لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ** پڑھیں۔ 2،2 کر کے ادا کریں نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورہ یوسف تلاوت کریں۔ انشاء اللہ مفلسی تنگدستی دور ہوجائے گی اور سارا سال آفات و بلیات سے محفوظ رہیں گے۔ تنگی و غربت نہ آئے گی۔

اکیسویں شب:- اس ماہ کی اکیسویں شب سے آخیری تاریخ تک بلاناغہ عشاء کی نماز کے بعد 20 رکعت نماز دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بے حد ثواب ہے۔

22 جمادی الثانی:- وفات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ہدیہ کم از کم دو رکعت نماز نفل اور نیاز)

نفل روزہ:- جمادی الثانی کی آخیری تاریخ روزہ رکھنا واسطے استقبال رجب افضل ہے۔

****

رجب المرجب

یہ اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "رجب اللہ کا مہینہ ہے شعبان میرا اور رمضان میری امت کا"۔(الموضوعات لابن الجوزی)

حضرت ماذنیؒ نے حضرت امام حسینؓ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "رجب کے روزے رکھا کرو کیونکہ رجب کے روزے بارہ گاہ الٰہی کی طرف ایک توبہ ہے"۔

حضور اکرم کا ارشاد ہے:" پانچ راتیں ایسی ہیں کہ جن میں اللہ اپنے بندے کی دعا کو رد نہیں کرتا، ماہِ رجب کی پہلی رات، ماہِ شعبان کے وسط کی رات، جمعہ کی رات، عید الفطر کی رات اور قربانی کی رات"۔(السید احمد الہاشمی، مختار الاحادیث النبویہ والحکم المحمدیہ حدیث نمبر 568.)

شیخ امام ہبتہ اللہ نے ہمیں حضرت حسن بن عبداللہؒ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، وہ اپنی سند کے ساتھ حضرت علاء بن کثیرؒ سے اور وہ حضرت مکحولؒ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابودرداؓ سے رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا "تم نے ایسے مہینے کے بارے میں پوچھا کہ دور جاہلیت کے لوگ دور جاہلیت میں بھی اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اور اسلام نے اس کی فضیلت اور تعظیم میں اور اضافہ کر دیا ہے"۔

اس ماہ میں روزوں کا بے حد ثواب ہے۔ ماہ رجب کی کسی بھی تاریخ کو ظہر یا مغرب یا عشا کے بعد سورہ کہف، سورہ یٰسین، سورہ حٰم، سورہ دخان، سورہ المعارج ایک ایک مرتبہ پڑھنے سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رمضان المبارک کے علاوہ رجب اور شعبان کے سوا کسی اور ماہ کے پورے روزے نہیں رکھے"۔

رجب توبہ کا مہینہ ہے، شعبان محبت کا اور رمضان قرب الٰہی کا۔ رجب ایسا مہینہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نیکیاں دو چند کر دیتا ہے۔ شعبان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ برائیوں کو دور کرتا ہے۔ اور رمضان عطا و اعزاز کا مہینہ ہے۔

سورہ اخلاص:- ماہ رجب میں کسی بھی تاریخ کو سورہ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

رجب کے مہینے کا ورد:- رجب کے مہینے میں چلتے پھرتے استغفار کا ورد کریں

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ ط

رجب کا چاند دیکھ کر سورہ ''شعراء'' پڑھنی ہے۔

رجب کا پہلا دن:- رجب کے پہلے دن طلوع آفتاب کے بعد غسل کریں اور دس رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کی بعد ایک مرتبہ سورہ کافرون اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کلمہ توحید پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعۡطَیۡتَ وَ لَا مُعۡطِیَ لِمَا مَنَعۡتَ وَ لَا یَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡکَ الۡجَدِ

انشاء اللہ پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں عظیم ثواب لکھا جائے گا۔ ہر حاجت پوری ہوگی۔ جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی ہر حاجت پوری ہو جائے تو وہ رجب کے مہینے میں یہ عمل کرے کہ جو حضرت علیؓ نے حضرت اویس کرنیؒ سے سنا تھا۔ تیسری، چوتھی اور پانچویں اور ایک روایت کے مطابق، تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں اور ایک روایت کے مطابق تیسویں، چوبیسویں، پچیسویں تاریخ کو روزے رکھے۔ چاشت کے وقت ہر روز غسل کرے اور بغیر کسی سے کوئی کلام کئے زوال سے قبل 12 رکعت نفل، 4,4 کر کے پڑھے اور چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد جو سورت آتی ہو پڑھے اور سلام کے بعد ستر مرتبہ پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَلِکُ الۡحَقُّ الۡمُبِیۡنُ لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡئٌ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

دوسری چاروں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ نصر پڑھے اور اسلام کے بعد پڑھے۔

اِنَّکَ اَقۡوٰی مُعِیۡنٍ وَ اَھۡدٰی دَلِیۡلٍ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

تیسری چار رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام کے بعد ستر مرتبہ سورہ ''الم نشرح'' پڑھیں اس کے بعد اپنا دائیاں ہاتھ سینے

سے اتار کر سجدہ کریں اور سجدے کی حالت میں جو بھی جائز حاجت ہو اس کے لئے بارہ گاہ الٰہی سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہو گی۔

رجب کی پہلی جمعرات:- رجب کے مہینے میں (نوچندی جمعرات کو) پہلی جمعرات کو عبادت کا بے حد ثواب ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اس ماہ میں خاص طور پر مغفرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں انبیاء کرام کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے۔ اور اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو دشمنوں سے رہائی عطا فرمائی ہے۔ جس نے اس ماہ کے روزے رکھے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ تین چیزیں واجب کر لیں 1) گزشتہ گناہوں کی معافی 2) آئندہ عمر میں ہونے والے گناہوں سے بچاؤ اور 3) تیسرے یہ کہ روز قیامت پیاسے ہونے کا خطرہ باقی نہ رہے گا"۔ یہ سن کر ایک بوڑھا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی "یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میں بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے پورے ماہ کے روزے نہیں رکھ سکتا"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اول تاریخ کا روزہ رکھ لو۔ درمیانی تاریخ کا روزہ رکھ لو اور آخری تاریخ کا روزہ رکھ لو۔ تمہیں پورے مہینے کے روزوں کا ثواب مل جائے گا۔ کیونکہ اس ماہ میں ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے۔ رجب کے پہلے جمعۃ المبارک کی شب سے غفلت نہ کرنا کیونکہ یہ شب ایسی ہے کہ ملائکہ اس شب کو لیلتہ الرغائب (یعنی مقاصد کی شب) کہتے ہیں جب اس رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو آسمانوں اور زمینوں میں کوئی فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو خانہ کعبہ یا اطراف کعبہ میں جمع نہ ہو جائے۔ اس وقت پروردگار عالم تمام فرشتوں کو اپنے دیدار سے مشرف کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے "مجھ سے مانگو جو چاہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یارب ہماری عرض یہ ہے کہ رجب کے روزہ داروں کو بخش دے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا"۔

اس کے بعد حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جس نے رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھا اور یہ روزہ افطار کرنے کے بعد مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان بارہ رکعتیں اس طرح سے پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر یا بارہ مرتبہ سورہ اخلاص اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ درود شریف پڑھو، درود شریف پڑھ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں ستر مرتبہ

سُبُّوْح ''قُدُّوْس ''رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْح

پڑھ کر سجدے سے سر اٹھایا اور ستر مرتبہ یہ دعا پڑھیں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَنَّا نَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ

یہ دعا پڑھنے کے بعد پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کیا اور سجدے کی حالت ہی میں اللہ تعالیٰ سے مراد مانگی تو اس کی مراد پوری کر دی جائے گی"۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بندہ یہ نماز پابندی سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ، ریت کے ذرات کے برابر یا پہاڑوں کے ہم وزن ہوں یا بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے برابر گنتی میں ہوں۔ قیامت کے روز اپنے گھر کے (یعنی اپنے خاندان کے) سات سو افراد کے حق میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اور جب قبر میں اس کی پہلی رات ہو گی تو اس نماز کا ثواب اچھی شکل اور فصیح زبان کے ساتھ اسکے سامنے آئے گا اور اسے کہے گا "اے میرے پیارے تجھے خوشخبری ہو یقیناً تو ہر سختی اور شدت سے نجات میں رہے گا"۔ وہ شخص پوچھے گا" تو کون ہے؟ میں نے تیرے چہرے سے زیادہ خوبصورت کوئی چہرہ نہیں دیکھا، تیری خوش کلامی سے زیادہ کسی کا کلام نہیں پایا اور نہ تیری خوشبو سے بڑھ کر کسی کی خوشبو سونگھی"۔ وہ جواب دے گا ''اے میرے پیارے میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں جسے تو نے فلاں فلاں سال اور فلاں مہینے میں پڑھا تھا۔ آج میں اس لئے آیا ہوں کہ تیری مراد پوری کروں اور تیری تنہائی کا ساتھی بنوں اور تجھ سے وحشت کو دور کروں۔ جب قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو محشر کے عرصے میں، میں تیرے سر پر سایہ کروں گا۔ پس تو خوش ہو جا کہ تو اپنے آقا کی جانب سے کبھی اپنی نیکی کو ضائع نہیں دیکھے گا (یعنی تیری کوئی نیکی ضائع نہیں ہو گی)"۔

ایک روایت میں ہے "جب رجب کے پہلے جمعہ کی ایک تہائی شب گزرتی ہے تو کوئی فرشتہ باقی نہیں رہتا مگر سب رجب کے روزے داروں کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں"۔ (غنیۃ الطالبین)

رجب کی پندرھویں شب:- رجب المرجب کی پندرھویں شب کو عبادت الٰہی کرنا بے شمار فیوض و برکات کے حصول کا باعث ہے چاہئے کہ رات کو نماز عشاء کے بعد دس رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تیس تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد 100 مرتبہ استغفار پڑھیں، اسی طرح اگر کوئی پندرھویں شب آدھی رات کے وقت دس رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی اور پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اسے دس شہیدوں اور دس حج کا ثواب ملے گا۔

پندرھواں دن:- اس ماہ کا پندرھواں دن بہت بابرکت ہے جو شخص چاشت کے وقت 10 رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ اخلاص ایک مرتبہ سورہ فلق اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھیں اور تمام نوافل کی ادائیگی کے بعد 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے گناہوں کی معافی اور قیامت تک کے لئے دنیا کی عافیت اور روز محشر کی عافیت اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں جانے کی دعا کریں۔ یعنی دین و دنیا کی عافیت طلب کریں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

ستائیس رجب کا روزہ:- 27 رجب کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں ایک روایت نقل فرمائی ہے جس کے راوی حضرت ابو سلمہؓ ہیں اور حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ سے نقل کی گئی ہے کہ

1۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "رجب کے مہینے میں ایک دن اور ایک شب ایسی ہے کہ اگر اس دن کا کوئی روزہ رکھے اور اس شب کو عبادت کرے تو اس کو ایک سو برس کے روزہ رکھنے والے اور ایک سو برس کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ یہ وہ شب ہے جس کے بعد رجب کی تین راتیں رہ جاتی ہیں اور یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو رسالت عطا فرمائی"۔

2۔ ستائیسویں رجب کو روزہ رکھنے کی فضیلت کے ضمن میں ایک اور روایت حضرت ابو ہریرؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا ہوگا۔ اس روز حضرت جبرائیلؑ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ اقدس میں رسالت لے کر نازل ہوئے"۔

3۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ستائیسویں رجب کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ اعتکاف میں بیٹھ جاتے اور نماز ظہر کے بعد نوافل ادا فرماتے تھے۔ نماز کے بعد 4 رکعت اس طرح پڑھتے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے تھے پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا یہی معمول تھا۔

4۔ شب معراج بھی رجب کی ستائیسویں شب ہے۔ اس لئے اس رات کو بارہ رکعت نماز نفل 4,4 کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد 100 مرتبہ تیسرا کلمہ 100 مرتبہ استغفار اور 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دعا کریں انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

5۔ رجب کی ستائیسویں رات کی شب کو نماز عشاء کے بعد چھ رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی دلی مراد مانگیں انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہو جائیں گی۔

6۔ **سو رکعت نماز:** رجب کی ستائیسویں شب کو نفل نماز پڑھنے کی فضیلت اور ثواب کے بارے میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ رجب کے مہینے کی ستائیسویں شب میں سو رکعت نماز نفل پڑھنی منقول ہے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ حاجت طلب کریں۔ انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہوں گی۔ حضرت بابا فرید گنج شکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے یہ سنا ہے کہ آج کی شب رحمت کی شب ہے (شب معراج)۔

جو کوئی اس شب کو زندہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بے حساب رحمت سے محروم نہ ہوگا۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آج کی شب 70 ہزار ملائکہ نور کے طباق لئے ہوئے زمین پر نازل ہوتے ہیں اور ہر گھر میں جاتے ہیں۔ جس گھر میں جو شخص شب بیدار اور گناہوں سے دور ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ وہ نور کے طباق اس پر نثار کر دیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا افسوس کہ انسان اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بے بہا عطا سے غفلت میں رہتے ہیں۔

ستائیسویں شب کی ایک اور عبادت:- اس ماہ کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے پہلی چار رکعتوں میں الحمد کے بعد تین تین بار سورہ قدر بعد از سلام ستر مرتبہ یہ پڑھیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن

اس کے بعد چار رکعت نفل میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ سورہ ''النصر'' پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن پڑھیں۔

اس کے بعد 4 رکعت نماز نفل میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ سورۃ ''الم نشرح'' پڑھیں۔اس کے بعد دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر دعا ہر حاجت پوری فرمائیں گے۔

تین روزے :- حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا" جس نے ماہ حرام میں (حرمت والے مہینے میں) تین روزے رکھے اس کے لئے نو برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا"۔حضرت انسؓ فرماتے ہیں" اگر میں نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں"۔

ماہ رجب کی نفلی عبادات :- رجب المرجب کے ماہ میں تیس رکعتیں پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث پاک کے حوالے سے حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ اپنی تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''اے سلمانؓ رجب کا چاند طلوع ہو گیا ہے اگر اس ماہ میں کوئی مومن مرد یا عورت تیس رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار سورہ کافرون اور تین بار سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔اس کو پورا ماہ روزے رکھنے والوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔آئندہ سال تک نماز پڑھنے والوں میں شمار کرتا ہے۔ہر دن اس کو شہدا بدر میں سے ایک شہید کا عمل لکھا جاتا ہے۔ہر روزے کے بدلے میں اس کے لئے ایک سال کا ثواب لکھا جاتا ہے۔اور ایک ہزار درجے بلند کئے جاتے ہیں۔اگر وہ پورے ماہ روزے رکھے اور یہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے۔اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور وہ اللہ تعالیٰ کی جوار رحمت میں ہوگا"۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اس کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے "یہ (نماز) تمہارے (مسلمانوں کے) درمیان اور مشرکین اور منافقین کے درمیان فرق کرنے والی نماز ہے اس لئے کہ مشرکین اور منافقین یہ نماز نہیں پڑھتے "حضرت سلمانؓ نے فرمایا" یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ مجھے اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ اور وقت بتائیے"۔آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اے سلمان تو اس ماہ کے شروع میں دس رکعتیں ادا کر، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ کافرون تین بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھ،سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ کلمات پڑھ، یہ دعا پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی مالک اور تعریف کے لائق ہے وہی زندہ رکھتا اور وہی موت دیتا ہے وہ خود ہمیشہ سے ہے اسے کبھی موت نہیں آتی نیکی اسکے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو نہ دے کوئی نہیں دے سکتا اور کسی کوشش کرنے والے کو تیری طرف سے کوشش نفع نہیں دے سکتی "۔

اور مہینے کے درمیان میں 10 رکعت اس طرح پڑھیں کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ، تین تین بار سورہ کافرون اور اخلاص، پھر دونوں ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھا کر یہ پڑھے۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی مالک اور حمد و ستائش کے لائق ہے وہی زندہ رکھتا اور موت دیتا ہے وہ خود زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بھلائی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ایک معبود ہے، بے نیاز ہے تنہا ہے نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد۔(اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔) اور مہینے کے آخیر میں دس رکعت اس طرح پڑھے کہ ایک مرتبہ سورہ فاتحہ تین تین بار سورہ کافرون اور اخلاص پھر دونوں ہاتھ کو دعا کی شکل میں آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ پڑھے۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اٰلِهِ الطَّاھِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہی ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے سردار حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ پر اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی پاکیزہ آل پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ گناہوں کو دور کرنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ بلند و برتر کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کریں۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اور جہنم کے درمیان ستر خندقیں حائل کر دے گا۔ ہر خندق آسمان و زمین کے درمیان مسافت کے برابر ہوگی۔ ہر رکعت کے بدلے ایک ہزار رکعت کا ثواب لکھا جائے گا۔ تمہارے لئے جنت واجب ہوگی اور جہنم سے آزادی کا پروانہ اور پل صراط سے آسانی سے گزرنا لکھا جائے گا"۔ حضرت سلیمانؓ فرماتے ہیں "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ اس بیان سے فارغ ہوئے تو سجدے میں گر گئے اور روتے ہوئے سجدہ شکر بجالائے اور جب سے میں نے اس کثرت ثواب کے بارے میں سنا تو اس پر عمل پیرا ہوا"۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ رجب کا احترام:- رجب کے پورے مہینے کی بڑی فضیلت ہے اس ماہ کے احترام میں رب تعالیٰ کی اطاعت کرنے کے ضمن میں امام غزالیؒ اپنی تصنیف ''مکاشفۃ القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک عورت رجب مبارک کے ہر دن میں بارہ ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھا کرتی تھی اور اس ماہ میں اونی لباس زیب تن کیا کرتی تھی ایک مرتبہ وہ بیمار ہوئی تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اسے بکری کی اون سے بنے ہوئے لباس سمیت دفن کیا جائے لیکن جب اس عورت کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے نے اسے بہت ہی اچھے کپڑوں کا کفن پہنایا۔ رات کے وقت اس نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کہ میں تجھ سے خوش نہیں ہوں کیونکہ تو نے میری وصیت کے خلاف کیا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھا اپنی والدہ کے لباس کو اٹھایا تا کہ اس کو بھی قبر میں دفن کر کے آئے۔ اس نے جا کر اپنی ماں کی قبر کو کھودا، لیکن اسے قبر میں کچھ بھی نہ ملا وہ حیران ہوا ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی "تجھے معلوم نہیں کہ جس نے رجب میں ہماری اطاعت کی ہم اسے تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑتے"۔

جن کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی پہچان ہو جاتی ہے وہ نیکیاں کر کے بھی روتے ہیں، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ناواقف ہوتے ہیں وہ گناہ کر کے بھی خوش ہوتے ہیں۔ ہر حال میں **"الحمدللہ"** اور **"استغفر اللہ"** کو اپنا شعار بنائیں۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سب کے لیے خیر کے دروازے کھول دے۔ ہم سب کی تمام پریشانیاں، سختیاں اور مشکلات دور فرما اور ہم پہ اپنی رحمت کا نزول فرما، ہمیں حلال رزق عطا فرما اور ہمیں صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرما۔

****

واقعہ معراج

واقعہِ معراج، پیغمبرِ اِسلام کے اِن واقعات میں سے ہے جنہیں دنیا میں سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ عام روایت کے مطابق یہ واقعہ ہجرت سے تقریباً ایک سال پہلے ستائیس رجب کی رات کو پیش آیا۔ اِس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔

☆ قرآن پاک بتاتا ہے کہ معراج کِس غرض کے لیے ہوئی؟

☆ حدیث شریف یہ بتاتی ہے کہ معراج کِس طرح ہوئی؟ اور اس سفر میں کیا واقعات پیش آئے؟۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کو منصبِ پیغمبری پر سرفراز ہوئے 21 سال گُزر چکے تھے اور آپ خاتم النبیین ﷺ کی عمر اُس وقت 52 برس تھی۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی چچازاد بہن اُمِّ ہانی کے گھر پر سو رہے تھے (دوسری روایت کے مطابق خانہ کعبہ میں تھے) کہ یکا یک حضرت جرائیل علیہ السلام نے آکر آپ خاتم النبیین ﷺ کو جگایا، نیم خفتہ ونیم بیداری کی حالت میں اُٹھا کر آپ خاتم النبیین ﷺ کو زم زم کے پاس لے گئے، آپ خاتم النبیین ﷺ کا سینہ چاک کیا اور اُس کو زم زم کے پانی سے دھویا۔ پھر اُسے علم، بُردباری، دانائی اور یقین سے بھر دیا، پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کو سواری کے لیے ایک جانور پیش کیا گیا جس کا رنگ سفید اور قد خچر سے چھوٹا تھا، وہ برق کی رفتار سے چلتا تھا۔ اس مناسبت سے اُس کا نام بُراق تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بُراق پر سوار ہوئے اور بیت المقدس پہنچے، وہاں اُن تمام پیغمبروں کو پایا جو ابتدائے آفرینش سے اُس وقت تک دنیا میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے پہنچتے ہی نماز کے لیے صفیں بن گئیں۔ سب منتظر تھے کہ امامت کون کرواتا ہے؟ حضرت جرائیل علیہ السلام نے آپ خاتم النبیین ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ نے سب کو نماز پڑھائی۔ پھر آپ خاتم النبیین ﷺ بُراق پر سوار ہوئے اور سفرِ معراج شروع ہوا۔ اس پورے سفر میں کل چار مرحلے ہیں۔

(1) پہلا مرحلہ ایک مسجد سے دوسری مسجد تک (مسجد کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک)۔ (2) دوسرا مرحلہ مسجد اقصیٰ سے پوری خلا تک، پھر عرشِ معلیٰ تک۔

(3) عرشِ معلیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔ (4) سدرۃ المنتہیٰ سے لامکاں تک۔

شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ نے رسول خاتم النبیین ﷺ کو تمام انبیاء علیہ السلام سے ملاقات کا شرف بخشا۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر حضرت جرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس مقام سے آگے مَیں نہ جاسکوں گا کیونکہ میرے نور میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ آگے والے نور کو برداشت کر سکے۔ حالانکہ حضرت جرائیل علیہ السلام نور سے بنے ہیں، لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کامل نور ہے، اس لیے حضرت جرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آگے والے نور کو برداشت کرنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔

براق جمع برق۔ براق پیکرِ نور ہے، وہ ایک روشنی نہیں بلکہ لاکھوں روشنیوں کا پیکر تھا، لیکن وہ بھی وہاں جا کر رُک گیا۔ حضرت جرائیل علیہ السلام منبع نور ہیں، اِن کا نور تمام فرشتوں سے زیادہ ہے، وہ بھی وہاں رُک گئے، وہاں سے آپ خاتم النبیین ﷺ کا چوتھا سفر شروع ہوا۔ وہاں سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو رَف رَف نامی سبز رنگ کے ایک نوری تخت پر سوار کیا گیا۔ رَف رَف ایک مقام پر جا کر رُک گیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو اگلے سفر کے لیے نور کا ایک بقع بھیجا گیا۔ اِس بقع نور میں آپ خاتم النبیین ﷺ کو مقام "دنا" تک پہنچایا گیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کو قُرب کی دولت میسر ہوئی تو بطور دربار ی آداب کے آپ خاتم النبیین ﷺ نے عرض کیا:

اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ وَ لصَّلَوٰ اتُ وَ الطَّیِّبَاتُ

ترجمہ " تمام **قولی** عبادتیں، تمام **بدنی** عبادتیں، اور تمام **مالی** عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں "۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَ کَاتُہٗ

ترجمہ "اے نبی آپ خاتم النبیین ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں"۔

محبوبِ خُدا نے تین کلمات ادا کیے تھے، تو اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تین کلمات ارشاد فرمائے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سلام کے

جواب میں آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡن۔"

گو یا آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس موقع پر بھی اُمتیوں کو یاد رکھا اور سلام میں تمام انبیاء علیہ السلام، اولیاء کرام رحمۃ اللہ، نیک لوگ اور گناہگار اُمتیوں کو بھی شامل کر لیا۔ جب محبوبِ خُدا خاتم النبیین ﷺ نے اپنی شفقت اور کرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک کر لیا تو حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے اِس خلقِ عظیم اور کرم عظیم سے بہ الہام خُداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا (اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ)

ترجمہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور مَیں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خاتم النبیین ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

اِس کے بعد بارگاہِ الٰہی سے ہمکلامی میں خاص عطیات ملے۔ (تین طرح کا علم، نماز، سورۃ بقرہ کی آخری آیات)

تین طرح کا علم:

1۔ ایک علم وہ تھا جو صرف اور صرف حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے لیے خاص تھا۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے سوا کوئی اور شخص اس علم کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔

2۔ دوسرا علم حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو ایسا عطا کیا جس کے متعلق حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو اختیار دے دیا کہ جسے وہ چاہیں اور جتنا چاہیں دے دیں۔ یہ علم طریقت ہے۔

3۔ تیسرا علم حضور پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عطا ہوا جس کو کائنات میں عام کر دیا گیا۔ یہ علم شریعت ہے۔

ذاتی ولایت سے سرفراز کرنے کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ کو تمام آسمانوں کا تفصیلی مشاہدہ کرایا گیا۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کا تعارف فرشتوں اور انسانی ارواح کی بڑی بڑی شخصیتوں سے ہوا، اِن میں نمایاں شخصیت ایک بزرگ کی تھی، جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ "یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں"، اِن کے دائیں بائیں بہت سے لوگ تھے، حضرت آدم علیہ السلام اپنے دائیں جانب دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور اپنے بائیں جانب دیکھتے تو روتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا! "اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ماجرا ہے"؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ "یہ نسلِ آدم ہے، حضرت آدم علیہ السلام اپنی نسل کے نیک لوگوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور بُرے لوگوں کو دیکھ کر روتے ہیں"۔

☆ ایک جگہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھیتی کاٹ رہے ہیں، وہ جتنی کھیتی کاٹتے ہیں وہ اُتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون لوگ ہیں"؟ بتایا گیا "یہ جہاد کرنے والے ہیں"۔

☆ ایک جگہ پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون لوگ ہیں"؟ بتایا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جن کی سرگرانی انہیں نماز کے لیے اُٹھنے نہیں دیتی تھی"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ جانوروں کی طرح گھاس کھا رہے ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون ہیں"؟ کہا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال سے زکوٰۃ اور خیرات کچھ نہ دیتے تھے"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لکڑیوں کا ایک گھٹا اُٹھانے کی کوشش کر رہا ہے اور جب یہ اُٹھتا نہیں تو کچھ اور لکڑیاں اِن میں شامل کر لیتا ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا "یہ کون احمق ہے"؟ کہا گیا "یہ اُس شخص کی مثال ہے کہ اِس پر امانتوں اور ذمہ داریوں کا اتنا بوجھ تھا کہ اُٹھائے نہیں اُٹھتا تھا مگر یہ اُن کو کم کرنے کی بجائے ذمہ داریوں کا بوجھ اور بڑھاتا جاتا تھا"۔

☆ پھر دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ اور زبانیں قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ بتایا گیا "یہ غیر ذمہ دار مقرر ہیں، جو اپنی زبانوں سے فتنے برپا کیا کرتے تھے"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کچھ لوگ دیکھے کہ اُن کا آدھا دھڑ خوبصورت اور آدھا دھڑ بدصورت تھا، بتایا گیا "یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کچھ نیکیاں اور کچھ بدیاں کیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک پتھر سے ذرا سا شگاف ہے اور اِس میں سے ایک بڑا سا بیل نکل آیا، پھر وہ بیل اِسی شگاف میں واپس جانے کی

کوشش کررہا ہے لیکن نہیں جاسکتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کیا معاملہ ہے"؟ بتایا گیا"یہ اُس شخص کی مثال ہے، جوچھوٹے منہ سے بہت بڑی بات نکال دیتا ہے(فتنہ کی) اور پھراس کی تلافی کرنا چاہتا ہے، لیکن نہیں کرسکتا"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ایک مقام پر کچھ لوگ دیکھے، جواپنا ہی گوشت کاٹ کاٹ کرکھا رہے تھے، پوچھا"یہ کون ہیں"؟ بتایا گیا"یہ وہ لوگ ہیں جوطعنہ دیتے ہیں اورطنز کیا کرتے ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اپنے گالوں اورسینوں کونوچ رہے تھے، بتایا گیا"یہ چغل خور ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے کچھ اورلوگ دیکھے جن کے ہونٹ اونٹوں سے مشابہ تھے اوروہ آگ کھا رہے تھے۔ پوچھا"یہ کون ہیں"؟ کہا گیا"یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے بڑے بڑے پیٹ سانپوں سے بھرے ہوئے ہیں، آنے جانے والے ان کوروندرہے ہیں، مگروہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کون لوگ ہیں"؟ بتایا گیا"یہ سودخور ہیں"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے اوروہ ایک شخص کے منہ میں آنکڑا ڈال کرکھینچتا ہے، بتایا گیا"یہ جھوٹ بولنے والا ہے"

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ کو کچھ اورلوگ نظرآئے جن کی ایک جانب نفیس اور چکنا گوشت اوردوسری جانب سڑا ہوااور بدبودار گوشت رکھا ہوا تھا۔ وہ لوگ نفیس گوشت کو چھوڑکرسڑا ہوا گوشت کھارہے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کون بیوقوف لوگ ہیں"؟ بتایا گیا"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حلال بیویوں کے ہوتے ہوئے حرام سے اپنی خواہش نفس پوری کی"۔

☆ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیکھا کہ کچھ عورتیں اپنی چھاتیوں کے بل لٹک رہی ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پوچھا"یہ کون ہیں"؟ بتایا گیا"یہ وہ عورتیں ہیں جنہوں نے اپنے خاوندوں کے سروہ بچے منڈ دیئے تھے جو ان کے نہیں تھے"۔

اِس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ نے جہنم دیکھنے کی خواہش کی تو، جہنم تمام تر ہولناکیوں کے ساتھ سامنے آگئی، بتایا گیا"جہنم کے سات طبقات ہیں، ہر طبقہ پہلے طبقے سے ستر کروڑ گنا زیادہ گرم ہے۔ مثلاً سب سے آخری طبقہ میں منافق، پھراُس سے اُوپر کافر، پھرصابی، پھرابلیس۔ سب سے اوپر والے طبقے میں جو دنیا کی آگ سے ستر کروڑ گنا زیادہ گرم ہے"، یہاں پہنچ کرجبرائیل علیہ السلام خاموش ہوگئے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"یہاں کون لوگ آئیں گے"؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:"یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ! یہاں آپ خاتم النبیین ﷺ کی اُمت کے وہ لوگ آئیں گے جوبغیر توبہ کیے مرجائیں گے"۔

پیشئ خُداوندی سے واپسی پرحضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے رُودادسُن کرفرمایا!" مجھے بنی اسرائیل کا تجربہ ہے اوراندازہ ہے کہ تمہاری اُمت 50 نمازوں کی پابندی نہیں کرسکتی، جایئے اورکمی کے لیے عرض کیجئے"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ واپس گئے اوراللہ تعالیٰ نے 10 نمازیں ترک کردیں، پلٹے تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھرکمی کے لیے کہا، آپ خاتم النبیین ﷺ بار بار جاتے رہے اور ہر بار 10 نمازیں کم کرواتے رہے، اورآخرمیں آپ خاتم النبیین ﷺ گئے تواللہ تعالیٰ نے 5 نمازیں اورکم کردیں۔ اب پانچ نمازیں رہ گئیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ بھی زیادہ ہیں، لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا"اب مجھے حیا آتی ہے"۔ بتایا گیا"جوشخص ان پانچ نمازوں کوادا کرے گا تواُسے 50 نمازوں کے برابرثواب ملے گا"۔ (یعنی جو یہ پانچ نمازیں پڑھے گا تو اُس کو50 کا ثواب ملے گا، اورجو 4 نمازیں پڑھے گا تواُسے 4 نمازوں کا ہی ثواب ملے گا)۔

آپ خاتم النبیین ﷺ پیشئ خُداوندی سے نیچے اُترے اوربیت المقدس پہنچے تمام لوگ نماز کے لیے تیارتھے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھربراق پرسوار ہوئے اورمکہ پہنچ گئے۔

مالک الملک کے عرشی مہمان! جب معراج سے واپس آئے تو ہرچیز ویسی حالت میں تھی جیسے چھوڑکرگئے تھے، حتیٰ کہ بسترمبارک گرم تھا، وضوکا پانی بہہ رہا تھا، حجرے کی زنجیر ہل رہی تھی۔ اس بات کا اندازہ نہیں ہوسکتا کہ فی الحقیقت آپ خاتم النبیین ﷺ کومعراج میں کتنا عرصہ لگا، ہاں ایک مشہور قول کے مطابق اٹھارہ سال کے عرصے تک نظام عالم میں سکوت رہا۔

گوجدیداورقدیم فلسفہ میں منہمک اورروشن خیال لوگ اِس کوبعیدازعقل کہتے ہیں، مگرمعجزات کوعقل کی کسوٹی پرنہیں پرکھا جاتا۔ کیونکہ معجزہ وہ ہے جس پرعقل دنگ رہ جائے اور

انسان حیران رہ جائے۔ خاص طور پر معراج کے واقعات تو شروع سے آخیر تک سب انوکھے ہیں کہ کِس کِس قسم کے عجائبات اللہ تعالیٰ نے وہاں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو دکھائے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ اتنی مُدت گزرنے پر نظامِ عالم کِس طرح بدستور رہا؟ نہ پودے اپنی مقدار سے بڑھے، نہ درختوں میں فرق آیا، نہ کسی راہ کے مُسافروں کی قطع مسافت میں کوئی زیادتی ہوئی، نہ سونے والے اتنی طویل نیند کے بعد بیدار ہوئے، نہ ناخنوں اور بالوں میں فرق آیا اور اتنا زمانہ گزرنے کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں آئی؟۔

ایسا سوچنے والے اگر ایک بات پر غور کریں تو اس میں شُبہ نہیں کہ جس طرح گھڑی کو ایک سال بند کر دیا جائے تو اُس کی سوئیاں اور پُرزے برقرار رہتے ہیں اور اگر اُس کو دوبارہ چابی دی جائے تو وہ پھر سے حرکت کرنے لگتی ہے جہاں پر رُکی تھی، وہیں سے چلنا شروع ہو جاتی ہے۔

یا پھر مثال کے طور پر ایک بہت بڑا کارخانہ ہے اُس کا مالک پورے کارخانے کو ایک بٹن کے ذریعے کنٹرول کرتا ہے، تمام مشینیں ایک بٹن سے آف (بند) اور آن (کھل) ہو جاتی ہیں۔ اب اگر کارخانے کے مالک سے اس کا کوئی دوست ملنے آجائے تو وہ چاہتا ہے کہ بالکل یکسوئی کے ساتھ دوست کے ساتھ رہے، تو اس مقصد کے لیے وہ ریموٹ کے ذریعے بٹن کو بند کر دے گا اور تمام مشینیں اسی جگہ پر رُک جائیں گی۔ ایک مُدت کے بعد جب کارخانے کے مالک کا مہمان چلا جائے تو پھر وہ بٹن دبائے گا تو مشینیں اسی جگہ سے حرکت کرنا شروع کر دیں گی جہاں رُکی تھیں۔ بالکل ایسی ہی مثال معراج والے واقعے کی ہے، رَب تعالیٰ کائنات کے مالک ہیں، اِس مالک کے اشارہ کرنے سے تمام کائنات میں سکوت آ گیا اور جب سکوت ٹوٹا تو کائنات وہیں سے حرکت میں آئی جہاں پر رُکی تھی۔

صبح ہوئی تو سب سے پہلے آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنی چچازاد بہن اُم ہانی کو روداد سُنائی، پھر باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے چادر پکڑی اور کہا کہ ’’خُدا کے لیے یہ قصہ لوگوں کو مت سُنایئے گا، ورنہ آپ خاتم النبیین ﷺ کا مذاق اُڑانے کے لیے ایک اور شوشہ اُن کے ہاتھ لگ جائے گا‘‘ مگر آپ خاتم النبیین ﷺ یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے کہ میں ضرور بیان کروں گا۔ حرمِ کعبہ پہنچے تو ابوجہل کا سامنا ہوا۔ ابوجہل نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا "کوئی نئی تازہ خبر ہے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں" اُس نے پوچھا "کیا؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "میں رات کو بیت المقدس گیا تھا"۔ اُس نے حیرت سے کہا "بیت المقدس! اور رات ہی رات میں واپس آگئے اور صبح یہاں موجود ہو؟ "۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں"۔ اُس نے کہا کہ "قوم کو جمع کروں؟ تم یہ بات اُن کے سامنے کہو گے؟" آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں بے شک "۔ ابوجہل نے سب کو آوازیں دے کر جمع کیا اور آپ خاتم النبیین ﷺ کو کہا، "اب کہو اِن کے سامنے "۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے پورا واقعہ بیان کیا۔ لوگوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا اور کہا کہ ’’2 ماہ کا سفر ایک رات میں ناممکن ہے۔ محال! پہلے تو شک تھا لیکن اب یقین ہو گیا کہ تم دیوانے ہو‘‘۔ آناً فاناً یہ خبر سارے مکہ میں پھیل گئی۔ بہت سے نومسلم یہ خبر سُن کر اسلام سے پھر گئے۔ لوگ اِس اُمید پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے کہ یہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے دستِ راست ہیں اگر یہ پھر گئے تو اسلام کی جان ہی نکل جائے گی۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ خبر سُنی تو کہا، کیا واقعی یہ بات محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی ہے؟ پھر کہا! "اگر واقعی یہ بات محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمائی ہے تو پھر یہ بات ضرور ٹھیک ہو گی"۔ "اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ مَیں تو روز سُنتا ہوں کہ اِن کے پاس آسمان سے فرشتہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آتا ہے‘‘۔ یہ کہنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ حرمِ کعبہ پہنچے، حضور پاک خاتم النبیین ﷺ وہاں موجود تھے اور ہنسی اُڑانے والا مجمع بھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا "کیا واقعی یہ بات آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "ہاں" آپ خاتم النبیین ﷺ کے اِس جواب پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا" بیت المقدس میرا دیکھا بھالا ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ ذرا وہاں کا نقشہ تو بیان کر دیں"۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فوراً نقشہ بیان کرنا شروع کر دیا اور ایک ایک چیز کو ایسے بیان کیا گویا سب کچھ دیکھ کر بیان فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اِس تدبیر سے لوگوں کو شدید ضرب لگی، مجمع میں بکثرت ایسے لوگ موجود تھے جو تجارت کی غرض سے بیت المقدس جایا کرتے تھے، وہ سب لوگ دلوں میں قائل ہو گئے کہ نقشہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب لوگ آپ خاتم النبیین ﷺ سے مزید ثبوت مانگنے لگے، آپ خاتم النبیین ﷺ نے بتایا کہ راستہ میں فلاں تجارتی قافلہ جا رہا تھا، قافلے والے کے اونٹ براق سے بھڑک اُٹھے تھے اور ایک اونٹ فلاں وادی کی طرف بھاگ نکلا تھا، مَیں نے قافلے والوں کو اُس کا پتا بتایا تھا۔ واپسی پر فلاں وادی میں فلاں قافلہ ملا تھا، سب لوگ سو رہے تھے۔ مَیں نے اُن کے برتن سے پانی پیا اور اِس بات کی علامت چھوڑ دی کہ اس سے پانی پیا گیا ہے۔ ایسے ہی کچھ اور ثبوت آپ خاتم النبیین ﷺ نے دیئے اور بعد میں آنے والے قافلوں نے اِن ثبوتوں کی تصدیق کر دی۔ اِس طرح تمام لوگوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا معراج اور بیت المقدس کی طرف سفر مبارک

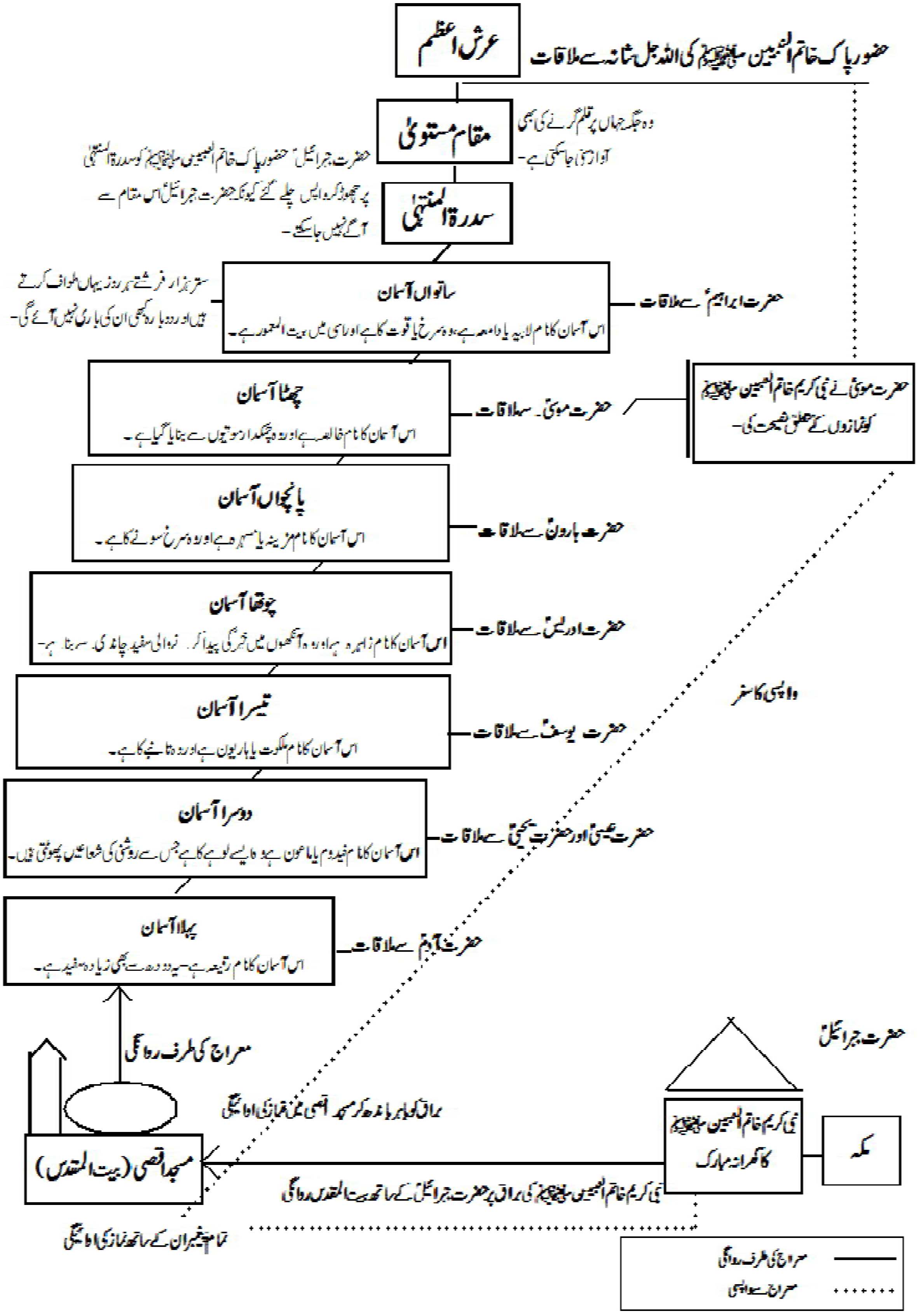

شعبان المبارک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا"۔ (الموضوعات لابن الجوزی)

شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک صاف کردینے والا ہے۔

رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے۔ لوگ اس کی طرف سے غفلت کرتے ہیں حالانکہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب العالمین کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو"۔ (سنن نسائی، جلد 2، حدیث نمبر 2359 - مسند احمد، جلد 4، حدیث نمبر 3942)

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا پسندیدہ مہینہ:- حضرت ثابتؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے جب بہترین روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کے روزے رکھنا"۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے عرض کیا" کیا وجہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ ماہ شعبان میں اتنی کثرت سے روزے رکھتے ہیں"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" اے عائشہؓ یہ وہ مہینہ ہے جس میں فرشتے کو ایک تحریر دی جاتی ہے اس میں ان لوگوں کے نام ہوتے ہیں جن کی آئندہ سال روح قبض کی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ جب میرا نام اس فہرست میں لکھا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں"۔ (غنیۃ الطالبین)

شعبان کا چاند:- شعبان کا چاند دیکھ کر سورۃ یٰسین پڑھنی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب شعبان کا چاند دیکھ لیتے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے اور مسلمان اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ مسکین اور غریب مسلمانوں میں بھی روزے رکھنے کی سکت پیدا ہو۔ حکام قیدیوں کو طلب کرتے جس پر حد قائم کرنی ہوتی اس پر حد قائم کرتے باقی مجرموں کو آزاد کر دیتے۔ سوداگر اپنے قرضے ادا کر دیتے اور دوسروں سے اپنا قرضہ وصول کر لیتے اور جب رمضان المبارک کا چاند ان کو نظر آجاتا تو تمام دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ اس ماہ میں روزہ رکھنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا بے حد ثواب ہے۔ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا" نبی کریم خاتم النبیین ﷺ رمضان کے علاوہ کسی ماہ میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان کے مہینے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ماہ میں (سال میں) مرنے والوں کے نام زندوں کی فہرست سے نکال کر مردوں کی فہرست میں شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ آدمی سفر میں ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے"۔

پہلی شب:- 1۔ شعبان کی پہلی شب کو جو کوئی چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس نماز کا بے شمار ثواب عطا فرمائیں گے۔

2۔ جو کوئی شعبان کی پہلی شب کو دو رکعت نماز تہجد کے بعد اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد 100,100 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام تراویح کی دعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ کرے گا اور جنت میں اس کو جگہ عطا فرمائے گا۔

پہلے جمعہ کی شب:-

1۔ شعبان کے مہینے کے پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد آٹھ رکعت نفل نماز ایک سلام کے ساتھ اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 11,11 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور اس نفل نماز کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو بخشیں تو بفضل باری تعالیٰ اسے جنت میں جگہ عطا ہوگی۔

2۔ شعبان کے مہینے کے پہلے جمعہ کی شب بعد نماز عشاء جو کوئی 4 رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو بفضل تعالیٰ اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

3۔ شعبان کے مہینہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو جو کوئی نماز مغرب کے بعد نماز عشاء سے پہلے دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، دس مرتبہ سورہ اخلاص، ایک مرتبہ سورہ فلق، اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان کی سلامتی و ترقی عطا فرمائے گا۔

ضعیف احادیث کی حقیقت یا اہل سنت والجماعت اور عمل بالحدیث:

1- متواتر حدیث:-اگر حدیث کے ہر لیول پر بہت سے راوی موجود ہوں-یعنی حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے سنا ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے کئی تابعین نے سنا-- پھر ہر تابعین سے کئی تبع تابعین نے سنا ہو-اور ہر درجے پر کئی راوی موجود ہوں تو ایسی حدیث کو **متواتر حدیث** کہتے ہیں- یہ حدیث کا بہت اونچا درجہ ہے-

2- مشہور حدیث:-اگر حدیث میں راویوں کی تعداد ہر سطح پر کم از کم تین ہو-(تین سے زیادہ ہیں تو تب وہ متواتر حدیث ہوگی) تو وہ **مشہور حدیث** ہوگی-

3- غریب حدیث:-اگر حدیث میں کوئی ایک راوی ہے تو اس کو **غریب حدیث** کہیں گے یا **خبر واحد** کہیں گے-

4- مرفوع حدیث:-لغوی اعتبار سے مرفوع رفع کا اسم مفعول ہے جس کے معنی ہیں بلند ہونا۔حدیث کو یہ نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس حدیث کی نسبت اس ہستی کی طرف ہے جن کا درجہ بہت بلند ہے یعنی حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین ﷺ سے۔

اصطلاحی مفہوم میں ایسی حدیث کو مرفوع کہا جاتا ہے جس کی نسبت رسول پاک خاتم النبیین ﷺ سے کی گئی ہو۔اس حدیث میں آپ خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد، عمل، کوئی صفت، تقریر یا خاموشی کے ذریعے کسی کام کی اجازت دی گئی ہو۔یہ حقیقت کسی صحابی نے بیان کی ہو یا کسی اور نے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

حدیث کی سند خواہ مرسل، منقطع، متصل یا موصول ہو، وہ مرفوع ہی کہلائے گی۔اس تعریف کے اعتبار سے **مرفوع** میں مرسل، متصل یا موصول، منقطع ہر قسم کی روایات شامل ہو جاتیں ہیں۔المختصر وہ حدیث جس کی سند نبی کریم خاتم النبیین ﷺ تک پہنچی ہوئی ہو **مرفوع حدیث** کہلاتی ہے-

☆ **مرسل حدیث:-**علم حدیث میں مرسل سے مراد وہ حدیث ہے جس میں سلسلہ سند کسی صحابی پر ٹوٹتا ہو یعنی تابعی براہ راست آنحضرت سے روایت کرے۔

☆ **متصل حدیث:-**علم حدیث میں اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی ایک دوسرے سے متصل یا ملے ہوئے ہوں۔حدیث کی اس قسم کو موصول کا نام بھی دیا جاتا ہے-

☆ **منقطع حدیث:-**علم حدیث میں منقطع سے مراد وہ حدیث ہے جس میں سلسلہ سند کسی صحابی پر نہیں بلکہ کسی اور درجہ میں تابعی یا تبع تابعی پر ٹوٹتا ہو۔

5- موضوع حدیث:-سب سے نیچے جو درجہ آتا ہے وہ ہے **موضوع حدیث**-جس کے بارے میں محدثین نے تحقیق کر کے چھان بین کر کے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ گھڑی ہوئی حدیث ہے یا جھوٹی حدیث ہے-اس کی حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی طرف نسبت صحیح نہیں ہے- محدثین نے ان موضوع احادیث کو جمع کر کے ایک کتاب کی شکل دے دی ہے-جس کا نام ہے "**کتاب الموضوعات**"-

6- ضعیف حدیث:-اس کے بعد آتی ہے **ضعیف حدیث** (کمزور حدیث)

ضعیف حدیث اسے کہتے ہیں جس میں کسی ایک راوی کے بارے میں شک ہو گیا کہ یا تو اس کا کردار معیاری نہیں تھا یا اس کی سیرت اس کے معاملات درست نہیں تھے- اس روایت کے اندر گویا ایک کڑی کمزور ہے یا یہ کہ کسی ایک راوری کے بارے میں معلوم ہو کہ اس کا حافظہ کمزور ہے تو اس میں بھی شک پڑ جائے گا-اگر ان دو میں سے کوئی ایک نقص پایا جائے تو وہ حدیث **ضعیف حدیث** کہلاتی ہے-

اگر کسی حدیث کے ساتھ لکھ دیا جائے **ضعیف حدیث**-تو کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس کو چھوڑ دو--- یہ حدیث نہیں ہے-جبکہ ضعیف حدیث کے اندر بہت سی اعلی احادیث موجود ہوتی ہیں-جس میں علم اور حکمت کے موتی موجود ہوتے ہیں-اس کی وجہ یہ ہے کہ:

ایک ہے سچ کا سچ ہونا-ایک ہے سچ کا سچ ثابت ہو جانا--- کتنے سچ ہوتے ہیں جو اپنی جگہ سچ ہیں لیکن ہم ثابت نہیں کر سکتے-اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو سچ ثابت نہ ہو سکے وہ جھوٹ ہے-- سچ ثابت نہیں ہو سکا یہ اپنی جگہ بات ہوئی---لیکن پھر کیا ہم اس کو کہیں گے کہ وہ جھوٹ ہے؟ یہ نہیں مانا جاتا--تو حدیث ضعیف جو ہے وہ کمزور تو ہے لیکن حدیث موضوع نہیں ہے---وہ مکروہ نہیں ہے---وہ چھوڑی نہیں جائے گی---ہاں!اس میں سے کوئی حکم شریعت نہیں نکلے گا-ضعیف حدیث سے شریعت کا کوئی حکم نافذ نہیں ہوگا-

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ضعیف احادیث فضائل کے ضمن میں قابل قبول ہیں جس میں کسی عمل کی فضیلت بیان کی گئی ہو ان کو اختیار کیا جا سکتا ہے-ہمارے بڑے

بڑے مصنفین آئمہ نے ضعیف احادیث کو اپنی کتابوں میں شامل کیا ہے-- حالانکہ سند کے اعتبار سے وہ ثابت تو نہیں ہو سکیں-لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جھوٹی ہیں یا گھڑی ہوئی ہیں-

صحیح احادیث صرف بخاری اور مسلم میں ہی نہیں ہیں-اس لئے کہ احادیث کی صحت کا دارومدار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس کی اسنادو اصول احادیث کی شرائط پر پوری اترتی ہیں یا نہیں؟ چنانچہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے علاوہ سینکڑوں آئمہ احادیث نے احادیث کے مجموعے مرتب فرمائے ہیں،ان میں جو احادیث بھی مذکورہ شرائط پر پوری اترتی ہیں وہ درست ہوتی ہیں۔ بلکہ یہ عین ممکن ہے کہ ان کتابوں کی کوئی احادیث سنداً صحیحین سے بھی اعلیٰ اور معیاری ہوں۔

مثلاً ابن ماجہ صحاح ستہ میں چھٹے نمبر پر ہے-(صحاح ستہ سے مراد حدیث پاک کی چھ مشہور و معروف کتابیں ہیں:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابی داؤد (۵) جامع ترمذی (۶) سنن ابن ماجہ۔ ان چھ کتابوں کو "اصولِ ستہ، صحاح ستہ، کتبِ ستہ اور امہاتِ ست" بھی کہتے ہیں) ابن ماجہ میں بعض احادیث اتنی اعلیٰ سند کے ساتھ ہیں کہ صحیحین میں اتنی اعلیٰ سند کے ساتھ نہیں ہیں۔

آئمہ محدثین کے درمیان سینکڑوں فقہی مسائل میں اختلاف واقع ہوا ہے،ان کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ہر مجتہد کا طرز عمل، استدلال اور طریقہ استنباط (اخذ کرنا) میں فرق ہے-مثلاً 1- بعض آئمہ اکرام کا طرز عمل یہ ہے کہ اگر ایک مسئلے میں احادیث بظاہر متعارض ہیں تو وہ اس حدیث کو لے لیتے ہیں جس کی سند سب سے زیادہ صحیح ہو۔خواہ دوسری احادیث بھی سنداً درست ہوں۔

2- بعض آئمہ کرام کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ ان روایات کی ایسی تشریح کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہو جائیں اور ان میں تعارض باقی نہ رہے-اس لئے انہیں خواہ کم درجے کی صحیح اور حسن حدیث کو اصل قرار دے کر صحیح حدیث کے خلاف ظاہر توجیہ کرنی پڑے۔

3- بعض آئمہ اکرام کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ اس حدیث کو اختیار کر لیتے ہیں جس پر صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا عمل رہا ہو۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ احادیث کی تصحیح ایک اجتہادی معاملہ ہے-اس لیے علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف رہتا ہے-یعنی ایک حدیث ایک امام کے نزدیک صحیح یا حسن ہوتی ہے جبکہ دوسرا اسے ضعیف قرار دیتا ہے-

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیث امام ابوحنیفہ کو صحیح سند سے پہنچی جس پر انہوں نے عمل کیا اس لیے کہ وہ خیر القرون (بہترین زمانہ) کے آدمی ہیں (تابعی ہیں) لیکن ان کے بعد کے راویوں میں سے کوئی راوی ضعیف آ گیا اس لیے بعد کے آئمہ نے اسے چھوڑ دیا لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے جو حدیث روایت کی وہ بالکل درست تھی۔

4- بعض اوقات کوئی حدیث ضعیف ہوتی ہے اور حدیث کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ یہ بات آپ خاتم النبیین ﷺ نے کہی ہی نہیں ہے- بلکہ حدیث کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی سند میں کوئی راوی ضعیف آ گیا ہے اور راوی کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ وہ راوی پاگل ہے بلکہ راوی کے ضعیف ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس راوی کا حافظہ قوی نہیں ہے یا وہ راوی کبھی کبھی بھولتا ہے-لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ضعیف راوی ہمیشہ ہی بھولے گا یا ہمیشہ ہی غلط روایت کرے گا-اس لئے اگر "قوی قرائن" (حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے زمانے میں اس پر عمل ہوا ہے یا پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں اس پر عمل ہوا ہے)۔اس کی صحت پر دلالت کرتے ہوں تو اسے قبول کر لیا جاتا ہے-

جیسے کہ کوئی حدیث ضعیف تھی مگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین رحمۃ اللہ نے اس پر عمل کیا تو یہ اس بات کا قوی قرینہ ہے کہ یہاں ضعیف راوی نے صحیح حدیث نقل کی ہے۔اس کو "تلقی بلقبول" کہا جاتا ہے۔

ایسی احادیث کو مسلمان فقہا اور محدثین نے صحیح کہا ہے اور نہ صرف صحیح کہا ہے بلکہ اس کو صحیح سمجھ کر اس کی بنیاد پر قانون سازی کی ہے۔

5۔ بعض اوقات ایک حدیث سنداً ضعیف ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ متعدد طریق اور سندوں سے نقل کی گئی ہوتی ہے اور اسے مختلف راوی روایت کرتے ہیں اس لئے اسے قبول کر لیا جاتا ہے۔اور محدثین اسے "حسن لغیرہ" کہتے ہیں۔

مثلاً شب برات میں جاگنے کی فضیلت ایک نہیں متعدد احادیث میں ہے جو کہ کم از کم بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے منقول ہیں-یعنی روایت کی گئیں ہیں-تو باوجود اس کے ضعف کے اس حدیث کے تحت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما، تابعین رحمۃ اللہ علیہ، تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہ، محدثین رحمۃ اللہ علیہ عظام، علماء کرام رحمۃ اللہ علیہ اور امت محمدیہ میں اس رات کو جاگ کر عبادت کرنے کا اہتمام ثابت ہے-

چودہ شعبان المعظم: 1۔ جوکوئی شعبان کے مہینے کی چودہ تاریخ کونماز مغرب کے بعد دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیات ایک ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو بفضل تعالیٰ اسے گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

2۔ جوکوئی شعبان کی چودہ تاریخ کو روزہ رکھے اور افطاری کے وقت سے چند منٹ پہلے باوضو حالت میں چالیس مرتبہ یہ پڑھے: **لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا۔

3۔ پندرہ شعبان کی شب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل نماز، دو دو رکعت کر کے پڑھیں، ہر رکعت کے بعد ایک مرتبہ سورہ یٰسین یا 21 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ اس کے بعد دعا کریں۔ عمر میں خیر و برکت کے لئے بلا اور مصیبت سے محفوظ رہنے کے لئے مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی دعا

نمازِ عشاء کے بعد:۔ شعبان کی چودہ تاریخ کو نماز عشاء کی ادائیگی سے قبل جوکوئی آٹھ رکعت نفل نماز، دو، دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو پروردگار عالم اسے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد نصف شعبان معظم کی دعا پڑھیں۔

ہر روز نماز کے بعد کی دعا:۔ ماہ شعبان میں ہر نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعا کا پڑھنا واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے۔ دعائیں پورے سال پڑھیں بے حد ثواب ہے

1۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

2۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَ ارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَ لَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ ط وَ لَا تُحَاسِبْنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

شب برات کی دعا: بزرگان دین نے شب برات میں بارگاہ الٰہی میں مقبول دعائیں مانگی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ

شب برات کے نوافل:۔ جوکوئی شب برات میں چودہ رکعت نماز 2,2 کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ ایک مرتبہ پڑھے، چودہ رکعت مکمل کرنے کے بعد چودہ مرتبہ سورہ فاتحہ اور 14 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے پھر ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد سورہ توبہ کی آخری دو آیات پڑھے۔ اس کے بعد جو دعا مانگیں گے انشاءاللہ پوری ہوگی۔

شب برات میں نماز عشاء کے بعد 8 رکعت نفل نماز چار، چار کر کے پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس، دس مرتبہ پڑھیں۔ انشاءاللہ عذاب قبر سے نجات ہوگی اور اللہ تعالیٰ جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

صلوٰۃ الخیر:۔ یہ نفل نماز شعبان المعظم کی پندرھویں شب نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے اور اس میں 100 رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ 2,2 کر کے ادا کی جاتی ہے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص 10 مرتبہ۔ اس نماز کے بارے میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے تیس صحابہ کرام نے بیان کیا ہے کہ اس رات کو جوکوئی یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو 70 مرتبہ شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ایک مرتبہ کے دیکھنے میں اس کی 70 حاجات پوری کرتا ہے۔

دعا نصف شعبان المعظم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ یَا ذَالْمَنِّ وَ لَا یُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ ط یَا ذَا الطَّوْلِ وَ الْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ ط وَ جَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ ط اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَ حِرْمَانِیْ وَ طَرْدِیْ وَ اقْتِتَارَ رِزْقِیْ ط وَ اَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ ط فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآئُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ط اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّ یُبْرَمُ ط اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآئِ وَ الْبَلْوَآئِ مَا نَعْلَمُ وَ مَا لَا نَعْلَمُ ط وَ اَنْتَ بِہٖ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ ط وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

رمضان المبارک

اسلامی سال کے نویں مہینے کا نام رمضان المبارک ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"-اور ایک روایت میں ہے "جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں"-اور ایک روایت میں ہے "رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"-(بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے شعبان کے آخیر میں وعظ فرمایا اور فرمایا ''اے لوگو تمہارے اوپر ایک برکت والا مہینہ آنے والا ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیئے ہیں۔جو اس ماہ میں نفل ادا کرے وہ ایسا ہے جیسے دوسرے مہینوں میں فرض ادا کیا اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیئے۔یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔یہ غم خواری کا مہینہ ہے اور اس ماہ میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کروانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ روزہ رکھنے والے کو"-صحابہ کرام نے عرض کیا" یا رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں پاتا کہ وہ روزہ افطار کروائے"-حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "یہ ثواب اس کو بھی ملے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کروائے۔اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر کبھی پیاسا نہ رہے گا۔یہاں تک کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت ہے۔درمیانی حصہ مغفرت اور آخیری حصہ دوزخ سے آزادی اور جو اس ماہ میں اپنے غلام کے کام کو ہلکا کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش کر جہنم سے آزاد کر دے گا"-(بیہقی)

روزانہ کا وظیفہ:

رمضان المبارک میں ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھیں۔

روزہ اور نماز تراویح

رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اس کے علاوہ نماز عشاء کے بعد تراویح پڑھنے کی بھی بہت زیادہ فضیلت ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان المبارک میں قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"-(مسلم شریف)۔

رمضان المبارک میں چاند دیکھنے کے بعد سورہ فتح پڑھ کر دعا کرنے کا بہت ثواب ہے۔رمضان المبارک کی پہلی شب نماز تہجد کے بعد آسمان کی طرف چہرہ کر کے بارہ مرتبہ یہ دعا کریں۔ " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَآئِمُ وَ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ " اللہ تعالیٰ خصوصی فضل وکرم نازل فرمائے گا۔

وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (3 رمضان المبارک) :- (ہدیہ کم ازکم دو رکعت نماز نفل اور نیاز)

وفات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (17 رمضان المبارک):- (ہدیہ کم ازکم دو رکعت نماز نفل اور نیاز)

شہادت حضرت علیؓ (21 رمضان المبارک):- (ہدیہ کم ازکم دو رکعت نماز نفل اور نیاز)

شب قدر

رمضان المبارک کے آخیری عشرے میں عبادت کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔اس آخیری عشرے میں شب قدر بھی ہے جو بڑی بابرکت اور فضیلت والی رات ہے۔اس رات میں عبادت الٰہی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ خصوصی انعام واکرام سے نوازتا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "رمضان المبارک کے آخیری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرو"-(بخاری شریف)

لیلۃ القدر کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید پر روزہ رکھے گا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔اور جو ایمان کے ساتھ ثواب کی امید پر رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرے گا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی لیلۃ القدر میں قیام کرے گا۔اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گی"۔(بخاری ومسلم)

شب قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

ترجمہ:"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا تجھے پسند ہے تو ہمیں معاف کردے"۔(ترمذی شریف)

لیلۃ القدر

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے "نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے کا اعتکاف فرمایا پھر دوسرے عشرے کا اعتکاف فرمایا پھر جس ترکی خیمہ میں آپ خاتم النبیین ﷺ اعتکاف فرمارہے تھے اس سے اپنا سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا"میں نے پہلے عشرے کا اعتکاف شب قدر کی تلاش میں کیا پھر اسی وجہ سے دوسرے عشرے کا اعتکاف کیا پھر مجھے بتانے والے(یعنی فرشتہ) نے بتایا کہ وہ رات آخیری عشرے میں ہے۔لہٰذا وہ لوگ جو میرے ساتھ اعتکاف کررہے ہیں وہ آخیری عشرے کا اعتکاف بھی کریں۔مجھے یہ شب(لیلۃ القدر) دیکھادی گئی تھی(اس کی نشانی یہ ہے) کہ میں نے اپنے آپ کو اس شب کے بعد کی صبح میں کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔لہٰذا اب اس کو آخیری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو"۔راوی کہتے ہیں"(حضرت ابوسعید خدریؓ) کہ اس شب کو بارش ہوئی اور مسجد چھپرکی تھی وہ ٹپکی اور اس نے اپنی آنکھوں سے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کی پیشانی مبارک پر اکیس کی صبح کیچڑ کا اثر دیکھا"۔　(مشکوٰۃ شریف)

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حضور پاک خاتم النبیین ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا"رمضان المبارک کے آخیری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔یعنی 27,25,23,21اور 29 یا رمضان کی آخیری شب جو شخص ایمان کے ساتھ ان راتوں میں قیام کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔اس شب کی اور نشانیوں کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے اور صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا کہ اس میں چاند کھلا ہوا ہے۔اس شب میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔نیز اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے۔جیسے کے چودھویں رات کا چاند۔اس دن کے سورج کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا جاتا ہے(برخلاف باقی دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا بھی اسی جگہ سے ظہور ہوتا ہے)"۔(احمد،بیہقی)

اکیسویں شب

1۔ رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورہ قدر پڑھنے سے عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے۔

2۔ رمضان المبارک کی اکیسویں رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ قدر اور تین تین مرتبہ سورہ اخلاص بعد سلام ستر مرتبہ درود شریف 70 مرتبہ استغفار۔بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ بخشش عطا فرمائے گا۔

3۔ اکیسویں شب کو چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد 70 مرتبہ درود شریف اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فرشتے اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

رمضان المبارک کی تیئسویں(23)شب

1۔ رمضان المبارک کی تیئسویں شب کو نماز عشاء اور نماز تراویح کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ سورہ یٰسین اور ایک مرتبہ سورہ رحمٰن پڑھنا باعث برکت اور فضیلت ہے۔

2۔ تیئسویں رات کو چار رکعت نماز 2,2 کرکے ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔سلام پھیرنے کے بعد 70 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔بفضل باری تعالیٰ گناہوں کی معافی عطا ہوگی۔

3۔ تیئسویں شب کو آٹھ رکعت نماز،دو،دو کرکے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔نماز سے فارغ ہوکر ستر مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں پھر بارہ گاہ الٰہی سے اپنے گناہوں کی مغفرت اور حاجات طلب کریں۔انشاء اللہ تمام دعائیں پوری ہوں گی۔

پچیسویں شب

1۔ رمضان المبارک کی پچیسویں رات کو سات مرتبہ سورہ فتح پڑھنا بے حد برکت کا باعث ہے۔

2۔ دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بعد سلام ستر مرتبہ کلمہ شہادت اللہ سے قبر کے عذاب سے بچنے کی دعا کریں۔

3۔ چار رکعت نماز نفل دو، دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور پانچ مرتبہ سورہ اخلاص۔ نماز مکمل کر کے 100 مرتبہ پہلا کلمہ پڑھیں۔ عظیم ثواب حاصل ہوگا (انشاءاللہ)

4۔ اس رات کو 7 مرتبہ سورہ دخان پڑھنے سے عذاب قبر سے نجات ہوگی۔

5۔ اس رات میں چار رکعت نماز 2,2 کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین مرتبہ سورہ قدر اور تین تین مرتبہ سورہ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ استغفار انشاءاللہ گناہوں کی معافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نیکی کے کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے۔

ستائیسویں شب

1۔ اس رات میں سات مرتبہ سورہ الملک پڑھنے والے کے گناہوں کی معافی ہوگی اور اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

2۔ اس رات میں سورہ حم پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔

3۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو دو رکعت نفل نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات سات بارہ سورہ اخلاص پڑھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ تو اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ اور اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

4۔ جو کوئی رمضان المبارک کی ستائیسویں شب چار رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر اور ستائیس مرتبہ سورہ اخلاص تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں گے۔

5۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو چار رکعت نماز دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ التکاثر اور تین مرتبہ سورہ اخلاص اس نماز کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ موت کی سختی آسان فرما دے گا۔ دعا کرے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبر کا عذاب معاف کر دے گا۔

6۔ اس شب میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ایک مرتبہ سورہ الم نشرح اور تین بار سورہ اخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد 27 مرتبہ سورہ قدر پڑھے۔ انشاءاللہ اسے ثواب عظیم حاصل ہوگا۔

اُنتیسویں شب

1۔ جو کوئی رمضان المبارک کی اس رات کو سات مرتبہ سورہ واقعہ پڑھے بفضل تعالیٰ اس کے رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔

2۔ رمضان المبارک کی اُنتیسویں رات کو جو کوئی چار رکعت نماز 2,2 کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ قدر اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد 70 مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھے پھر دعا کرے۔ انشاءاللہ اسے ایمان کی سلامتی اور ایمان کی مضبوطی عطا ہوگی۔

3۔ رمضان المبارک کی انتیسویں شب کو جو کوئی چار رکعت نماز دو، دو کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ سورہ قدر اور پانچ پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے بعد سلام ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ دعا کرے پروردگار عالم اپنے خصوصی فضل و کرم سے نوازے گا۔

آخری شب

رمضان المبارک کی آخری شب کو چاہیے کہ دس رکعت نفل نماز دو، دو رکعت کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار بار استغفار پڑھیں اور پھر سجدے میں جا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ تَقَبَّلْ صَلٰوتِیْ وَ صِیَامِیْ

وَقِيَامِيْ (بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی ہوگی)

عبادت کا انعام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ملائکہ کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو۔ پھر جب انہیں عیدالفطر کا دن نصیب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ان فرشتوں کے سامنے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے "اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اُجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کردے" ؟ فرشتے عرض کرتے ہیں "اے ہمارے رب اس کی اُجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے"۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "اے میرے فرشتو میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے (میرے مقرر کئے ہوئے) فرض کو ادا کیا اور اب وہ اپنے گھروں سے دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے ہیں۔ مجھے اپنی عزت کی قسم، اپنے جلال کی اپنی رحمت و بخشش کی اپنی عظمت وشان اور اپنی رفعت مکان کی کہ میں ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا"۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا"۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "پس مسلمان عیدگاہ سے اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"۔ (بیہقی)

لیلۃ الجائزہ میں جادو، بندشیں ختم:-

عیدالفطر کی رات کا نام لیلۃ الجائزہ رکھا گیا ہے۔ اس رات کو دو رکعت نماز نفل حاجت، توبہ کی نیت سے ادا کریں اور نماز کے بعد یَا تَوَّابُ یَا رَحِیْمُ کی ایک تسبیح پڑھیں۔ اس عمل کی بے شمار فضیلتیں ہیں۔ اس عمل کو کرنے سے انسان کی اسی رات بخشش ہو جاتی ہے، بندشیں ٹوٹ جاتی ہیں، جادو ختم ہو جاتا ہے، رشتہ کی رکاوٹیں ختم ہو جاتی ہیں-- بارہا کا آزمودہ اور نہایت تیر بہدف عمل ہے۔

صدقہ فطر یا فطرانہ:

صدقہ فطر کے معنی:

فطر کے لغوی معنی روزہ کھولنے کے ہیں۔ اس طرح صدقہ فطر کا مفہوم ہوا روزہ کھولنے کا صدقہ۔ شرعی اصطلاح میں صدقہ فطر یا فطرانہ سے مراد وہ واجب صدقہ ہے جو رمضان کے اختتام پر دیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے ساتھ ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔

صدقہ کا وجوب:

صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام اور بالغ اور نابالغ پر واجب ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنا ایک منادی بھیج کر گلی کوچوں میں اعلان کروا دیا تھا۔ منادی نے اعلان کیا "آگاہ رہو صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام اور چھوٹے بڑے پر واجب ہے"۔ (ترمذی)

صدقہ فطر کی مقدار:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ فطر دینے کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا ذکر فرمایا جو عام طور پر غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً گندم، جو، کھجور، کشمش اور پنیر وغیرہ۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ایک صاع پنیر اور کشمش کا بھی ذکر ہے۔ گندم دی جائے تو اس کا نصف صاع دیا جائے۔

صاع کیا ہے؟

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے عہد میں گندم، جو وغیرہ تولنے کے بجائے ناپ کر فروخت ہوتے تھے صاع ماپنے کا ایک پیمانہ ہے جس کے ذریعے مذکورہ بالا اشیاء کا تبادلہ اور خرید و فروخت ہوتی تھی۔ صاع پونے تین سیر یا ڈھائی کلو جنس ہے

صدقہ فطر کی ادائیگی کی صورتیں:

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کے عہد مبارک میں گندم، جو اور کھجور وغیرہ دیئے جاتے تھے۔ آج کل بھی یہ دیئے جا سکتے ہیں اور ان کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔ اصل چیز، فقرا اور مساکین کا فائدہ پیش نظر رکھنا ہے اگر اناج دینے میں ان کا فائدہ ہے تو اناج دیا جائے اور اگر ان کی ضرورت پیسوں سے پوری ہوتی ہے تو پیسے دینے بہتر ہیں۔

صدقہ فطر کے مستحقین:

صدقہ فطر ہراس شخص کو دیا جاسکتا ہے جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔اگر رشتہ داروں میں مستحق لوگ موجود ہیں تو انہیں دینے کا اجر دگنا ہے۔اولاد، ماں، باپ، نانا نانی، اوردادادادی کو صدقہ فطر نہیں دیا جاسکتا۔شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی ہے۔بیوہ اگر مالدار ہے تو اسے بھی صدقہ فطر نہیں دیا جاسکتا۔زکوٰۃ غیر مسلم کو نہیں دی جاسکتی۔لیکن مستحق غیر مسلم کو صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے۔

صدقہ فطر کس کی طرف سے ادا کیا جائے:

صدقہ فطر خوشحال مرد اپنے علاوہ نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرے یہ واجب ہے۔اگر نابالغ اولاد دولت مند ہے تو اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ورنہ والد اپنے پاس سے ادا کرے گا۔بالغ اولاد اگر نادار ہے تو اس کی طرف سے بھی والد کو ادائیگی واجب ہے جو اولا دذہنی طور پر معذور ہو اور ہوش وخرد سے محروم ہو وہ بالغ ہو یا نابالغ ہو اس کی طرف سے صدقہ فطر والد کو ادا کرنا لازم ہے۔وہ ملازم جو کسی کی زیر سر پرستی میں ہے اور سر پرست اس کے کھانے پینے اور رہائش کا کفیل ہو تو ان کا صدقہ سر پرست کو ادا کرنا ضروری ہے۔اگر بچوں کا والد موجود نہیں تو دادا کے لئے وہی سارے احکامات ہیں جو بچوں کے باپ کے لئے ہیں یعنی دادا پر پوتے پوتیوں کا فطرانہ ادا کرنا واجب ہے۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کا طریقہ:

صدقہ فطر الگ الگ حق داروں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔اور چند آدمیوں کا جمع کر کے ایک محتاج کو بھی دے دینا جائز ہے۔صدقہ فطر ایک جگہ لوگوں کو جمع کر کے اجتماعی انداز میں بھی تقسیم کرنا درست ہے۔اس طرح راہ خدا میں لڑنے والے مجاہدین کو بھی صدقہ فطر دیا جاسکتا ہے۔اس سے اشاعت دین اور غلبہ دین کا اجر بھی ملے گا۔

صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید کے دن طلوع فجر سے پہلے ہے یہ رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور یہ عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا ’’جو (صدقہ فطر) عید کی نماز سے پہلے ادا کرے گا۔اس کا فطرانہ قبول ہوگا اور جو عید کی نماز کے بعد ادا کرے گا اس کا یہ مال قبول ہو گا لیکن اسے عام صدقہ، خیرات کا ثواب ملے گا" -(ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابن عباسؓ)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے "رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا ہے" -(بخاری)

صحابہ کرامؓ کے اس معمول سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدقہ فطر کی ادائیگی کا مقصد چونکہ غرباء ومساکین کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے اس لئے اس کی ادائیگی عید الفطر سے ایک دو یوم یا اس سے بھی پہلے ہو جائے تو اس میں بہتری ہے تاکہ نادار لوگ بھی اپنی ضروریات کا بروقت بندوبست کرلیں۔رمضان میں کسی وجہ سے روزہ نہ رکھنے والے پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔صبح صادق کے بعد بچہ پیدا ہوا۔یا غریب کے پاس مال آجائے تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔کوئی شخص عید کے دن صدقہ فطر نہ دے سکا تو معاف نہ ہوگا۔بعد میں دے دے صبح صادق سے پہلے مرنے والے کا صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد مال چوری ہو گیا تب بھی صدقہ فطر معاف نہ ہوگا جبکہ اس صورت میں زکوٰۃ معاف ہو جاتی ہے۔

****

شوال المکرم

یہ اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے۔ یہ بڑا بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے۔ تاریخ اسلام میں عیدالفطر کی سب سے پہلی باجماعت نماز یکم شوال المکرم سن ۲ ھ کو ہوئی۔ ماہ شوال میں حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کا انتقال ہوا۔ حضرت اُم ایمنؓ بھی اسی ماہ میں فوت ہوئیں، مشہور خلیفہ عبدالملک بن مروان کا انتقال بھی شوال کے مہینے میں ہوا۔ مشہور بزرگ خواجہ عثمان ہارونیؒ (جو حضرت خواجہ معین دین چشتیؒ کے مرشد تھے) ان کا وصال بھی شوال کے مہینے میں ہوا۔

شوال کا چاند دیکھ کر سورۃ فتح پڑھ کر دعا کریں۔ بے حد ثواب ہے۔

عیدالفطر:- عیدالفطر کا دن بڑی برکتوں والا دن ہے۔ حضرت وہب بن منبہؓ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے اسی دن جنت پیدا فرمائی اور اسی دن عرش پر طوبیٰ کا درخت لگایا۔ اسی دن حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی کے لئے منتخب فرمایا اور اسی دن فرعون کی طرف سے حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں پیش ہونے والے جادوگروں نے توبہ کر کے مغفرت و بخشش حاصل کی"۔

عید کا دن:- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت بخشو"۔ (المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۳۷۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے "حضور پاک خاتم النبیین ﷺ عیدالفطر کے دن جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے عیدگاہ تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ طاق کھجوریں تناول فرماتے تھے"۔ (بخاری شریف)

چھ روزے:- حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا "جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ روزہ رکھا" (مسلم شریف)

دو رکعت نماز:- جو کوئی عید کے دن دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ الماعون اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اسے صدقہ فطر کا ثواب حاصل ہوگا۔

چار رکعت نماز نفل:- یکم شوال کی شب یعنی عیدالفطر کی شب چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص تین مرتبہ سورہ فلق، تین مرتبہ سورہ الناس پڑھیں پھر جب نماز مکمل کر لیں تو 70 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں۔ اس کے بعد دعا کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے توبہ قبول فرمائے گا اور نیک کام کرنے کی توفیق دے گا۔

شوال کی یکم تاریخ کو ظہر کی نماز کے بعد آٹھ رکعت نفل نماز دو، دو کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25,25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بعد سلام 70 مرتبہ سبحان اللہ 70 مرتبہ استغفار اور 70 مرتبہ درود پاک پڑھیں اللہ اس نماز کے پڑھنے والے کی 70 دنیاوی حاجات اور 70 اخروی حاجات پوری کرے گا اور اپنا خصوصی فضل و کرم اور رحمت نازل کرے گا۔

عید کی نماز:- عید کی نماز خطبہ کے ساتھ ہے۔ جیسے جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ ضروری ہے۔ عید کی نماز (دو رکعت) چھ تکبیروں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ نیت دو رکعت نماز عید بمعہ چھ تکبیروں کے اللہ اکبر۔ مقتدی کو ہمیشہ امام کے پیچھے رہنا چاہیے یعنی اللہ اکبر جب امام کہہ لیں اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں سے لگائیں اور سینے پر باندھ لیں۔ پہلی رکعت میں **سبحنک اللھم** یعنی ثناء پوری، پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھنے کے بعد تین تکبیر کہنی ہیں یعنی تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ کر کانوں کو لگانے ہیں۔ پھر سورہ فاتحہ اور دوسری سورۃ ملا کر رکوع اور سجود عام طریقے پر ادا کرنے ہیں۔ دوسری رکعت میں الحمد یعنی سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورۃ ملانے کے بعد (رکوع میں جانے سے پہلے) تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا ہے باری باری ہاتھ چھوڑ کر کانوں کو لگانے ہیں اور پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جانا ہے بقایا نماز عام نماز کی طرح مکمل کریں اور سلام پھیرنے کے بعد دعا کریں۔ عید کے دن اپنی آخرت کے بارے میں جو دعا بندہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس طرح قبول کر لیتا ہے اور دنیا کے بارے میں جو دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ اگر دعا کی قبولیت اس کے لئے بہتر ہو تو ٹھیک ورنہ وہ دعا اس کے نامہ اعمال میں جمع کر دی جاتی ہے۔ عید کے دن استغفر اللہ کی تسبیح بھی ضرور کریں۔ عید کے دن گناہوں سے معافی مانگنے کے لئے　حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ　وظیفہ کا ورد کریں:

مغفرت گناہ کے لئے یہ وظیفہ پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔　اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَ جِلَّهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ وَ عَلَانِیَتَهٗ وَ سِرَّهٗ

ترجمہ: "اے اللہ میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تھوڑے ہوں یا بہت، پہلے کئے ہوں یا آخر میں چھپے ہوئے ہوں یا کھلے ہوئے"۔(مسلم شریف)

یاد رکھیں! زندگی خوبصورت نہیں ہوتی، بنانی پڑتی ہے، ان لوگوں کو اپنی زندگی میں شامل کر کے جو ہماری خوشی اور سکون کا باعث ہوتے ہیں، کیونکہ خودبخود تو جھاڑیاں اُگتی ہیں، باغ تو لگانے ہی پڑتے ہیں۔

یا اللہ کریم! ہمیں اپنے سے جڑے ہر رشتے کی عزت وتکریم کی توفیق دے، ہمیں بنا کسی مفاد کے رشتے نبھانے اور جوڑنے کی ہمت وطاقت دے اور ہمیں صرف محبت کے باغ لگانے والا بنادے۔(آمین یارب العالمین)

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

****

ذیقعد

یہ اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ہے۔ یہ بڑا ہی مبارک اور حرمت والا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔ ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر سورہ قلم پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔

پہلی شب:

1) اس مہینے کی پہلی شب کو 30 رکعت نماز 2,2 کر کے اس طرح پڑھیں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ زلزال پڑھیں بعد سلام ایک مرتبہ سورہ ''النساء'' پڑھے۔ بے حد ثواب ہوگا۔

2) اس ماہ کی پہلی شب عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح ادا کریں ((2+2 کر کے ادا کریں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 23,23 مرتبہ سورہ اخلاص گناہوں کی معافی مانگیں اللہ تعالیٰ بخشش فرمائیں گے۔

3) اس ماہ میں کسی بھی روزہ رکھنے والے کو عمرے کا ثواب ہوتا ہے۔

جمعرات کی شب: -ذی قعدہ کے مہینے میں جو کوئی ہر جمعرات کی شب صلوٰۃ خیر پڑھے اس کا بے حد ثواب ہے۔ یعنی 100 رکعت نفل، 2,2 کر کے ادا کریں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 10 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔

جمعہ کے نوافل:- اس ماہ میں ہر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل، دو، دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 21,21 مرتبہ سورہ اخلاص۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو حج وعمرے کا ثواب حاصل ہوگا۔

دو رکعت نفل:- ذی قعدہ کے مہینے کی ہر شب کو دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین بار پڑھیں۔ انشاء اللہ ہر رات عمرہ کی عبادت کا ثواب حاصل ہوگا۔

ترقی درجات کے لئے:- جو کوئی بارہ گاہ الٰہی میں اپنا درجہ بلند کرنا چاہے اس کو چاہیے کہ ذی قعدہ کے مہینے کی نو تاریخ شب نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ مزمل اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے۔

آخری دن:- جو کوئی ذی قعدہ کے مہینے کی آخری تاریخ کو چاشت کے وقت 2 رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین سو مرتبہ سورہ قدر پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد 11 مرتبہ درود پاک پڑھے۔ اس کے بعد 15 مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور سجدے میں جا کر اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے گا انشاء اللہ قبول ہوگی۔

****

ذی الحجہ

ذی الحجہ اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ہے۔

ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر سورہ فجر پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" تمام مہینوں کا سردار رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا ذی الحجہ کا مہینہ ہے "۔(شعب الایمان:3479)

حضرت عمر فاروقؓ نے اس ماہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت بھی ذی الحجہ کے مہینے میں ہوئی۔ ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے دس دنوں کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ اس مہینے کے پہلے عشرے کی فضیلت اور عظمت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو کوئی ان دس دنوں کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو عطا فرماتے ہیں:

(1)عمر میں برکت (2)مال میں برکت (3)اہل وعیال کی حفاظت (4)گناہوں کا کفارہ (5)نیکیوں میں اضافہ (6)نزع کے وقت آسانی (7)ظلمت میں روشنی (8)میزان کا (نیکیوں کی طرف کا پلڑا) بھاری ہونا (9)جہنم سے نجات (10)جنت کے درجات میں بلندی۔

جس نے ذی الحجہ کے عشرہ میں کسی مسکین کو کچھ خیرات دی گویا اس نے پیغمبروں کی سنت پر صدقہ کیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی مریض کی عیادت کی اس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی۔ جس نے کسی جنازے میں شرکت کی اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی۔ جس نے اس عشرہ میں کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کو پروردگار عالم اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا۔ جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے مہربانی فرمائے گا۔ جو شخص اس عشرے میں کسی عالم کی مجلس میں شریک ہوا تو گویا اس نے انبیاء اور مرسلین کی مجلس میں شرکت کی۔

ذی الحجہ کے مہینے کے پہلے عشرے کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا''اور کوئی ایام ایسے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ان دنوں سے (ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے دنوں سے) زیادہ محبوب ہوں۔ ان دس دنوں سے افضل اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دن نہیں ہے''۔ پوچھا گیا" یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دن بھی ایسے نہیں ہیں"؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے دن بھی ان جیسے نہیں ہیں مگر جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا مال اور اپنی جان لے کر نکلا اور ان میں سے کچھ بھی سلامت نہ پایا"۔(غنیۃ الطالبین)

نفلی روزے:- ذی الحجہ کے مہینے کی یکم تاریخ سے لے کر 9 تاریخ تک روزے رکھنے کی بے حد فضیلت ہے۔ ان ایام میں سب سے زیادہ فضیلت ساتویں، آٹھویں اور نویں ذالحجہ کو روزے رکھنے کی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک جوان جو احادیث رسول خاتم النبیین ﷺ سنا کرتا تھا۔ جب ذی الحجہ کا چاند نظر آیا تو اس نے روزہ رکھ لیا۔ جب حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کو یہ خبر ہوئی تو آپ خاتم النبیین ﷺ نے اس کو بلایا اور پوچھا" تجھے کس نے اس بات پر آمادہ کیا"؟ اس نے عرض کیا" یارسول اللہ خاتم النبیین ﷺ میرے ماں باپ آپ خاتم النبیین ﷺ پر قربان ہوں۔ یہ حج اور قربانی کے دن ہیں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے "۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ سو اونٹوں کی قربانیاں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار گھوڑوں کے برابر ہوگا۔ جب نو ذی الحجہ کا دن ہوگا تو تجھے اس دن کے روزے کا اجر دو ہزار غلام آزاد کرنے، دو ہزار اونٹوں کی قربانی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے گئے دو ہزار گھوڑوں کے اجر کے برابر ہوگا"۔(غنیۃ الطالبین)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" ان دس ایام میں اللہ تعالیٰ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت اور کوشش کر کے اس کے عبادت گزار (بندے) بنیں۔ اس سے بڑھ کر اور دنوں میں پسند نہیں ان دس ایام میں سے ہر یوم کا روزہ ایک برس کے روزوں کے برابر ہے اور ہر شب کا قیام شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے "-(ترمذی شریف)

ماہ ذی الحجہ میں تکبیرات پڑھنے کا بے حد ثواب ہے۔ ہر نماز کے بعد 5 مرتبہ اور چلتے پھرتے جتنا ہو سکے یا کم از کم ایک 100 مرتبہ روز پڑھ لیں۔

تکبیر کیا ہے؟ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد یہ تکبیر ہے

ذی الحجہ کے پہلے 10 دن روزانہ کم از کم 100 مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھیں بے حد ثواب حاصل ہوگا۔

پہلی شب :-

1) ذی الحجہ کے مہینے کی پہلی شب مغرب کے بعد دورکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک ایک بار سورہ کافرون انشاءاللہ ثواب عظیم ہوگا۔

2) پہلی شب کو عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25,25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔ بارگاہ الٰہی سے بے حد ثواب عطا ہوگا۔

3) پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ بقرہ کا آخری رکوع پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص تو بفضل تعالیٰ گناہوں کی معافی ہوجائے گی اور نیک کام کرنے کی توفیق ہوگی۔

دوسری شب :- ذی الحجہ کی دوسری شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل، دو، دو کر کے اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورہ اخلاص تین مرتبہ سورہ فلق اور تین مرتبہ سورہ الناس پڑھیں۔ نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ''**الصلوٰۃ وسلام علیک یارسول اللہ** یا اَللّٰھُمَ صَلِّ وَ سَلِمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَ اَصحبہٖ اَجْمَعِیْنَ پڑھیں- اس کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور پہلے تراویح کی دعا پڑھیں۔ اگر یہ نہیں آتی ہو تو پہلے تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ، پھر 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد جو دعا بھی دینی یا دنیاوی مانگنا چاہیں، مانگیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے (انشاءاللہ)

پہلی جمعرات :- جو ذالحجہ کی پہلی جمعرات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل اس طرح سے پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ کوثر اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نہایت توجہ کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی میں اس کو جنت کا مقام دکھا دیں گے۔

پہلا جمعہ :- جو کوئی ذالحج کے پہلے جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد چھ رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15,15 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد 10 مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن اس کے بعد درود شریف پڑھے اور دعا کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام دعائیں قبول فرمائیں گے۔ پہلے جمعہ کی شب (یعنی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد) چھ رکعت نماز نفل دو دو کر کے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پندرہ پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اور نماز پڑھنے کے بعد یہ کہیں: یَانُوْرُ تَنَوَّرَتْ بِاالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِکَ یَانُوْرُہٗ

تو انشاءاللہ اس نماز کے پڑھنے والے کا قلب نور ایمان سے منور ہوجائے گا۔

8 ذالحجہ (یوم ترویہ) :- اس دن عبادت کرنے کا بے حد ثواب ہے جو کوئی شب ترویہ 16 رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو بفضل تعالیٰ اس کی ہر رکعت کے بدلے میں ایک شہید کا ثواب عطا ہوگا۔ جو کوئی آٹھ ذالحجہ کو نماز ظہر کے بعد چھ رکعت نماز نفل، دو، دو رکعت کر کے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ العصر پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ ''لایلٰف'' تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ الکافرون چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ ''النصر'' پانچویں اور چھٹی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی ہر حاجت پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یوم عرفہ :- عرفہ کے دن حاجی کا روزہ مکروہ ہے۔ غیر حاجی روزہ رکھیں بے حد ثواب ہے۔ عرفہ کے دن مندرجہ ذیل سورتیں پڑھیں ایک ایک مرتبہ سورۃ توبہ، سورۃ یٰسین، سورۃ الرحمن، سورۃ الملک۔ عرفہ کے دن 100 مرتبہ پہلا کلمہ، 100 مرتبہ تیسرا کلمہ، 100 مرتبہ چوتھا کلمہ، 100 مرتبہ ''لا حول و لا قوۃ الا باللہ 100 مرتبہ استغفار، 100 مرتبہ درود شریف، 100 مرتبہ آیت کریمہ، 100 مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم، 100 مرتبہ ''ربنا اتنا فی الدنیا۔۔۔۔ عذاب النار پڑھیں۔ عرفہ کے دن صلوٰۃ تسبیح کی ادائیگی کا بے حد ثواب ہے۔ عرفہ کے دن نوافل کی ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا" جو کوئی عرفہ کے دن دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر مرتبہ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' سے شروع کر کے تین مرتبہ سورہ فاتحہ، تین مرتبہ سورہ کافرون، تین مرتبہ سورہ اخلاص اس طرح پڑھے کہ ہر سورۃ سے پہلے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھے پھر دعا کرے اللہ

تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے"۔

عرفہ کے دن اشراق کے وقت چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 21 مرتبہ سورہ قدر اور سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ درود شریف اور ستر مرتبہ استغفراللہ پڑھیں اور جملہ مومنین اور مومنات کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے جن کے لئے دعا مانگی جائے گی اس کی اور پڑھنے والے کی مغفرت فرمائے گا۔ عرفہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل، نماز ظہر اور عصر کے درمیان اس طرح ادا کریں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25,25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی فرمائیں گے اور نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ عرفہ کے دن جو کوئی 2 رکعت نماز اس طرح پڑھے کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کافرون اور تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو ثواب عظیم حاصل ہوگا۔ عرفہ کی رات تہجد کے وقت یا کسی بھی رات تہجد کے وقت اور اگر ہوسکے تو ہر رات تہجد کے وقت یا کسی بھی رات تہجد کے وقت (ماہ ذالحجہ میں) 4 رکعت نماز نفل اس طرح ادا کریں کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ الناس تین تین بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہوکر تراوح کی دعا پڑھیں اور اگر زبانی یاد نہ ہو تو دیکھ کر پڑھیں یا تیسرا کلمہ پڑھیں (تین مرتبہ) پھر دعا کریں اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں عافیت نصیب کرے گا۔ (انشاءاللہ) اللہ تعالیٰ اس نماز کا بے حد ثواب مرحمت فرمائیں گے اور اس بندے سے کہا جائے گا کہ از سر نو عمل کرو یعنی (پچھلے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے)۔

یوم عرفہ میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی دعا:- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا "موقف (عرفہ میں قیام کرنے والے) کے لئے عرفہ میں اس دعا سے افضل کوئی اور دعا اور اس فعل سے افضل کوئی اور فعل نہیں ہے"۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں "حضور پاک خاتم النبیین ﷺ نے عرفات میں قبلہ رو ہوکر دعا مانگنے والوں کی طرح دونوں دست مبارک پھیلا کر تین مرتبہ لبیک فرماتے یعنی تلبیہ پڑھتے تلبیہ کے مسنون (سنت الفاظ یہ ہیں

لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الْحَمْدَ والنِّعمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ

پھر ایک سو مرتبہ چوتھا کلمہ پڑھے۔

لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِي وَیُمِیتُ بِیَدِہِ الْخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ

پھر ایک سو مرتبہ یہ مبارک کلمات ارشاد فرماتے

لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ، اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قدا حَاطَ بِکُلِّ شَیئٍ عِلْمًا

اس کے بعد تین مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ پڑھتے اس کے بعد تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھتے پھر ایک سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتے پھر ایک مرتبہ درود ابراہیمی پڑھتے اس کے بعد آپ خاتم النبیین ﷺ جو چاہتے دعا فرماتے"۔ حضور پاک خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو کوئی اس طرح دعا کرتا ہے تو فرشتوں سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو دیکھ۔ اس نے میرے گھر کی طرف رخ کیا۔ میری بزرگی بیان کی۔ میری تسبیح وتہلیل میں مشغول ہوا اور جو سورۃ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی وہ ہی پڑھی اور میرے رسول پر درود بھیجا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اس کے اجر کو واجب کردیا۔ اس کے گناہ بخش دیئے اور اس نے جو کچھ مانگا میں نے اس کی سفارش قبول کی"۔ (غنیۃ الطالبین)

مغفرت کی دعائیں:- ماہ ذالحج میں کسی بھی نماز کے بعد یا ہوسکے تو ہر نماز کے بعد مندرجہ ذیل دعا میں پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے والے کی مغفرت (انشاءاللہ) ہوجائے گی۔

1۔ لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِي وَیُمِیتُ بِیَدِہِ الْخَیرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سیدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِینَ وَلَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیمِ

2۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیمَ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ اِلَیہِ تَوبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّایَمْلِکُ نَفْسَہٗ ضَرًّا وَّ لَانَفْعًا وَّ لَامَوْتًا وَّ لَاحَیوٰۃً وَّ لَانُشُوْرًا

شہادت حضرت عثمان غنیؓ (18 ذالحج):- (ہدیہ کم از کم دو رکعت نماز نفل اور نیاز)

عیدالضحیٰ کی شب:-

1) جو کوئی عیدالضحیٰ کی شب نماز مغرب کے بعد چار رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کہ بعد ایک مرتبہ سورہ اخلاص ایک مرتبہ سورہ فلق

اورایک مرتبہ سورہ الناس بعد سلام ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی عطا فرمائے گا۔

2) جو کوئی عیدالضحیٰ کی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت دو دو کر کے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص سلام کے بعد ایک مرتبہ ''سبحان اللہ والحمد اللہ'' پڑھے پوری بارہ رکعتیں اس طرح پڑھنے کے بعد 10 مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ سورہ الناس پڑھے۔اس نماز کے پڑھنے والے کو انشاءاللہ دس شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے گا۔

عیدالضحیٰ کے دن :

1۔ جو کوئی عید کے دن نماز عید کی ادائیگی کے بعد دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پانچ پانچ مرتبہ سورہ الشمس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور فضل سے اس کو حج کا ثواب عطا فرمائے گا (انشاءاللہ)

2۔ عید کے دن تین سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم'' پڑھ کر اپنے رشتہ داروں کو اور امت مسلمہ کو بخش دیں اللہ تعالیٰ ان کی قبروں میں ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا اور پڑھنے والا جب مرے گا تو اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل کرے گا اور اس کی قبر اس نور کی وجہ سے روشن رہے گی۔

3۔ عیدالضحیٰ کے دن جو کوئی ظہر کی نماز کے بعد بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی 11 بارہ، سورہ اخلاص 11 مرتبہ سورہ فلق 11 مرتبہ سورہ الناس گیارہ مرتبہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اللہ تعالیٰ روز محشر کی سختی ایسے بندے پر سے ختم کر دے گا اس بندے کے گناہ معاف فرما دے گا اور آئندہ برائی سے بچنے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

عید کی نماز:- نیت: پڑھتی ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت نماز عید بمعہ چھ تکبیروں کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔پہلی رکعت میں ثناء کے بعد (سبحانک اللھم و بحمدک) کے بعد (یعنی پوری ثناء، پھر تعوذ پھر تسمیہ کے بعد) تین مرتبہ ہاتھ چھوڑ کر کانوں تک لے جا کر اللہ اکبر کہنا ہے۔اس کے بعد کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورۃ پڑھ کر رکوع اور پھر سجود میں نماز کی طرح ادا کرنے کے بعد دوسری رکعت میں آجائیں۔دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانے کے بعد تین مرتبہ پھر تکبیر ادا کرنی ہے۔یعنی ہر مرتبہ ہاتھوں کو چھوڑ کر نیچے کرنا ہے اور اللہ اکبر کہنا ہے۔پھر ہاتھوں کو نیچے لانا ہے اور پھر اللہ اکبر کہنا ہے اور پھر تیسری مرتبہ اسی طرح کرنا ہے اور اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جانا ہے اور بقایا نماز مکمل کرنی ہے۔سلام پھیر کر اپنی آخرت کے بارے میں اور امت محمدی خاتم النبیین ﷺ کے لئے بھرپور دعا کریں اور پھر دنیا کی اور آخرت کی عافیت طلب کریں۔عید کے دن کے لئے فرمان الٰہی ہے۔ترجمہ: آج کے دن بندہ اپنی آخرت کے بارے میں جو کچھ مجھ سے مانگے گا اسے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں اس بندے کی مصلحت پر نگاہ کروں گا (یعنی اگر اس کے لئے وہ بہتر ہے جو وہ مانگ رہا ہے تو اسے عطا کردوں گا اور اگر جو وہ مانگ رہا ہے اس کے لئے وہ بہتر نہیں ہے تو جو اس کے حق میں بہتر ہو گا وہ اسے عطا کردوں گا)۔عید کے دن تین سو مرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم'' پڑھ کر جو شخص اپنے آباؤ اجداد اور امت مسلمہ کو بخشے گا۔تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل کرے گا اور جب وہ خود مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل کرے گا۔عید کے دن استغفار کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل دعا بھی کریں۔اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد پورے سال یہ دعا ضرور مانگیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ: "اے اللہ موت کی سختیوں اور اس سے طاری ہونے والی بے ہوشیوں میں میری مدد فرما"۔(ترمذی)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَ جِلَّہٗ وَ اَوَّ لَہٗ وَ اٰخِرَہٗ وَ عَلَانِیَتَہٗ وَ سِرَّہٗ

ترجمہ: "اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو بخش دے تھوڑے ہوں یا بہت، پہلے کے ہوں یا آخیر کے چھپے ہوئے ہوں یا کھلے ہوئے"۔(مسلم شریف)

****

مُصَنِّفہ کی تمام کُتُب

خاتم النبیین ﷺ مِحبُوبِ ربُّ العٰلمین	خاتم النبیین ﷺ مُحسنِ اِنسانیت (۲،۱)	مقصدِ حیات	عبدیّت کا سفر ابدیّت کے حصُول تک
تعلّق مع اللہ	مُختصراً قُرآنِ پاک کے علُوم	راہِ نجات	فلاح
اہلِ بیت اور خاندانِ بنُو اُمَیّہ	ثواب و عتاب	تُو ہی مُجھے مِل جائے (جِلد۔۱)	تُو ہی مُجھے مِل جائے (جِلد۔۲)
مختصر تذکرہ صحابہ کرامؓ مختصر تذکرہ انبیاء کرامؑ	اولیاءکرامؒ	کتاب الصلوٰۃ وَ اوقاتُ الصّلوٰۃ	عشرہ مُبشرہؓ اور آئمہ اربعہؒ
حیاتِ طیّبہ	آگہی	اِسلام عالمگیر دِین	عقائد واِیمان
دِینِ اِسلام (بچّوں کےلئے)	کتابِ آگاہی (تصحیح العقائد)	تصوُّف یا رُوحانیت (جِلد۔۱)	تصوُّف یا رُوحانیت (جِلد۔۲)